روزنامہ ممبئی ابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 263, Tuesday- 22 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۶۳ ۞ منگل، ۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

ایشین گیمز کے درمیان جاپان میں خوفناک طوفان کا الرٹ

۳۰۰/پروازیں منسوخ، زبردست تباہی کا خطرہ لاحق، طوفان کے سبب جاپان ایئر لائنز نے ۱۳۵/اور آل نیپان ایئرویز نے ۱۴۰/پروازیں منسوخ کر دی ہیں، جبکہ ٹوکیو کے پاس ۹/ہزار سے زیادہ گھروں کی بجلی چلی گئی ہے۔

ایشیائی کھیلوں کے دوران جاپان میں شدید طوفان کا الرٹ جاری کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے پیر کے روز 300 سے زیادہ پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ 10 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر جانے کا بھی مشورہ دیا گیا ہے کیونکہ ملک کو شدید تباہی کا خطرہ ہے۔ سی این اے کی ایک رپورٹ کے مطابق 'ڈوزوان' طوفان ٹوکیو کی طرف بڑھ رہا ہے، جس سے ریکارڈ بارش کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ جاپان میں گرمیوں کے آخر اور پت جھڑ کی شروعات کے درمیان اکثر شدید طوفان آتے ہیں۔ اس طوفان نے ایشیائی کھیلوں کے کچھ ایونٹس میں پہلے ہی رکاوٹ ڈال دی ہے۔ پیر کے روز جب 'ڈوزوان' طوفان ٹوکیو کے پاس کاتسوراشہر سے گزرا تو ہوا کی رفتار تقریباً 144 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔ طوفان کے سبب جاپان ایئر لائنز نے 135 اور آل نیپان ایئرویز نے 140 پروازیں منسوخ کر دی ہیں، جبکہ ٹوکیو کے پاس 9000 سے زیادہ گھروں کی بجلی چلی گئی ہے۔ فائر اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی کے مطابق راجدھانی اور آس پاس کے علاقوں میں 16 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹوکیو کے ساتھ ساتھ چیبا، کاناگاوا اور شیزوؤکا کے خطوں کے لیے بھی لینڈ سلائیڈ کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ریلوے آپریٹرس نے ٹوکیو اور آس پاس کے علاقوں میں کچھ ریلوے لائنوں پر خدمات روک دیں۔ الرٹ والے علاقوں کے بارے میں جاپانی محکمہ موسمیات ایجنسی (جے ایم اے) کے تاکویا ہوسومی نے کہا کہ ''اس بات کا خطرہ ہے کہ جیسے جیسے طوفان شمال کی جانب بڑھے گا، بارش جاری رہے گی۔'' جے ایم اے نے اتوار کو ہی الرٹ جاری کیا تھا کہ طوفان آنے سے قبل ہی ہوا اور بارش تیز ہو جائے گی۔ ایجنسی نے کہا کہ ''منگل تک مجموعی بارش ستمبر کی اوسط ماہانہ بارش سے زیادہ ہو سکتی ہے، جس سے ریکارڈ توڑ بارش کا اندیشہ ہے۔'' طوفان کے سبب ایک شخص کو معمولی چوٹیں بھی آئی ہیں اور 9 گھر متاثر ہو گئے ہیں۔ اس درمیان طوفان آنے کے سبب وسطی جاپان کے آبنائی خطہ میں ایشیائی کھیلوں میں گھڑسواری مقابلہ کو منگل تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ طوفان کے سبب وزیر اعظم سانے تکائچی کی روانگی میں بھی 4 گھنٹے کی تاخیر ہوئی، جو اقوام متحدہ جنرل اسمبلی میں شامل ہونے کے لیے نیویارک جا رہی ہیں۔ حکومت نے کہا کہ وہ اب مقامی وقت کے مطابق رات 11 بجے ٹوکیو سے روانہ ہوں گی۔ قابل ذکر ہے کہ طوفان 'ڈوزوان' کی وجہ سے پیر کو دنیا کے سب سے بڑے ویڈیو گیم ٹریڈ فیئر میں سے ایک 'ٹوکیو گیم شو' کو بھی وقت سے پہلے بند کرنا پڑا۔ چیبا میں ہونے والا ایک بڑا آؤٹ ڈور میوزک فیسٹیول اور بیس بال میچ بھی رد کر دیا گیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی تصویروں میں کاما کورا علاقہ کی سڑکوں پر پانی بھرا ہوا دکھائی دیا۔ کاما کورا کے میئر تکاشی ماتسوئے نے 'ایکس' پر کہا کہ ''شہر کے کئی حصوں میں پانی بھر گیا ہے، جس سے کار سے سفر کرنا خطرناک ہو گیا ہے۔'' ہوا کی تیز رفتار اور لینڈ سلائیڈ کا خطرہ: پیر کے روز جب یہ طوفان ٹوکیو کے قریب کاتسوراشہر سے گزرا تو ہوا کی رفتار تقریباً 144 کلومیٹر فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی۔ ٹوکیو کے علاوہ چیبا، کاناگاوا اور شیزوؤکا کے خطوں کے لیے لینڈ سلائیڈ (مٹی کے تودے گرنے) کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

دبئی کے حکمراں کے شیخ احمد بن راشد المکتوم کا انتقال

عالمی رہنماؤں کا خراج عقیدت

دبئی: دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم کے بھائی شیخ احمد بن راشد المکتوم 76 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

دبئی میں 10 روزہ سرکاری سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم کے چھوٹے بھائی اور متحدہ عرب امارات کی اہم شخصیت شیخ احمد بن راشد المکتوم کا پیر کے روز 76 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ دبئی میڈیا آفس نے ان کے انتقال کی اطلاع دی۔ ان کے انتقال پر دبئی میں 10 روزہ سرکاری سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ سرکاری سوگ کے دوران دبئی بھر میں قومی پرچم سرنگوں رہیں گے۔ اماراتی قیادت، حکام اور دنیا کے مختلف رہنماؤں نے شیخ احمد بن راشد المکتوم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ شیخ احمد بن راشد المکتوم مرحوم شیخ راشد بن سعید المکتوم کے چوتھے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ شیخ راشد بن سعید المکتوم دبئی کے سابق حکمراں اور امارات کی جدید ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیت تھے۔ شیخ احمد نے دبئی میں سکیورٹی، کھیل اور کاروبار سمیت مختلف شعبوں میں اہم ذمہ داریاں انجام دیں۔ انہوں نے برطانیہ کی معروف رائل ملٹری اکیڈمی سینڈ ہرسٹ سے تعلیم حاصل کی اور 1975 میں وہاں سے گریجویشن کیا۔ شیخ احمد کے انتقال پر ان کے بڑے بھائی اور دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم نے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے بھائی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ احمد خاندان اور ان سے محبت کرنے والوں کی دعاؤں اور دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید آل نہیان نے بھی شیخ احمد بن راشد المکتوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات کی ترقی میں شیخ احمد کی طویل عرصے تک خدمات اور کردار کو یاد کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی شیخ احمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ شیخ احمد بن راشد المکتوم کے انتقال پر انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ مودی نے کہا کہ معاشرے کی خدمت کے لیے شیخ احمد کی کوششوں کو آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ وزیر اعظم مودی نے شاہی خاندان اور دبئی کے عوام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی روح کو ابدی سکون حاصل ہو۔ متحدہ عرب امارات کی وزارت صدارتی امور نے بھی شیخ محمد بن راشد المکتوم اور المکتوم خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ دبئی میں پیر سے شیخ احمد بن راشد المکتوم کی یاد میں 10 روزہ سرکاری سوگ شروع ہو گیا ہے۔ اس دوران امارات میں سرکاری سطح پر سوگ منایا جائے گا اور پرچم سرنگوں رہیں گے۔

یوکرین نے روس پر ۱/ہزار سے زیادہ ڈرون فائر کئے

جن میں سینکڑوں ڈرونز بھی شامل ہیں جو ماسکو کی طرف روانہ کیے گئے تھے

ماسکو: یوکرین کی افواج نے رات بھر روس پر 1,000 سے زیادہ ڈرون فائر کیے، جن میں سینکڑوں ڈرونز بھی شامل ہیں جو ماسکو کی طرف روانہ کیے گئے تھے، حکام نے اتوار، 20 ستمبر کو بتایا، جب کریملن اپنے پارلیمانی انتخابات کے تیسرے اور آخری دن کو سمیٹ رہا تھا۔ ماسکو کے میئر نے ڈرون کی لہر کو روسی دارالحکومت پر اب تک کا سب سے بڑا حملہ قرار دیا اور کہا کہ ماسکو کی آئل ریفائنری اور ایک رہائشی عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ مقامی گورنر آندرے وورو بیوف نے کہا کہ ماسکو کے وسیع علاقے میں، حملے میں دو افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مرنے والوں میں ایک 74 سالہ مرد اور ایک 44 سالہ خاتون شامل ہیں۔ سوشل میڈیا پر لکھتے ہوئے، یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا کہ کیف نے تیل اور رسد کی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے لیے حملے میں متعدد میزائلوں اور ڈرونز کا استعمال کیا تھا، جن میں یوکرین کے مقامی طور پر بنائے گئے فلیمنگو اور پیلیکن میزائل بھی شامل تھے۔ "یہ اربوں ڈالر ہیں جو جنگی مشین کو برقرار رکھتے ہیں،" زیلینسکی نے کہا، اس مالی دباؤ کا حوالہ دیتے ہوئے جو کیف روس کی معیشت پر ڈالنے کی امید کر رہا ہے۔ روس میں جاری ووٹنگ ملک کا پہلا جنگی پارلیمانی انتخاب ہے، بیلٹنگ جو کہ صدر ولادیمیر پوٹن کی پالیسیوں کی مخالفت کے لیے عملی طور پر کالعدم رہی ہے اور یہ کریملن کے غلبہ کو مستحکم کرنے کے لیے یقینی ہے۔ روس یوکرائن کے ان چار علاقوں میں ووٹنگ بھی کر رہا تھا جنہیں ماسکو نے جنگ شروع ہونے کے بعد غیر قانونی طور پر الحاق کر لیا تھا لیکن پھر بھی مکمل کنٹرول نہیں ہے، اور کریمیا میں، بحیرہ اسود کے جزیرہ نما میں جسے روس نے 2014 میں غیر قانونی طور پر الحاق کیا تھا۔ کیف نے اس کارروائی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ماسکو جانے والے 450 ڈرونز کو تباہ کر دیا گیا۔ روس کی وزارت دفاع نے کہا کہ اس کی افواج نے ملک بھر میں 100,1 یوکرائنی ڈرون مار گرائے، ساتھ ہی ساتھ یوکرائنی جزیرہ نما کریمیا اور بحیرہ اسود کے پانیوں پر بھی حملہ کیا۔ ماسکو کے میئر سرگئی سوبیانین نے کہا کہ روسی دارالحکومت جانے والے 450 ڈرونز کو تباہ کر دیا گیا ہے اور اس حملے سے ماسکو آئل ریفائنری اور ایک رہائشی عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماسکو پر "بے مثال حملہ" انتخابات کو متاثر کرنے کی کوشش ہے۔

سازش کے تحت درج ہوئے ۳۵۰/مقدمات

وائٹ ہاؤس میں داخلے پر پابندی کے خلاف عدالت پہنچے سی این این، ایم ایس ناؤ اور پولیٹیکو

میڈیا اداروں نے مشترکہ بیان میں کہا کہ انہوں نے امریکی حکومت کو مقدمہ دائر کرنے کی اطلاع دے دی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ حکومت یہ طے نہیں کر سکتی کہ پریس کیا رپورٹ کرے یا کیا شائع کرے۔ ٹرمپ انتظامیہ اور ملک کے 3 بڑے میڈیا اداروں کے درمیان ٹکراؤ اب عدالت تک پہنچنے جا رہا ہے۔ سی این این، ایم ایس ناؤ اور پولیٹیکو نے وائٹ ہاؤس میں اپنے صحافیوں کی رسائی روکے جانے کے خلاف وفاقی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ تینوں اداروں کا کہنا ہے کہ صحافیوں کی منظوری اور وائٹ ہاؤس میں داخلہ ان کی خبروں اور ادارتی کوریج سے ناراضگی کے باعث روکا گیا ہے۔ میڈیا اداروں نے مشترکہ بیان میں کہا کہ انہوں نے امریکی حکومت کو مقدمہ دائر کرنے کی اطلاع دے دی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ حکومت یہ طے نہیں کر سکتی کہ پریس کیا رپورٹ کرے یا کیا شائع کرے۔ معاملہ واشنگٹن ڈی سی کی وفاقی ضلعی عدالت میں جائے گا اور اس میں فوری راحت کی درخواست کیے جانے کا امکان ہے۔ واضح رہے کہ تناز عداس وقت شروع ہوا جب امریکی صدر ٹرمپ نے سی این این، ایم ایس ناؤ اور پولیٹیکو کے صحافیوں کی وائٹ ہاؤس تک رسائی پر پابندی لگانے کا اعلان کیا۔ ٹرمپ نے اپنی ناراضگی کی وجہ ان اداروں کی کوریج کو بتایا اور کہا کہ انہیں ان کی منفی خبریں پسند نہیں ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر یہ ادارے ان کے بارے میں ایسی خبریں لکھنا چاہتے ہیں تو لکھ سکتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں وائٹ ہاؤس میں داخلہ دیا ہی جائے۔ اس کے بعد ان اداروں کے صحافیوں کے پریس پاس غیر فعال کر دیے گئے۔ ہفتہ کے روز ایم ایس ناؤ کی صحافی اکایلا گارڈنر، سی این این کی بیٹسی کلین اور پولیٹیکو کی چیمن ہیزلیٹ کو وائٹ ہاؤس کے احاطے میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ سیکریٹ سروس نے ان کے پریس پاس بھی اپنے قبضے میں لے لیے۔ پابندی کا اثر صرف وائٹ ہاؤس میں داخلے تک محدود نہیں رہا۔ سی این این کو بیر کے روز اس مشترکہ ٹی وی کوریج کے انتظام سے بھی ہٹا دیا گیا، جس میں بڑے امریکی میڈیا ادارے باری باری صدر کی سرگرمیوں کی کوریج کرتے ہیں۔ سی این این کو صدر کے نیویارک دورے کے دوران ٹی وی پول کی ڈیوٹی بھی کرنی تھی۔ اس کے علاوہ سی این این اور ایم ایس ناؤ کے صحافیوں کو وائٹ ہاؤس کے احاطے میں اپنے کیمرا آلات اور ٹی وی کوریج کے لیے مقررہ مقامات کے استعمال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ اس واقعہ نے امریکہ میں پریس کی آزادی اور حکومت کی جانب سے صحافیوں کو دی جانے والی رسائی کے حوالے سے نئی قانونی بحث شروع کر دی ہے۔ میڈیا اداروں کے قانونی چیلنج کی بنیادی بنیاد امریکی آئین کی فرسٹ امینڈمنٹ، یعنی پہلی ترمیم ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

غزہ میں نسل کشی کا سلسلہ جاری شہید فلسطینیوں کی تعداد 74 ہزار ہو گئی

غزہ:: غزہ میں اسرائیلی فورسز کی جانب سے نسل کشی کا سلسلہ تا حال جاری ہے اور جنگ کے نتیجے میں شہید فلسطینیوں کی تعداد تقریباً 74 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایک سال سے جاری اسرائیلی حملوں میں زخمی فلسطینیوں کی تعداد ایک لاکھ 75 ہزار کے قریب پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خدشات ہیں کہ جاری حملے میں شہید فلسطینیوں کی حتمی گنتی مکمل ہونے پر یہ تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔

امریکہ کا دعویٰ: ۲۳/ستمبر سے دنیا بھر میں ایرانی ایئر لائنز کی پروازیں رک جائیں گی

واشنگٹن: امریکی وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا ہے کہ 23 ستمبر سے ایرانی ایئر لائنز کی عالمی سرگرمیاں رک جائیں گی۔ ایران کی ایئر لائنز کو خدمات دینے والے غیر ملکی اداروں کو بھی امریکی پابندیوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی پابندیوں کے دباؤ کے باعث 23 ستمبر سے ایرانی ایئر لائنز کے لیے دنیا بھر میں کام کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ ان کے مطابق بدھ سے تمام ایرانی ایئر لائنز کو عالمی سطح پر بند کرنے کی امریکی کوشش موثر ہو جائے گی۔ اسکاٹ بیسنٹ نے سی این بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ 23 ستمبر کو "دنیا بھر میں تمام ایرانی ایئر لائنز بند ہو جائیں گی"۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر کسی ملک کا ہوائی اڈہ ایرانی ایئر لائن کے طیارے کو لینڈنگ کی اجازت دیتا ہے تو اسے ایندھن، گراؤنڈ سروسز یا دیگر متعلقہ سہولتیں فراہم کرنے والی کمپنیوں کو امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیسنٹ کے مطابق ایرانی طیاروں کو ایندھن فراہم کرنے، لینڈنگ سے متعلق خدمات دینے یا ان کے ٹکٹ فروخت کرنے والے اداروں کو امریکی ڈالر کے مالیاتی نظام سے باہر کیے جانے کا خطرہ ہوگا۔ اس طرح واشنگٹن ایران کی ایوی ایشن انڈسٹری پر براہِ راست پابندیوں کے ساتھ ساتھ ان غیر ملکی اداروں پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے جو ایرانی ایئر لائنز کو خدمات فراہم کرتے ہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ نے 8 ستمبر کو ایران کے ایوی ایشن شعبے کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے 36 اہداف پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ ان میں 27 ایرانی ایئر لائنز بھی شامل تھیں جنہیں اس سے قبل اس شعبے سے متعلق امریکی پابندیوں کے تحت نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ امریکی حکام نے اس کے ساتھ ایران کی ایوی ایشن انڈسٹری کی معاونت کرنے والی غیر ملکی کمپنیوں اور ثالثوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ کے مطابق یہ کارروائی "آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ" کا حصہ ہے، جس کا اعلان اگست میں کیا گیا تھا۔ واشنگٹن کا کہنا ہے کہ اس مہم کے ذریعے ایران کے لیے آمدنی، مالیاتی سہولتوں اور عالمی کاروباری روابط کے ذرائع کو محدود کیا جا رہا ہے۔ محکمہ خزانہ نے غیر ملکی کمپنیوں کو بھی خبردار کیا ہے کہ ایرانی ایئر لائنز کی معاونت کرنے پر انہیں امریکی مالیاتی نظام تک رسائی کے حوالے سے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بیسنٹ کا یہ بیان چین کے نائب وزیر اعظم لے لیفینگ کے ساتھ اقتصادی مذاکرات کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے۔ یہ مذاکرات امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان جمعرات کو ہونے والی متوقع سربراہی ملاقات کی تیاریوں کے سلسلے میں ہوئے ہیں۔ ایرانی ایئر لائنز کے خلاف نئی امریکی کارروائی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی برقرار ہے۔ امریکی حکام کی جانب سے ایرانی ایوی ایشن شعبے پر پابندیوں میں توسیع کے بعد غیر ملکی ہوائی اڈوں، ایوی ایشن سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں اور دیگر کاروباری اداروں کے لیے ایرانی طیاروں کے ساتھ معاملات جاری رکھنا مزید مشکل ہو سکتا ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ امریکی اعلان کا مطلب قانونی طور پر ہر ملک کے اندر ایرانی ایئر لائنز پر براہِ راست پابندی عائد ہونا نہیں، بلکہ واشنگٹن کی جانب سے پابندیوں اور ممکنہ ثانوی پابندیوں کے ذریعے ان کے لیے عالمی سطح پر ضروری خدمات اور مالیاتی سہولتوں تک رسائی محدود کرنا ہے۔

آئندہ ہفتہ چین کے سربراہ صدر شی جن پنگ کا دورۂ امریکہ

صدر امریکہ ٹرمپ بذات خود ایئر پورٹ پر استقبال کریں گے، طیارہ سینٹ اینڈریوز میں لینڈ کرے گا

بیجنگ/واشنگٹن: (ایجنسیز) چین کے سربراہ کا ایک دہائی سے زیادہ عرصے بعد پہلا سرکاری دورہ امریکہ اگلے ہفتے ہونے جا رہا ہے، جب صدر شی جن پنگ واشنگٹن پہنچیں گے جہاں وہ وائٹ ہاؤس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اہم اور حساس معاملات پر مذاکرات کرنے کے علاوہ غیر رسمی رابطے بھی بڑھائیں گے۔ امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کی ایک رپورٹ کے مطابق سینیئر امریکی انتظامی حکام نے جمعہ کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جب شی جن پنگ کا طیارہ واشنگٹن کے مضافات میں واقع جوائنٹ بیس اینڈریوز پر اترے گا تو صدر ٹرمپ استقبال کے لیے خود وہاں موجود ہوں گے اور چینی صدر کا سرکاری دورے پر خیر مقدم کریں گے۔ یہ غیر معمولی بات ہے، کیونکہ صدر ٹرمپ عموماً غیر ملکی سربراہان سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کرتے ہیں۔ دورہ کا اہم ترین مرحلہ جمعرات کو ہوگا، جب صدر ٹرمپ اور خاتونِ اول میلانیا ٹرمپ وائٹ ہاؤس کے سٹیٹ فلور پر اندرونِ عمارت منعقد ہونے والی استقبالیہ تقریب میں صدر شی جن پنگ اور ان کی اہلیہ پینگ لی یوان کا خیر مقدم کریں گے۔ صدر ٹرمپ اور صدر شی جن پنگ روز گارڈن میں فوجی دستوں کا معائنہ بھی کریں گے، جس کے بعد دونوں رہنما بند کمرے میں مذاکرات کے لیے چلے جائیں گے۔ جمعرات کی شب صدر شی جن پنگ اور ان کی اہلیہ پینگ لی یوان اس سرکاری عشائیہ میں مہمانِ خصوصی ہوں گے جو صدر ٹرمپ اور خاتونِ اول وائٹ ہاؤس کے ایسٹ روم میں چینی وفد کے اعزاز میں دیں گے۔ صدر ٹرمپ نے اس عشائیے کو ایسا پروگرام قرار دیا ہے جس میں ہر کوئی شرکت کرنا چاہتا ہے۔ دونوں رہنما تقریب سے خطاب بھی کریں گے۔ ٹرمپ نے جمعہ کو اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'ہزاروں لوگ اس عشائیہ میں شرکت کرنا چاہیں گے۔' وائٹ ہاؤس نے سرکاری عشائیے کے کچھ مہمانوں کے نام جاری کر دیے ہیں اور وائٹ ہاؤس کے مطابق سرکاری عشائیہ میں شرکت کرنے والے کاروباری رہنماؤں میں ایمازون کے بانی جیف بیزوس، ٹیسلا اور سپیس ایکس کے سربراہ ایلون مسک، گوگل کے سُندر پچائی، ڈیل ٹیکنالوجیز کے چیف ایگزیکٹو مائیکل ڈیل سمیت ٹیکنالوجی کے شعبے کی کئی اہم شخصیات شامل ہیں۔ بعد ازاں جمعہ کو ہی جن پنگ اور پنگ لی یوان دوبارہ وائٹ ہاؤس آئیں گے۔

تلنگانہ: سرکاری اسکول میں 'روبوٹ ٹیچر' نے لی کلاس

پیرنٹس میٹنگ میں بچوں کے والدین سے بھی کی بات

انڈس لیب کے ذریعہ اسکول کو تحفہ میں دیے گئے روبوٹ ٹیچر نے پہلی بار والدین سے بھی براہ راست بات کی۔ والدین نے روبوٹ سے تعلیم، اسٹوڈنٹس ڈیولپمنٹ اور ٹیکنالوجی کے استعمال وغیرہ موضوعات پر سوال کیے۔ تلنگانہ میں تعلیم کو ٹیکنالوجی سے منسلک کرنے کی سمت میں ایک ضروری قدم اٹھایا گیا ہے۔ سرسلا کے ایک سرکاری اسکول میں روبوٹ ٹیچر نہ صرف طلبہ کو پڑھا رہا ہے بلکہ ان کے خدشات کا دلچسپ جواب بھی دے رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس پر مبنی یہ ٹیچر طلبہ کو کافی متاثر کر رہا ہے۔ پڑھائی کا یہ نیا طریقہ طلبہ میں کافی دلچسپی پیدا کر رہا ہے، کیونکہ اس میں روایتی اساتذہ کے برعکس تکنیک کی مدد سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ سرسلا کے گیتا نگر زیڈ پی ایچ ایس اسکول میں پیرنٹس میٹنگ کے دوران بھی یہ روبوٹ ٹیچر توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ انڈس لیب کے ذریعہ اسکول کو تحفہ میں دیے گئے روبوٹ ٹیچر نے پہلی بار والدین سے بھی براہ راست بات کی اور ان کے سوالوں کے جواب دیے، جس سے سب کافی متاثر ہوئے۔ والدین نے روبوٹ ٹیچر سے اسکول میں تعلیم، اسٹوڈنٹس ڈیولپمنٹ اور ٹیکنالوجی کے استعمال وغیرہ موضوعات پر سوال کیے۔ والدین نے دلچسپی سے دیکھا کہ روبوٹ ٹیچر نے ٹیکنالوجی کی مدد سے واضح جوابات دیے۔ اساتذہ کے ساتھ ہونے والی عام میٹنگ کے برعکس روبوٹ کے ساتھ آمنے سامنے سوال اور جواب والدین کو بہت پسند آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روبوٹ ٹیچر کو اسکول میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے نصاب کو طلبہ کے لیے مزید دلچسپ اور سمجھنے میں آسان بنانے کے مقصد سے دستیاب کرایا گیا ہے۔ روبوٹ ٹیچر نے طلبہ اور والدین دونوں کے درمیان ٹیننکالوجی پر مبنی تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے میں مدد کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل رنگاریڈی ضلع کے جنوار اواقع ضلع پریشد ہائی اسکول (زیڈ پی ایچ ایس) میں 3 روبوٹک اساتذہ کے خدمات انجام دینے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ اس اسکول میں تقریباً 750 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

پاکستان: علیمہ خان کے بعد سابق وزیر اعظم عمران خان کی ۲/دیگر بہنوں کو بھی ۳۰/روز کیلئے حراست میں لے لیا گیا

روزنامہ 'ڈان' کے مطابق ۲۰/ستمبر کے ایک حکم میں لاہور ڈی سی دفتر نے حکم دیا کہ نورین اور عظمیٰ کو 'پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس، 1960' کے تحت 30 دن کے لیے حراست میں رکھا جائے

روزنامہ 'ڈان' کے مطابق 20 ستمبر کے ایک حکم میں لاہور ڈی سی دفتر نے حکم دیا کہ نورین اور عظمیٰ کو 'پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس، 1960' کے تحت 30 دن کے لیے حراست میں رکھا جائے۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور پی ٹی آئی (پاکستان تحریک انصاف) کے بانی عمران خان کی بہنوں ڈاکٹر عظمیٰ خان اور نورین نیازی کو بھی پولیس نے پیر کے روز 30 دن کے لیے حراست میں لے لیا۔ یہ کارروائی پارٹی کی جانب سے 27 ستمبر کو بلائے گئے احتجاجی مظاہرے سے قبل کی گئی ہے۔ پارٹی نے یہ مارچ عمران خان کی جیل سے رہائی کا مطالبہ کرنے اور آئین کے تحفظ کے لیے لوگوں کو متحد کرنے کے مقصد سے بلایا ہے۔ اس سے قبل علیمہ خان کو اتوار کے روز حراست میں لیا گیا تھا۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) نے اتوار کو انہیں 30 دن کے لیے حراست میں لینے یا گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا۔ مقامی میڈیا ادارے 'جیو نیوز' کے مطابق بعد میں علیمہ کو کوٹ لکھپت جیل بھیج دیا گیا تھا۔ روزنامہ 'ڈان' کے مطابق 20 ستمبر کے ایک حکم میں لاہور ڈی سی دفتر نے حکم دیا کہ نورین اور عظمیٰ کو 'پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس، 1960' کے تحت 30 دن کے لیے حراست میں رکھا جائے۔ حکم میں کہا گیا کہ دونوں 'عوامی تحفظ اور امن برقرار رکھنے کے لیے خطرہ' ہیں۔ ایم پی او آرڈیننس افسران کو حراست کا حکم دینے اور ایسے احکامات کے عدالتی جائزے کو محدود کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ حکم کے مطابق دونوں کو سنٹرل جیل، کوٹ لکھپت کے سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں حراست میں رکھا جائے گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں 9 مئی کے احتجاج میں شامل تھیں اور انہوں نے 'کارکنان کو سرکاری اور عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کے لیے اکسایا تھا'۔ حکم میں مزید کہا گیا کہ 'اس کے علاوہ، وہ امن وامان کی صورتحال خراب کرنے کے لیے سوشل میڈیا اور عوامی اجتماعات کے ذریعے کارکنان کو دوبارہ متحد کر رہی ہیں اور لوگوں کو بھڑکانے اور اکسانے کے لیے حکومت/ ادارے کے خلاف قابل اعتراض نعرے لگا رہی ہیں۔ اسی کے نتیجے میں کئی مقدمات درج کیے گئے۔'' ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ عظمیٰ اور نورین 'عوامی امن اور نظم وضبط کے لیے ممکنہ خطرہ' ہیں۔ اگر ایسے کارکنان پر پابندی عائد نہیں کی گئی تو وہ ایسی صورتحال پیدا کر سکتے ہیں جو عوامی تحفظ اور امن وامان برقرار رکھنے کے لیے نقصان دہ ہو۔ حراست میں لیے جانے کا یہ فیصلہ اتوار کو لاہور کے ڈی سی محمد علی اعجاز کی صدارت میں ہونے والی ایک میٹنگ میں لیا گیا، جس میں اس معاملے پر متبادلۂ خیال کیا گیا اور ارکان نے پولیس کی جانب سے پیش کیے گئے 'ثبوتوں' کو 'منظوری' دی۔ حکم میں کہا گیا ہے کہ لاہور کے ڈی سی کو یقین تھا کہ عظمیٰ اور نورین کی کسی بھی عوامی مقام پر موجودگی سے عوامی تحفظ کو سنگین خطرہ لاحق ہوگا اور اس سے امن و امان کی صورتحال خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پیر کی صبح 'ایکس' پر پوسٹ میں پارٹی کے مرکزی سکریٹری اطلاعات شیخ وقاص اکرم نے پنجاب پولیس پر الزام عائد کیا کہ اس نے عمران خان کی دونوں بہنوں کو ان کے بچوں اور علیمہ خان کے بیٹوں کے ساتھ گرفتار کر لیا ہے۔ اکرم نے دعویٰ کیا کہ ان لوگوں کو ایک بک

ممبئی جلوس غوثیہ موٹر سائیکل کے داخلہ پر پابندی

پولس الرٹ و مستعد ضروری تیاریاں مکمل کرنے کا دعوی، نیاز اور لنگر پر بھی نگرانی؛ اے سی پی تنویر شیخ ممبئی
جلوس غوثیہ کو گنپتی وسرجن کے سبب تین دنوں تک ملتوی کرنے پر علما اہلسنت پر سوشل میڈیا پر تنقید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گنپتی وسرجن کے سبب جلوس غوثیہ کو ۳ روز تک ملتوی کرنے اور ۲۷ ستمبر کو جلوس نکالنے کے علما اہلسنت کے فیصلہ پر کی ہر سو ستائش کی جارہی ہے اور اسے ہندو مسلم اتحاد کی مثال بھی قرار دیا جارہا ہے دوسری طرف یہی فیصلہ کو لے کر سوشل میڈیا پر علما کرام پر تنقید بھی کی جارہی ہے جس سے حضرت مولانا معین الدین اشرف المعروف معین میاں نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس سوال پر کہا ہے کہ جلوس کو ہر سال آگے پیچھے کرلیا جاتا ہے اور اس کی تاریخ بھی تبدیل کی جاتی ہے تو ایسی صورتحال میں اب عیدیں بھی آگے پیچھے کی جاسکتی ہے اس پر معین میاں نے کہا کہ جلوس واجب یا فرض نہیں ہے نماز فرض ہے اور دیگر عمل واجب ہے اس میں کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا ہے جبکہ جلوس کو آگے پیچھے یا ملتوی کرنے کی گنجائش ہے ۔جلوس غوشیہ کے پیش نظر پولس نے آج منتظمین اور آل انڈیا سنی جمعیۃ علما کے ذمہ داران سے ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا جس میں آل انڈیا سنی جمعیۃ علما کے ذمہ دار خلیل الرحمن نوری نے پولس کے روبرو تمام تفصیلات پیش کی اس کے بعد اہم میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے اے سی پی ڈونگری ڈویژن تنویر شیخ نے کہا کہ جلوس غوشیہ کے لیے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں جلوس میں شرکا جلوس اور عاشقان غوث پاک پیدل ہی شامل ہوتے ہیں اس لئے اس سال جلوس میں موٹر سائیکل پر پابندی عائد کی گئی ہے اور موٹر سائیکل کو جلوس میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی اس کے علاوہ جلوس کی گاڑیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے گاڑیوں کے ٹپ اور دیگر ڈگی پر بچوں کو سوار نہ کیا جائے انہوں نے بتایا کہ جلوس کے روٹ پر جو اسٹیج تیار کئے جاتے ہیں اس کی اجازت نامہ میں بھی کوئی پریشانی نہ ہو اس کا بھی پی ایم سی کے ہمراہ معائنہ کیا جائے گا اے سی پی تنویر شیخ نے کہا کہ جلوس کے دوران نیاز اور لنگر کی تقسیم پر بھی نظر رکھی جائے گی کیونکہ محرم میں نیاز کے نام پر زہریلی کیپسول تقسیم کی تھی جس کی سازش کو پولس اور ذمہ داران نے ناکام بنایا تھا اسی نہج پر اب ذمہ داران رضا کاروں کو الرٹ رہنے کی ضرورت ہے اگر کوئی بھی مشتبہ شخص یا مشکوک سرگرمی نظر آتی ہے تو اس کی اطلاع پولس کو دے تنویر شیخ نے کہا کہ قانون کے حدود میں کو بھی ممکن ہے انتظامات کئے گئے ہیں تا کہ جلوس امن وامان کے ساتھ اختتام پذیر ہو تنویر شیخ نے کہا کہ جلوس غوشیہ کا مقصد غوث پاک کی تعلیمات کو عام کرنا ہے اسی کے ذریعہ ہم غوث پاک کی تعلیمات کو عام کر سکتے ہیں اس لئے شرکا جلوس کو غیر شرعی امور سے اجتناب کرنا چاہیے اور قانون شکنی نہ کرے اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارروائی بھی ہوگی ۔ پولس جلوس کے لئے پوری طرح سے تیار و مستعد ہے ۔ اے سی پی تنویر شیخ نے جلوس غوشیہ میں قانون کی تابعداری کی بھی نوجوانوں اور شرکا جلوس سے اپیل کی ہے ۔

رائے گڑھ ضلع میں ڈینگو کا زور، ساڑھے ۸ ماہ میں ۴۰۰ مریض پائے گئے

انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سب سے زیادہ مریض علی باغ تعلقہ اور پنویل کے شہری علاقوں میں پائے گئے ۔

رائے گڑھ ضلع میں گزشتہ ساڑھے آٹھ ماہ میں ڈینگو کے ۴۰۰ سے زیادہ مریض پائے گئے ہیں۔ دیہی علاقوں کے مقابلے پنویل کے شہری اور علی باغ کے دیہی علاقوں میں ڈینگو کے مریضوں کی سب سے زیادہ تعداد پائی گئی ہے۔ رائے گڑھ ضلع میں پچھلے کچھ مہینوں سے ڈینگو زور پکڑ رہا ہے۔ محکمہ صحت نے ڈینگو سے بچاؤ کیلئے کام شروع کر دیا ہے۔ رائے گڑھ ضلع سیاحت کے ساتھ ساتھ صنعتی ضلع کے طور پر مشہور ہوا ہے۔ مختلف منصوبوں کے آنے کیساتھ ساتھ نئی زمینوں پر فارم ہاؤس اور بنگلے بنانے کا جنون بڑھ گیا ہے۔ ضلع کے دیہی علاقوں میں کنسٹرکشن تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اسکی وجہ سے پانی کی نکاسی کے بہت سے راستے بند ہو گئے ہیں۔ کئی گھروں کے اطراف یا عقب میں نشیبی علاقوں میں پانی کی بڑی مقدار جمع ہو جاتی ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے ضلع میں کبھی دھوپ اور کبھی بارش کا ماحول ہے۔ اس بارش کی وجہ سے کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مچھروں کی افزائش ہونے لگی ہے۔ اس ضمن میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق ضلع کے پنویل اور علی باغ کے ساتھ ساتھ پین، روہا، مہاڈ جیسے کئی تعلقوں میں ڈینگو کے مریض پائے جا رہے ہیں۔ دیہی علاقو میں بخار پھیل رہا ہے۔ بخار کی وجہ سے بہت سے لوگ علاج کے لیے پرائیویٹ اسپتال جا رہے ہیں۔ محکمہ ملیریا کے ذریعے خون کے نمونے لے کر ٹیسٹ کیے جا رہے ہیں۔ جنوری سے ستمبر تک کے ساڑھے آٹھ ماہ میں ضلع میں ساڑھے چار ہزار سے زائد افراد کے خون کے نمونے ٹیسٹ کیے گئے ہیں۔ اس ٹیسٹ میں ۱۵۴ افراد ڈینگو میں مبتلا پائے گئے۔ جنوری سے اگست تک ڈینگو کے ۱۷۳ مریض پائے گئے ہیں۔ ۱۶ ستمبر تک ۴۴ مریض پائے گئے ہیں۔ اس میں پنویل کے شہری علاقے میں ۲۸۸ مریض اور ضلع کے دیہی علاقوں میں ۱۲۷ مریض شامل ہیں۔ پنویل کے اطراف واکناف کے دیہاتوں، علی باغ شہر، مروڈ، مہاڈ مانگاؤں پین اور روہا میں ایسے مریضوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ضلع میں ڈینگو کے مریضوں میں اضافہ ہوتے ہی محکمہ صحت نے بھی بھاگ دوڑ شروع کر دی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ گاؤں اور دیہاتوں میں ان دنوں گنپتی کے سبب شہر سے آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اسلئے ضلعی محکمہ ملیریا نے شہر کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں بھی ڈینگو کے مریضوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اسلئے ڈسٹرکٹ فیور آفس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر انہیں بخار ہو جائے تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں اور علاج کریں۔ ڈینگو کی روک تھام کیلئے گرام پنچایت سطح پر میٹنگیں کی جارہی ہیں اور رہنمائی کی جارہی ہے۔ چونکہ برسات کا موسم ہے لہٰذا مچھروں کی افزائش تیز ہونے اس باعث ڈینگو پھیلنے کا خطرہ ہے۔ مسلسل بخار رہنے پر قریبی اسپتال جا کر ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق خون کا ٹیسٹ کروائیں۔ شہری اس بات کا خیال رکھیں کہ مچھروں کی افزائش نہ ہو۔

فلسطینی بچوں سے اظہار ہمدردی پر پولیس کارروائی کے خلاف شکایت

پولیس کمشنر سے غیر قانونی عمل میں ملوث اہلکاروں پر کارروائی کے ساتھ شفاف انکوائری کا طالبہ ہرشدا کا مطالبہ، مکتوب ارسال

ممبئی: ممبئی کے باندرہ میں ۱۵ ستمبر کو فلسطین اور غزہ کے بچوں کی حمایت واظہار یکجہتی میں پتنگ بازی کے معاملہ میں پولیس ہراسائی اور بلا کسی سمن اور نوٹس کے طلبا و سماجی کارکن کے گھر کی تلاشی لینے کے خلاف ۲۶ سالہ سماجی کارکن اور طالبہ ہرشدا بوراڈے نے پولیس کمشنر سے شکایت کی ہے اور خاطی افسران و اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اس شکایت کے ساتھ انہوں نے متعلق ثبوت بھی پیش کئے ہیں شام پانچ بجے پولیس واکولہ میں واقع طالبہ کے گھر پر داخل ہوتی ہے اور ۲ بجکر ۴۵ منٹ تک تلاشی مہم انجام دیتی ہے ہرشدا نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ گھر کی تلاشی کا پولیس کے پاس کوئی بھی حکمنامہ نہیں تھا اور پولیس نے پرائیوٹ پنچنامہ کیا ہے جو سراسر غیر قانونی ہے شکایتی مکتوب میں ہرشا نے بتایا کہ وہ ایک طالبہ ہے اور ممبئی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور فلسطینی بچوں سے اظہار یکجہتی کے لئے باندرہ میں پتنگ بازی کی تھی جس کے بعد ۱۷ ستمبر کو پولیس نے ان کے گھر پہنچ کر تلاشی لی اور انہیں اور ان کے دوستوں و دیگر طلبا کو ہراساں کیا ہے پولیس کو تلاشی سے قبل قانونی نوٹس دینا چاہئے تھا جو ہر شہری کا حق ہے لیکن پولیس نے ایسا نہیں کیا جس طرح سے پولیس نے پتنگ بازی پر یہ کارروائی کی ہے یہ دستور کی دفعہ آرٹیکل ۱۹ کی خلاف ورزی ہے کیونکہ آزادی اظہار رائے کا ہر شہری کو حق حاصل ہے ہرشدا نے مطالبہب کیا ہے کہ باندرہ اور واکولہ پولیس اسٹیشن کے اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی ہو اور اس معاملے کی شفاف انکوائری کی جائے۔ اس پورے معاملے کی انکوائری اعلی افسران کی نگرانی میں سائبر سیل کے معرفت کروائی جائے اور جو بھی پولیس اہلکار خاطی ہے ان پر کارروائی ہو۔

مالیگاؤں تحصیل آفس میں سرکاری نوکری کا جھانسا

ڈپٹی کلکٹر کی جعلی دستخط سے تقرری لیٹر دینے کا انکشاف، مقدمہ درج

مالیگاؤں: سرکاری نوکری دلانے کے نام پر بے روزگار نوجوانوں کو دھوکہ دینے اور فرضی دستاویزات تیار کرنے کا ایک بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ مالیگاؤں تحصیل آفس میں محصول اسسٹنٹ کے عہدے پر نوکری کا لالچ دے کر ایک نوجوان کو پانچ صفحات کا بالکل فرضی تقرری خط دے دیا گیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس خط پر ناسک کے ڈپٹی کلکٹر راجیند رواگھ کی ہو بہو جعلی دستخط کی گئی تھی، جبکہ اسے اصلی دکھانے کے لیے ممبئی منترالیہ کے محکمہ محصول، محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن اور ناسک ضلع کلکٹر آفس کی فرضی مہروں اور سکوں کا بھی استعمال کیا گیا۔ اس دھوکہ دہی کا انکشاف اس وقت ہوا جب نوجوان نوکری جوائن کرنے کے لیے سرکاری دفتر پہنچا۔ حاصل شدہ معلومات کے مطابق، اورنگ آباد کے رہنے والے نوجوان تنمئے دیسلے کو دھوکے باز وں کے ایک گروہ نے مالیگاؤں تحصیل آفس میں سرکاری ملازم بنانے کا جھانسا دے کر لاکھوں روپے کا چونا لگایا۔ ان دھوکہ بازوں نے نوجوان کو یقین دلانے کے لیے منترالیہ سے جاری کردہ ایک فرضی حکم نامہ دکھایا اور باقاعدہ پانچ صفحات کا آرڈر اس کے حوالے کیا، جس پر آفیسران کی جعلی دستخط موجود تھیں۔ جب نوجوان خوشی خوشی اس آرڈر کے ساتھ ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لیے دفتر پہنچا، تو وہاں موجود آفیسران نے کاغذات کی جانچ کے دوران مہر اور دستخط کو مشکوک پایا۔ فوری طور پر اس معاملے کی اطلاع ناسک ضلع کلکٹر آفس اور ڈپٹی کلکٹر راجیند رواگھ کو دی گئی، جنہوں نے ریکارڈ دیکھنے کے بعد صاف کہا کہ انہوں نے ایسے کسی خط پر دستخط نہیں کیے ہیں اور نہ ہی منترالیہ سے ایسا کوئی آرڈر جاری ہوا ہے۔ سرکاری مہر کے غلط استعمال اور ڈپٹی کلکٹر کی جعلی دستخط کے اس سنگین معاملے کو کلکٹر انتظامیہ نے بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔ اعلیٰ آفیسران کی ہدایت پر ملزمان کے خلاف متعلقہ پولس اسٹیشن میں دھوکہ دہی اور فرضی دستاویزات بنانے کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولس نے کیس درج کر کے اس گروہ کے لوگوں کی تلاش اور تفتیش شروع کر دی ہے۔ دوسری جانب، تحصیل اور کلکٹر انتظامیہ نے عام شہریوں اور خاص طور پر بے روزگار نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری نوکریوں کے لیے کسی بھی دلال یا دھوکہ باز کے جھانسے میں نہ آئیں اور صرف حکومت کے آفیشل ذرائع اور ویب سائٹس پر جاری ہونے والے اشتہارات پر ہی بھروسہ کریں۔ پولس کا کہنا ہے کہ اس دھوکہ دہی کے پیچھے کسی بڑے گروہ کا ہاتھ ہو سکتا ہے، جنہیں جلد ہی گرفتار کرلیا جائے گا۔

جمہور ہائی اسکول کی انجمن تعلیم جمہور کا الیکشن مکمل، ساجدہ نہال احمد صدر منتخب

نئی مینیجنگ کمیٹی نے پانچ سالہ مدت کیلئے سنبھالی ذمہ داریاں

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کے معروف تعلیمی ادارے جمہور ہائی اسکول کی سرپرست تنظیم انجمن تعلیم جمہور کی مینیجنگ کمیٹی کے انتخابات اسکول کیمپس میں پرامن ماحول اور قانونی ضوابط کے تحت منعقد ہوئے۔ انتخابات کے دوران سال 2016 میں منظور شدہ بائی لاز (اسکیم) کے مطابق آئندہ پانچ سالہ مدت کے لیے نئی باڈی اور اراکین کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ ناسک سے تشریف لائے آفیشل آبزرور کی موجودگی میں تمام قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد انتخابی عمل مکمل کیا گیا۔ اس طرح کی تفصیلات مستقیم ڈگنیٹی و ایڈوکیٹ عبدالعظیم خان نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابی اجلاس کے دوران جنرل باڈی کے اراکین نے متفقہ طور پر ساجدہ نہال احمد کو آئندہ پانچ سالہ مدت کے لیے انجمن تعلیم جمہور کی صدر (چیئرمین) منتخب کیا۔ ان کے علاوہ مینیجنگ کمیٹی کے دیگر چار اراکین کے طور پر شان ہند نہال احمد، محمد مستقیم محمد مصطفیٰ (مستقیم ڈگنیٹی)، عبدالشاکر عبدالشکور اور شاہد احمد عبدالغنی کو منتخب کیا گیا۔ نو منتخب صدر اور مینیجنگ کمیٹی کے اراکین نے ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد ادارے کی تعلیمی ترقی، انتظامی امور اور تعلیمی خدمات کو مزید آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ انتخابی عمل کی تکمیل کے بعد صحافیوں اور اراکین سے گفتگو کرتے ہوئے تنظیم کے نمائندوں نے مخالف گروپ کی جانب سے منعقد کی جانے والی متوازی میٹنگوں اور میڈیا میں شائع ہونے والے دعوؤں پر اپنا موقف پیش کیا۔ نمائندوں کے مطابق مخالف گروپ کی متوازی میٹنگوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابی اجلاس سے 11 دن قبل انجمن تعلیم جمہور کے تمام 52 اراکین، بشمول مخالف گروپ کے اراکین، کو رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے اجلاس کا ایجنڈا ارسال کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اجلاس کا نوٹس اسکول کے نوٹس بورڈ پر بھی آویزاں کیا گیا تھا۔ تنظیم کے نمائندوں نے مزید کہا کہ چیریٹی کمشنر اور ہائی کورٹ میں پیش کی گئی تفتیشی رپورٹس میں موجودہ انتظامیہ کے دائرۂ اختیار اور کام کاج کی توثیق کی جا چکی ہے۔ ان کے مطابق نو منتخب مینیجنگ کمیٹی کی چیلنج رپورٹ (تبدیلی کی رپورٹ) جلد ہی چیریٹی کمشنر کے دفتر میں داخل کی جائے گی۔ انتخاب کی تکمیل کے بعد انجمن تعلیم جمہور کی نئی انتظامیہ کے سامنے ادارے کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، انتظامی امور کو آگے بڑھانے اور طلبہ کے مفاد میں تعلیمی خدمات کو مزید مستحکم کرنے کی ذمہ داریاں ہوں گی۔

مالیگاؤں میں ترقیاتی کاموں کا بگل بج گیا!

۱۲۷ کروڑ کی لاگت سے سیمنٹ کانکریٹ روڈ کی تعمیر کا آغاز

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں سیکولر فرنٹ نے شہر کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت کا آغاز کر دیا ہے۔ شہر کے مختلف اہم راستوں کی تعمیر کے لیے 127 کروڑ روپے کی لاگت سے سیمنٹ کانکریٹ روڈ کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں 25 اور 26 ستمبر بروز جمعہ و سنیچر کو شہر کے مختلف علاقوں میں 10 اہم راستوں کی تعمیر کا افتتاح کیا جائے گا۔ افتتاحی تقریبات میں مہاراشٹر حکومت کے وزیر تعلیم دادا جی دگڑو بھسے، مالیگاؤں کارپوریشن کی میئر نسرین شیخ، سرپرست و قائد مالیگاؤں سیکولر فرنٹ آصف شیخ رشید سمیت کارپوریشن کے اہم عہدیداران شرکت کریں گے۔ میئر آفس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے آصف شیخ رشید نے بتایا کہ شہر میں ہونے والے ترقیاتی کاموں اور افتتاحی پروگرام کی تفصیلات آج میئر اور میونسپل کمشنر کی موجودگی میں میڈیا نمائندگان کو فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مالیگاؤں کی عوام کے لیے یہ خوشی کی بات ہے کہ شہر کے خراب اور خستہ حال راستوں سے نجات دلانے کی جانب عملی قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ آصف شیخ رشید نے بتایا کہ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے جنرل فنڈ سے 127 کروڑ روپے کی لاگت سے سیمنٹ کانکریٹ سڑکوں کی تعمیر کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ آصف شیخ کے مطابق پہلے مرحلے میں 25 اور 26 ستمبر کو 10 راستوں کی تعمیر شروع ہوگی، جبکہ باقی راستوں کی تعمیر کا کام آئندہ ہفتے سے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئے راستوں کی تعمیر سے شہریوں کو آمد و رفت میں آسانی حاصل ہوگی اور شہر کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ شام 5 بجے نسیم سائزنگ کے پاس، شام 6 بجے سلامت آباد چوک، شام 7 بجے بنی عقیل مسجد پاور ہاؤس کے پاس، شام 8 بجے آگرہ روڈ سے طیبلے والا روڈ، انصٰی کالونی تک، جبکہ رات 9 بجے نور باغ چوک پر افتتاحی تقریبات منعقد ہوں گی۔ شام 5 بجے گاندھی نگر کپڑا مارکیٹ، شام 6 بجے اختر آباد عمرین چوک، شام 7 بجے امبیڈکر پتلے کے پاس سے شیواجی مہاراج مجسمہ تک، رات 8 بجے ہیرالاج روڈ اور موسم ندی راستہ، جبکہ رات 9 بجے دگڑو آئل مل، عائشہ مسجد والی روڈ پر افتتاحی پروگرام ہوگا۔ ان ترقیاتی منصوبوں کی افتتاحی تقریب محترمہ نسرین شیخ صاحبہ، میئر مالیگاؤں کارپوریشن، کے دستِ مبارک سے انجام پائے گی، جبکہ مہاراشٹر حکومت کے وزیر تعلیم دادا جی دگڑو بھسے صاحب تقریب کے چیف گیسٹ ہوں گے۔ اس موقع پر آصف شیخ رشید (سرپرست و قائد مالیگاؤں سیکولر فرنٹ)، رویندر جادھو (کمشنر مالیگاؤں کارپوریشن)، شانِ ہند صاحبہ (ڈپٹی میئر)، اعجاز بیگ (اسٹینڈنگ چیئرمین)، نہال انصاری (ہاؤس لیڈر)، طاہرہ شیخ رشید (مہیلا بال وکاس چیئرمین) اور نلیش کاکڑے (اپوزیشن لیڈر) سمیت دیگر ذمہ داران کی شرکت متوقع ہے۔

ممبئی دہیسر میں معمولی تنازع کو مذہبی رنگ دینے کی کوشش ناکام

ملزم گرفتار، پانی نہ دینے پر تنازع شروع ہوا تھا مزید تفتیش جاری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) دہیسر میں معمولی سی بات کو مذہبی رنگ دے کر حالات خراب کرنے کی کوشش کو ممبئی پولس نے ناکام بنا دیا شعیب نامی دیگر نوجوان اور شکایت کنندہ کے ساتھ کھڑا تھا اس دوران اس نے پانی مانگا تھا اور پانی دینے پر اس نے شکایت کنندہ کو نقصان پہنچانے کے لیے اس پر پتھر پھینکا تھا جس کے بعد یہ پتھر گنپتی پنڈال سے جا ٹکرایا تفصیلات کے مطابق یہ واقعہ 21 ستمبر 2026 کو رات تقریباً 1:50 بجے دہیسر (مشرقی) کے علاقے اوواری پاڑا میں واقع امار سیوا گنپتی منڈل میں ایک معمولی جھگڑے کے بعد پیش آیا ملزم، شعیب خان (27)، کچھ نوجوانوں کے ساتھ جلوس سے واپس آنے کے بعد شکایت کنندہ کے قریب کھڑا تھا۔ شکایت کنندہ کی جانب سے پانی نہ دیئے جانے پر مشتعل ہو کر ملزم نے اس پر پتھر پھینکا۔ پتھر شکایت کنندہ کو نہیں بلکہ پنڈال (عارضی خیمے) سے جا ٹکرایا۔ اس کے علاوہ، ملزم نے شکایت کنندہ کا چشمہ بھی توڑ دیا۔ دہیسر پولیس اسٹیشن میں بی این ایس (BNS) کی دفعات 299، 300 اور 125(a) کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا، حقائق کی تصدیق کی اور ضروری قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ملزم کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ درج کرائی گئی شکایت میں کہا گیا ہے کہ اس واقعے کی وجہ سے جارخ انجمن ※ پروگرام میں خلل پڑا اور مذہبی جذبات مجروح ہوئے اس معاملہ میں پولس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

گرناڈیم سے تفریح کے بعد واپسی پر روڈ حادثہ

۲۸ سالہ شاہ رخ خان جاں بحق

مالیگاؤں: گزشتہ روز گرناڈیم سے تفریح کے بعد مالیگاؤں واپسی کے دوران گیارہ ہزار کالونی، مالدہ شیوار کے رہائشی 28 سالہ نوجوان شاہ رخ خان یوسف خان سڑک حادثے کا شکار ہو گئے۔ حادثے کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے سماجی کارکن شفیق اینٹی کرپشن اور ان کے رفقائے کار نے بتایا کہ یہ المناک حادثہ دو موٹر سائیکلوں کے آپسی تصادم کے باعث پیش آیا۔ متوفی پیشے سے مستری تھا اور اپنے پیچھے ایک معصوم بچے اور بیوہ کو سوگوار چھوڑ گیا ہے۔ اس ناگہانی حادثے کے باعث علاقے میں شدید غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی سماجی کارکنان عارف ایا، خالد ایس کے اور شفیق اینٹی کرپشن نے فوری طور پر متحرک ہو کر پولس کارروائی اور طبی امور کی انجام دہی میں لواحقین کی بھرپور مدد کی۔ تاہم، اسپتال میں زیر علاج شاہ رخ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ اس حادثے کے بعد معزز سماجی کارکنان نے عوام بالخصوص نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہائی وے پر سفر کے دوران تیز رفتاری، ٹرپل سیٹ سواری اور پرخطر تفریحی سفر سے پرہیز کریں اور ہیلمٹ کے استعمال کو یقینی بنائیں۔ نیز والدین بھی بچوں کے تفریحی سفر کے لیے دو پہیہ گاڑی کی بجائے چار پہیہ گاڑیوں کے استعمال کریں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔
ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ
رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com
ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مکاتب کے معلمین کا عظیم الشان تربیتی جوڑو اصلاحی جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

معلمین کی تربیت، مکاتب کے استحکام اور نسل نو کی دینی تعلیم کے فروغ پر مولانا ندیم صدیقی، مفتی سلمان منصور پوری کے بصیرت افروز خطاب

ایوت محل: مکاتب دینیہ کے معلمین کی علمی، فکری، تربیتی اور اصلاحی صلاحیتوں کو مزید نکھارنے اور مکاتب کے نظام کو مضبوط و مستحکم بنانے کے مقصد سے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں جنت پلیس پانڈھرکوڑہ روڈ ایوت محل میں مکاتب کے معلمین کا تربیتی جوڑو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بصدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) کی سرپرستی میں نہایت نظم ووقار کے ساتھ منعقد ہوا جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوا، اس پروگرام میں علماء کرام نے مکاتب دینیہ کی اہمیت، معلمین کی ذمہ داریوں، بچوں کی دینی تربیت اور معاشرے میں دینی بیداری پیدا کرنے کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ مفتی شیخ اعجاز شمسی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع ایوت محل) نے تمہیدی گفتگو کی، بعدہ حافظ نصیر الدین صاحب اشاعتی اکولہ نے خطاب کرتے ہوئے دینی تعلیم کی اہمیت اور بچوں کی ابتدائی دینی تربیت کی ضرورت پر روشنی ڈالی، انہوں نے معلمین کو اپنی ذمہ داری کو محض تدریسی فریضہ نہیں بلکہ ایک عظیم دینی امانت سمجھ کر ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب نے مکاتب دینیہ کی اہمیت اور معلمین کی ذمہ داریوں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مکتب بچے اور دین کے درمیان مضبوط تعلق قائم کرنے کا ابتدائی اور مؤثر ذریعہ ہے، اس لیے ہر محلہ اور ہر بستی میں بچوں کے لیے منظم مکتب کا قیام اور اس کا استحکام ضروری ہے۔ انہوں نے معلمین سے کہا کہ وہ اپنے طلبہ کو صرف کتابی معلومات تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کے اندر نماز کی پابندی، قرآن سے تعلق، بڑوں کا ادب، والدین کی فرمانبرداری، سچائی، صفائی، حسنِ اخلاق اور اسلامی زندگی کا شعور پیدا کریں۔ بعدہ مہمان خصوصی نواسہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری صاحب (استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند و صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے دینی و روحانی تربیت، اصلاحِ معاشرہ اور دین کے ساتھ مضبوط تعلق کی ضرورت پر مفصل گفتگو کی۔ انہوں نے معلمین کو ان کی عظیم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک مکتب سے نکلنے والا بچہ اگر صحیح عقیدہ، صحیح عبادت اور اچھے اخلاق کے ساتھ پروان چڑھتا ہے تو وہ آگے چل کر اپنے گھر، خاندان اور معاشرے کے لیے دینی سرمایہ ثابت ہوتا ہے۔ مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے نے مکاتب کے قیام، معلمین کی تربیت، تعلیمی معیار کی بہتری اور بچوں کو دینی تعلیم سے جوڑنے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے علماء، ائمہ، معلمین، والدین اور ذمہ دارانِ ملت کو باہمی تعاون کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مکاتب کی تعداد میں اضافہ کرنے کے ساتھ ان کے معیارِ تعلیم اور تربیتی نظام کو بھی بہتر بنانا ضروری ہے۔ مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کی دینی و معاشرتی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تعلیم یافتہ اور پیشہ ور افراد بھی معاشرے کی دینی اصلاح اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی دن نمازِ عصر کے بعد بیعت کی مجلس منعقد ہوئی جس میں مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری اور مفتی عبدالرحمن صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کا اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹیچرس، ڈاکٹرس، انجینئرس اور وکلاء حضرات کے درمیان خصوصی بیان ہوا۔

۱۰۰۰ر غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ کے احاطے پر دھاوا بول دیا

قطر، سعودی عرب، کویت اور اردن نے اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی اتمار بن گویر کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں کی جانے والی دراندازی کی مذمت کی

قطر، سعودی عرب، کویت اور اردن نے اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی اتمار بن گویر کی جانب سے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں کی جانے والی دراندازی کی مذمت کی، جو پولیس کی حفاظت میں آبادکاروں کے گروپس کے ہمراہ تھے۔ قطر نے اس حملے کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف "ناقابلِ قبول اشتعال انگیزی" قرار دیا جس سے علاقائی عدم استحکام کو ہوا ملنے کا خطرہ ہے۔ سعودی عرب نے اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ غیر قانونی اسرائیلی اقدامات کو روکے۔ رپورٹس کے مطابق، اتوار کی صبح مقبوضہ مشرقی یروشلم میں اسرائیلی فورسیز کی حفاظت میں تقریباً ۱۰۰۰ غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے مسجدِ اقصیٰ کے احاطے پر دھاوا بول دیا۔ یروشلم گورنریٹ کے میڈیا آفس نے ایک بیان میں کہا کہ آبادکاروں نے اسرائیلی پولیس کے تحفظ میں احاطے کے صحنوں پر دھاوا بولا اور تلمودی رسومات ادا کیں۔ یہ دراندازی اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجامن نیتن یاہو، متعدد وزراء اور ہزاروں غیر قانونی آبادکاروں کے مقبوضہ مشرقی یروشلم میں سخت سیکوریٹی کے درمیان مغربی دیوار (دیوارِ گریہ) کے پلازہ میں داخل ہونے کے ایک دن بعد ہوئی۔ یہ پیش رفت یہودیوں کے تہوار یوم کپور کے دوران سامنے آئی جو اتوار کی شام سے شروع ہو کر پیر کی شام تک جاری رہے گا۔ حالیہ مہینوں میں، خاص طور پر یہودی تعطیلات کے دوران، مسجدِ اقصیٰ میں آبادکاروں کی دراندازیوں میں شدت آئی ہے۔ فلسطینیوں نے مسجد میں نئی حقیقتیں مسلط کرنے اور اسے وقتی اور مکانی لحاظ سے تقسیم کرنے کی کوششوں کے خلاف خبردار کیا ہے۔ قطر، سعودی عرب، کویت اور اردن نے اسرائیلی وزیرِ برائے قومی سلامتی اتمار بن گویر کی جانب سے مسجدِ اقصیٰ کے احاطے میں کی جانے والی دراندازی کی مذمت کی، جو پولیس کی حفاظت میں آبادکاروں کے گروپس کے ہمراہ تھے۔ قطر نے اس حملے کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف "ناقابلِ قبول اشتعال انگیزی" قرار دیا جس سے علاقائی عدم استحکام کو ہوا ملنے کا خطرہ ہے۔ سعودی عرب نے اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ غیر قانونی اسرائیلی اقدامات کو روکے۔ کویت کی وزارتِ خارجہ نے اس ناپاک حرکت کو "اشتعال انگیز اقدام" اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اس نے مشرقی یروشلم کے دارالحکومت کے ساتھ ۱۹۶۷ء کی سرحدوں پر مشتمل ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے اپنے مطالبے کا اعادہ کیا۔ اردن کی وزارتِ خارجہ نے اس کارروائی کو "مسجدِ اقصیٰ کی تاریخی اور قانونی حیثیت کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور اس کے تقدس کی پامالی" قرار دیا۔ عمان نے اس مقام کو وقتی اور مکانی لحاظ سے تقسیم کرنے کی کوششوں کے خلاف متنبہ کیا۔ اس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پورا ۱۴ء۴ ہیکٹر (۱۴۴ دونم) پر مشتمل احاطہ خالصتاً مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے، جس کا انتظام مکمل طور پر اردن سے منسلک یروشلم کے اسلامی اوقاف کے ماتحت ہے۔ علیحدہ طور پر، حماس نے احاطے کے نیچے کھدائی کے مقامات پر نیتن یاہو کے داخلے کی مذمت کی۔ حماس نے کہا کہ اشتعال انگیز بیانات کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ اور دیوارِ براق کے نیچے سرنگوں اور کھدائی کے مقامات کا ان کا دورہ "اس کی شناخت اور حیثیت پر ایک کھلم کھلا حملہ" تھا۔ اس گروہ نے کہا کہ مسجدِ اقصیٰ اپنے صحنوں، عبادت گاہوں، دیواروں اور دروازوں سمیت "مکمل طور پر ایک اسلامی مسجد ہی رہے گی۔" اس نے مزید کہا کہ کھدائی اور بائبلی بیانیے اس مقام کی شناخت تبدیل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ایک تازہ ترین پیش رفت میں، ستمبر 2026 کو مقبوضہ یروشلم میں تقریباً 1,000 غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں نے سخت پولیس سیکیورٹی کی نگرانی میں مسجدِ اقصیٰ کے احاطے پر دھاوا بول دیا۔ اس واقعے میں اسرائیلی سیکیورٹی فورسز کی بھاری نفری کی موجودگی میں آبادکاروں کے گروپ مراکشی گیٹ کے راستے احاطے میں داخل ہوئے اور وہاں مبینہ طور پر اشتعال انگیز دورے کیے۔ اس کارروائی کی سخت مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے اسرائیل کے غیر قانونی اقدامات روکنے کا مطالبہ کیا۔

ٹورنٹو: فالون گونگ پر چین کے مبینہ ظلم کے خلاف سیکڑوں افراد کا احتجاج

ٹورنٹو: کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں ہفتہ کے روز فالون گونگ کے سیکڑوں پیروکاروں اور ان کے حامیوں نے ریلی اور مارچ کیا۔ مظاہرین نے چین میں فالون گونگ روحانی تحریک کے خلاف مبینہ کارروائیوں کو روکنے اور کینیڈا میں اس کے پیروکاروں اور حامیوں کے خلاف مبینہ بین الاقوامی دباؤ ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ ریلی ٹورنٹو کے وسطی علاقے کوئینز پارک میں منعقد ہوئی۔ مقررین نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے فالون گونگ کے خلاف مبینہ طور پر 27 سال سے جاری کارروائیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق فالون گونگ کے پیروکار پیٹن شوفینگ نے اس کارروائی کو ریاستی سرپرستی میں ہونے والی نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے ضمیر کے قیدیوں کے طور پر زیرِ حراست فالون گونگ کے پیروکاروں سے ان کی زندگی میں ہی اعضا نکال کر انہیں منافع کے لیے فروخت کیا۔ پین نے کہا کہ اگر یہ الزامات درست ہیں تو یہ انسانی تہذیب اور اخلاقیات کی آخری حدود کو بھی پار کرنے کے مترادف ہے۔ ریلی کے میزبان میتھیو لیڈر نے فالون گونگ کو جسے فالون دافا بھی کہا جاتا ہے ایک پرامن روحانی اور مراقبے کی مشق قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ تحریک صداقت ہمدردی اور برداشت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1990 کی دہائی میں اس کا چینی معاشرے پر مجموعی طور پر مثبت اثر تھا لیکن 1999 میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے اس کے خلاف کارروائی شروع کر دی۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق لیڈر نے کہا کہ چین کے سابق رہنما جیانگ زی من نے 1999 میں فالون گونگ کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا تھا۔ ان کا الزام ہے کہ بعد میں یہ مبینہ جبر چین سے باہر کینیڈا تک بھی پھیل گیا۔ لیڈر نے مزید دعویٰ کیا کہ ایسے متعدد واقعات دستاویزی شکل میں موجود ہیں جن میں مبینہ طور پر چینی ریاستی عناصر نے کینیڈین سیاست دانوں کو فالون گونگ کی حمایت سے روکنے کی کوشش کی۔ رپورٹ میں نیویارک میں قائم چینی کلاسیکی رقص کی کمپنی شین یون پرفارمنگ آرٹس سے متعلق مبینہ چینی مداخلت کا بھی ذکر کیا گیا۔ کمپنی کے فنکار فالون گونگ کی مشق کرتے ہیں اور ادارے کے مطابق اس کا مقصد روایتی چینی ثقافت کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ دی ایپوک ٹائمز کے مطابق شین یون کی متعدد پرفارمنسز کو بم کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا جنہیں پولیس نے بعد میں فرضی دھمکیاں قرار دیا۔ رواں سال مارچ کے آخر اور اپریل کے اوائل میں بم کی دھمکیوں کے باعث ٹورنٹو کے فورسیزنز سینٹر فار دی پرفارمنگ آرٹس میں ہونے والی پرفارمنسز منسوخ کر دی گئی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق پولیس نے دھمکی آمیز ای میل کے لیے استعمال ہونے والے ذریعے کو چین میں موجود ایک فون نمبر تک ٹریس کیا تھا۔ اسی ای میل ایڈریس سے وینکوور کے کوئین الزبتھ تھیٹر کو بھی بم کی دھمکیاں دیے جانے کی اطلاع ہے۔

احتجاجی مارچ سے قبل عمران خان کے اہل خانہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کے بیٹے قاسم خان نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے خاندان کے کئی افراد، جن میں ان کی پھوپھیاں اور کزنز شامل ہیں، کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور ان کے ٹھکانے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ یہ الزامات پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کی جانب سے 27 ستمبر کو کیے جانے والے احتجاجی مارچ سے چند دن قبل سامنے آئے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹس کے ایک سلسلے میں قاسم نے الزام لگایا کہ حکام نے ان کی پھوپھیوں، ڈاکٹر عظمیٰ اور نورین، اور کزنز، شیر شاہ اور شہرز کو ان کی رہائش گاہوں میں داخل ہو کر گرفتار کر لیا ہے۔ قاسم نے کہا، "یہ شرمناک ہے۔ اب میری پھوپھیوں، ڈاکٹر عظمیٰ اور نورین، کے ساتھ ساتھ میرے کزنز شیر شاہ اور شہرز کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے۔" انہوں نے الزام لگایا، "انہوں نے میری پھوپھیوں اور کزنز کے گھروں میں زبردستی داخل ہو کر انہیں بغیر کسی وضاحت کے گاڑیوں میں بٹھا لیا۔ گرفتاری کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ اس بارے میں کوئی خبر جاری نہیں کی گئی کہ انہیں کہاں لے جایا گیا ہے۔ قاسم نے ان مبینہ گرفتاریوں کو مجرمانہ رویہ قرار دیا اور اس صورتحال پر عالمی توجہ مبذول کرانے کا مطالبہ بھی کیا۔ دریں اثنا، ایکس اور پوسٹ میں سابق وزیر اعظم کے بیٹے نے بتایا کہ شہرز کے دو بچے، جن کی عمریں چار اور چھ سال ہیں، ابتدائی طور پر لاپتہ ہو گئے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے تصدیق کی کہ وہ محفوظ ہیں، جبکہ یہ الزام بھی لگایا کہ دو دیگر کزنز، عظیم اور سکینہ، کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

پاکستان کے افغانستان کے اندر مبینہ دہشت گرد ٹھکانوں پر فضائی حملے

اسلام آباد: اطلاعات کے مطابق، پاکستان نے پیر کی صبح سویرے افغانستان کے اندر عسکریت پسندوں کے مبینہ ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے۔ پاکستانی سیکیورٹی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اس کارروائی میں پاک فضائیہ کے طیاروں اور بغیر پائلٹ کے لڑاکا طیاروں کا استعمال کیا گیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق، یہ حملے افغانستان کے مشرقی صوبے کنڑ کے ضلع نورگل کے علاقے پٹانگ میں صبح 4 بجے سے 4 بج کر 45 منٹ کے درمیان کیے گئے۔ نقصانات اور ہلاکتوں کی حتمی تفصیلات ابھی واضح نہیں ہیں، تاہم ابتدائی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کارروائی میں کم از کم تین افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ سیکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کارروائی میں عسکریت پسندوں کے مبینہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا، جن میں تحریکِ طالبان پاکستان (TTP) اور بلوچستان لبریشن آرمی (BLA) سے وابستہ عناصر شامل ہیں۔ اہداف اور ہلاکتوں سے متعلق ان دعووں کی فوری طور پر آزادانہ تصدیق نہیں کی جا سکی۔ یہ مبینہ حملے ایسے وقت میں کیے گئے ہیں جب اسلام آباد اور کابل کے درمیان تعلقات میں شدید کشیدگی پائی جاتی ہے؛ پاکستان مسلسل طالبان حکام پر یہ الزام عائد کرتا رہا ہے کہ وہ افغان سرزمین سے پاکستان مخالف عسکریت پسند گروہوں کو کارروائیاں کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ طالبان حکومت نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ کشیدگی میں حالیہ اضافہ 18 ستمبر کو پاکستان کے شہر کوہاٹ میں ہونے والے ایک مہلک خودکش حملے کے بعد ہوا ہے، جس میں کم از کم 16 افراد ہلاک اور 57 زخمی ہوئے تھے۔ پاکستانی حکام نے عسکریت پسندی میں حالیہ اضافے کو افغان سرحد پار موجود ٹھکانوں سے کارروائیاں کرنے والے گروہوں سے منسوب کیا ہے، جبکہ ٹی ٹی پی نے کوہاٹ حملے کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

طالبان نے کنڑ اور پکتیکا میں پاکستانی فضائی حملوں کی 'جنگی جرم' کے طور پر مذمت کی

طالبان کے مرکزی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے افغانستان کے مشرقی صوبوں کنڑ اور پکتیکا میں پاکستان کے حالیہ فضائی حملوں کی مذمت کی

کابل: طالبان کے مرکزی ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے افغانستان کے مشرقی صوبوں کنڑ اور پکتیکا میں پاکستان کے حالیہ فضائی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں جنگی جرم قرار دیا اور خبردار کیا کہ ان کا جواب ضرور دیا جائے گا۔ طالبان کی حکومت نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے افغان صوبوں کنڑ اور پکتیکا پر کیے گئے حملے کے نتیجے میں کم از کم تین افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ پیر کے روز ایکس پر جاری ایک بیان میں مجاہد نے پاکستان کی عسکری قیادت پر الزام عائد کیا کہ یہ حملے اسلام آباد کی بڑھتی ہوئی داخلی سیکیورٹی ناکامیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ حملوں میں افغان علاقے اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا گیا، اور مزید کہا کہ طالبان افغانستان کی خودمختاری کی ان بار بار ہونے والی خلاف ورزیوں کا جواب دیں گے۔ پاکستانی اور افغان حکام کے مطابق، پیر کی صبح پاکستانی فوجی طیاروں نے کنڑ، پکتیکا اور پکتیا کے صوبوں میں حملے کیے۔ پاکستان کا کہنا تھا کہ اس آپریشن میں تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اور جماعت الاحرار سے وابستہ عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا؛ اسلام آباد ان گروپوں پر پاکستان کے اندر حملے کرنے کا الزام عائد کرتا ہے۔ تاہم، طالبان حکام نے پاکستان کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ حملوں میں عسکریت پسندوں کے کیمپوں کے بجائے رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مقامی طالبان حکام کے مطابق، کنڑ اور پکتیکا میں ہونے والے حالیہ حملوں میں تین افراد ہلاک اور چار زخمی ہوئے، جبکہ حکام متاثرہ اضلاع میں جانی نقصان کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ حالیہ حملے پاکستان اور طالبان انتظامیہ کے درمیان سرحد پار بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں کیے گئے ہیں۔ اسلام آباد بارہا کابل پر الزام عائد کرتا رہا ہے کہ وہ افغان سرزمین سے کارروائیاں کرنے والے ٹی ٹی پی کے عسکریت پسندوں کو پناہ فراہم کر رہا ہے؛ طالبان ان الزامات کی تردید کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ پاکستان میں عسکریت پسندی ایک داخلی معاملہ ہے۔ اقوام متحدہ کے افغانستان میں امدادی مشن (یوناما) نے اس سے قبل مشرقی افغانستان میں پاکستانی فضائی حملوں کے نتیجے میں شہریوں کی ہلاکتوں کی تصدیق کی تھی اور تمام فریقین پر زور دیا تھا کہ وہ بین الاقوامی انسانی قوانین کی پاسداری کریں، جن میں فوجی کارروائیوں کے دوران امتیاز، تناسب اور احتیاط کے اصول شامل ہیں۔ چین سمیت خطے کے ممالک کی ثالثی کی کوششوں کے باوجود، 2026 کے اوائل سے کابل اور اسلام آباد کے تعلقات میں شدید بگاڑ آیا ہے۔ سرحدوں کی بندش، توپ خانے کے تبادلے اور بار بار ہونے والے فضائی حملوں نے دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سفارتی بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

پاکستان میں ۱۵ر لاکھ بچے آن لائن جنسی استحصال کا شکار

اسلام آباد: پاکستان میں ایک سال کے دوران تقریباً 15 لاکھ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 12 سے 17 سال عمر کے بچے ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال یا بدسلوکی کی کم از کم ایک شکل کا شکار ہوئے۔ یہ تعداد انٹرنیٹ استعمال کرنے والے اس عمر کے تقریباً ہر 16 میں سے ایک بچے کے برابر ہے۔ رپورٹ کے مطابق متاثرہ بچوں کو ناپسندیدہ جنسی پیغامات یا تصاویر، نجی تصاویر مانگنے، تصاویر بغیر اجازت شیئر کرنے، بلیک میلنگ اور جنسی نوعیت کی دھمکیوں جیسے خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے جعلی تصاویر اور ویڈیوز تیار کرنے کے بڑھتے خطرے کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ تحقیق کے مطابق تقریباً 85 فیصد واقعات میں استحصال کرنے والا شخص بچے کا جاننے والا تھا۔ بعض معاملات میں رابطہ آن لائن گیمز یا سوشل میڈیا پر دوستی سے شروع ہوا اور بعد میں تصاویر مانگنے، ملاقات پر دباؤ ڈالنے یا بلیک میلنگ تک پہنچ گیا۔ صورتحال کا ایک تشویشناک پہلو یہ ہے کہ 71 فیصد متاثرہ بچوں نے اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا، جبکہ سروے میں شامل کسی بچے نے پولیس، ہیلپ لائن یا سماجی کارکن جیسے رسمی ذرائع سے شکایت درج نہیں کرائی۔

حکومت کی جانب سے روزانہ 400 ملین ڈالر کے نقصان کی تنبیہ کے باوجود پاکستان میں احتجاج کی تیاریاں جاری

اسلام آباد: پاکستان کی حکومت نے مظاہرین پر سخت پابندیاں عائد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اسلام آباد کی جانب مارچ کرنے کی کوشش کرنے والوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹیں معیشت کو روزانہ تقریباً 400 ملین ڈالر کا نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں پیدا ہوئی ہے جب جماعتِ اسلامی اور عمران خان کی پاکستان تحریکِ انصاف کے الگ الگ مارچ دارالحکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ پاکستان کے وزیرِ اطلاعات عطاءاللہ تارڑ نے اتوار کو کہا کہ انتظامیہ، پولیس اور وزارتِ داخلہ کا موقف واضح ہے کہ خلل ڈالنے کے ارادے والے گروہوں کو دارالحکومت تک پہنچنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے کا حوالہ دیا جو سیاسی جماعتوں کو عوامی سڑکوں اور شہریوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالنے سے روکتا ہے۔ یہ تنبیہ 27 ستمبر کو پی ٹی آئی کے ملک گیر احتجاج اور اسلام آباد کی جانب مارچ سے قبل سامنے آئی ہے، جس کا مقصد پارٹی کے بانی عمران خان کی رہائی کا مطالبہ کرنا ہے جو اس وقت قید ہیں۔ دریں اثنا، جماعتِ اسلامی نے پیٹرولیم لیوی کے خلاف احتجاجی مہم شروع کر دی ہے اور وفاقی دارالحکومت کی جانب مارچ کا آغاز کر دیا ہے۔ پاکستان کے وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب نے الگ سے خبردار کیا کہ ہڑتالوں، دھرنوں، لانگ مارچ اور سڑکوں کی بندش سے پاکستان کی معیشت کو روزانہ تخمینہ شدہ 120 ارب روپے کا نقصان ہو سکتا ہے۔ پلاننگ کمیشن اور وزارتِ خزانہ کے تیار کردہ تخمینوں کے مطابق، سروسز سیکٹر (جس میں مالیاتی خدمات، مواصلات، ریٹیل، ٹرانسپورٹ، ہول سیل اور مہمان نوازی شامل ہیں) روزانہ کے نقصان میں تقریباً 86 ارب روپے کا حصہ ڈال سکتا ہے۔ صنعتی شعبے کو 25 ارب روپے اور زرعی شعبے کو 9 ارب روپے کا نقصان ہو سکتا ہے، جبکہ حکومت کو تقریباً 17 ارب روپے کے اضافی محصولات کے نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اورنگزیب نے کہا کہ یہ خلل ایسے وقت میں آئے گا جب کاروبار پہلے ہی زیادہ فریٹ (مال برداری) اور انشورنس کے اخراجات کے ساتھ ساتھ مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی سے جڑے سپلائی چین کے مسائل سے نمٹ رہے ہیں، جن میں آبنائے ہرمز اور باب المندب کے آس پاس پیدا ہونے والی رکاوٹیں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے آئی ٹی برآمدات پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بھی خبردار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان نے جولائی اور اگست کے دوران 811 ملین ڈالر کی آئی ٹی برآمدات ریکارڈ کیں، اور مزید کہا کہ ماضی میں سول نافرمانی کے واقعات کے دوران انٹرنیٹ کی بندش نے آئی ٹی برآمدات کو 80 فیصد تک متاثر کیا تھا۔

چین کی معیشت پر کمزور اندرونی طلب کا دباؤ برقرار

بیجنگ: چین کی معیشت کو کمزور اندرونی طلب، جائیداد کے شعبے میں مسلسل بحران اور صارفین کے محتاط رویے کے باعث دباؤ کا سامنا ہے، اگرچہ مضبوط برآمدات اور صنعتی پیداوار نے مجموعی معاشی سرگرمی کو کسی حد تک سہارا دیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رواں سال جنوری سے اگست کے دوران فکسڈ اثاثوں میں سرمایہ کاری گزشتہ سال کے مقابلے میں 2.7 فیصد کم ہوئی، جبکہ پہلے سات ماہ میں یہ کمی 7.6 فیصد تھی۔ پراپرٹی کے شعبے میں سرمایہ کاری تقریباً 20 فیصد گر گئی، جو چین کی معاشی بحالی کے لیے ایک بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اگست میں خوردہ فروخت گزشتہ سال کے مقابلے میں صرف 4.0 فیصد بڑھی، جو جولائی کی 6.0 فیصد شرح سے بھی کم رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومتی اقدامات کے باوجود گھریلو کھپت اور صارفین کا اعتماد اب بھی کمزور ہے۔ اس کے برعکس صنعتی پیداوار میں اگست کے دوران 2.5 فیصد اضافہ ہوا۔ لیتھیم آئن بیٹریوں، صنعتی روبوٹس اور تھری ڈی پرنٹنگ آلات کی پیداوار میں نمایاں تیزی دیکھی گئی، جبکہ بیرونی طلب اور برآمدات نے مینوفیکچرنگ کے شعبے کو مضبوط سہارا دیا۔ چین میں شہری بے روزگاری کی شرح بھی جولائی کے 2.5 فیصد سے بڑھ کر اگست میں 3.5 فیصد ہو گئی۔ ماہرین کے مطابق اندرونی کھپت اور سرمایہ کاری کی کمزوری برقرار رہنے کی صورت میں بیجنگ پر مزید معاشی اقدامات کرنے کا دباؤ بڑھ سکتا ہے، خصوصاً جب حکومت رواں سال 5.4 سے 5 فیصد کی شرح نمو کا ہدف حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ موجودہ اعداد و شمار چین کی معیشت میں واضح عدم توازن کی نشاندہی کرتے ہیں، جہاں برآمدات اور جدید صنعتی شعبے نسبتاً مضبوط ہیں۔

بنگلہ دیشی برآمد کنندگان علاقائی حریفوں سے پیچھے

بڑھتی لاگت نے مسابقتی برتری چھین لی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے برآمدی شعبے کو توانائی، مالیاتی اخراجات اور لاجسٹکس کی بڑھتی قیمتوں کے باعث شدید دباؤ کا سامنا ہے، جس کے نتیجے میں مقامی برآمد کنندگان کے لیے بھارت، ویتنام، چین اور دیگر علاقائی حریفوں سے قیمت اور بروقت ترسیل میں مقابلہ کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2025 میں بنگلہ دیش کی اشیائی برآمدات تقریباً 5 فیصد کم ہو کر 47.74 ارب ڈالر رہ گئیں۔ اس کے برعکس اسی عرصے میں ویتنام کی برآمدات میں 8.16 فیصد اور چین کی برآمدات میں 5.5 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ عالمی اشیائی تجارت 2.7 فیصد بڑھی۔ صنعتی حلقوں کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں پیداواری لاگت تقریباً 30 سے 40 فیصد بڑھ چکی ہے۔ بجلی، گیس، اجرت، شرح سود اور کرنسی کی قدر میں کمی نے اخراجات میں اضافہ کیا ہے، لیکن غیر ملکی خریدار اسی تناسب سے زیادہ قیمت ادا کرنے کو تیار نہیں۔ صرف ایک سے دو فیصد قیمت کا فرق بھی بڑے آرڈرز کو دوسرے ممالک منتقل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ توانائی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ فروری 2024 سے جون 2026 کے درمیان بجلی کا نرخ تقریباً 19 فیصد بڑھا، جبکہ نئی صنعتی گیس کنکشنز کے نرخ اپریل 2025 میں 33.3 فیصد بڑھائے گئے۔ دوسری جانب چٹاگرام بندرگاہ کے سروس چارجز میں اکتوبر 2025 کی نظرثانی کے بعد اوسطاً 41 فیصد اضافہ ہوا۔ برآمدی صنعت سے وابستہ افراد کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش پہلے ہی بھارت، ویتنام، پاکستان، سری لنکا اور انڈونیشیا کے ہاتھوں بعض آرڈرز کھو چکا ہے، خاص طور پر ایسے معاملات میں جہاں خریدار کم قیمت اور قابل اعتماد ترسیل کو ترجیح دیتے ہیں۔ بلند شرح سود، توانائی کی غیر یقینی فراہمی، بیوروکریسی، ہنرمند افرادی قوت کی کمی اور سست رفتار آٹومیشن بھی صورتحال کو مزید مشکل بنا رہی ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر برآمدی مسابقت میں کمی کا سلسلہ جاری رہا تو اس کے اثرات صرف کمپنیوں کے منافع تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ روزگار، سرمایہ کاری اور مجموعی معاشی نمو بھی متاثر

انسانی حقوق کے وکیل نے عمران خان کی بہن علیمہ خان کی حراست پر

اقوام متحدہ کے خصوصی طریقہ کار کے تحت "فوری شکایت" جمع کرائی

اسلام آباد: انسانی حقوق کے وکیل مائیکل پولک نے پیر کے روز اقوام متحدہ کے [illegible] ورکنگ گروپ آن آربیٹریری ڈیٹینشن (غیر قانونی حراست سے متعلق ورکنگ گروپ) اور اقوام متحدہ کے دیگر خصوصی طریقہ کار کے تحت پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی بہن علیمہ خان کی حراست پر ایک "فوری شکایت" جمع کرائی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں سیاسی سرگرمیوں اور اپنے بھائی کی حمایت کرنے کی پاداش میں غیر قانونی طور پر حراست میں لیا گیا ہے؛ واضح رہے کہ عمران خان اگست 2023 سے پاکستان میں قید ہیں۔ عوامی بین الاقوامی قانون، بین الاقوامی جرائم، انسانی حقوق، اسٹریٹجک قانونی چارہ جوئی اور سنگین فوجداری جرائم کے ماہر بیرسٹر پولک نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے یہ شکایت دوستوں اور اہل خانہ کی ہدایات پر دائر کی ہے۔ پوسٹ میں کہا گیا، دوستوں اور اہل خانہ کی ہدایات پر، میں نے عمران خان کی بہن محترمہ علیمہ خان کی حراست کے معاملے پر اقوام متحدہ کے [illegible] ورکنگ گروپ آن آربیٹریری ڈیٹینشن کو ایک فوری شکایت جمع کرائی ہے اور اس کی کاپی اظہارِ رائے، عقیدے اور اجتماع کی آزادی سے متعلق خصوصی نمائندوں کو بھی بھیجی ہے۔ 20 ستمبر 2026 کو محترمہ خان کو لاہور میں ان کے گھر کے قریب سے حراست میں لیا گیا تھا۔ حکام نے پہلے تو انہیں حراست میں لینے کا اعتراف کرنے سے انکار کیا تھا، لیکن اب انہوں نے بیان دیا ہے کہ انہیں پنجاب کے سخت گیر مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت حراست میں رکھا گیا ہے؛ یہ قانون حکام کو عدالت کی منظوری کے بغیر افراد کی حراست کا حکم دینے کا اختیار دیتا ہے۔ پولک نے مزید الزام لگایا کہ علیمہ خان کو عمران خان کی حمایت اور پاکستان میں جمہوریت کے لیے آواز اٹھانے کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں جمع کرائی گئی شکایت میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ ان کی حراست غیر قانونی اور من مانی پر مبنی تھی اور اس کا تعلق اظہارِ رائے، عقیدے اور اجتماع کی آزادی کے حقوق کے استعمال سے ہے۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا، یہ بات واضح ہے کہ محترمہ علیمہ خان کو اپنے بھائی کی حمایت اور پاکستان میں جمہوریت کے لیے آواز اٹھانے کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ ہم نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ ان کی حراست غیر قانونی اور من مانی ہے کیونکہ اس کی کوئی مناسب قانونی بنیاد نہیں ہے؛ یہ کارروائی اظہارِ رائے، عقیدے اور اجتماع کی آزادی کے حقوق کے استعمال کے نتیجے میں کی گئی ہے اور اس کا مقصد 27 ستمبر 2026 کو عمران خان کی حمایت میں منصوبہ بند جائز عوامی احتجاج کے لیے حمایت کو کمزور کرنا ہے۔ برطانوی بیرسٹر اور انسانی حقوق کے وکیل مائیکل پولاک نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی بہن علیمہ خان کی حراست کے خلاف اقوام متحدہ (UN) کے من مانی حراست سے متعلق ورکنگ گروپ کو ایک فوری شکایت جمع کرائی ہے۔ مائیکل پولاک کے مطابق، علیمہ خان کو اپنے بھائی عمران خان کی حمایت اور پاکستان میں جمہوریت کے لیے آواز اٹھانے کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ شکایت میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ ان کی حراست غیر قانونی، من مانی اور عمران خان کی حمایت میں ہونے والے مجوزہ عوامی احتجاج کو کمزور کرنے کی کوشش ہے

مال بردار ٹرانسپورٹرز کی جانب سے

حکومت کے ہاتھوں ٹرکوں کی ضبطی پر تشویش کا اظہار

اسلام آباد: چونکہ مظاہرین کو اسلام آباد پہنچنے سے روکنے کے لیے ایک بار پھر ان کی گاڑیاں استعمال کی جا رہی ہیں، اس لیے ٹرک مالکان کا کہنا ہے کہ حکومت کے اس اقدام نے نہ صرف معیشت کو جام کر دیا ہے بلکہ ان کے پہلے سے موجود مسائل کی فہرست میں بھی اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 4 لاکھ مال بردار گاڑیاں (جن میں آئل ٹینکرز اور منی ٹرک شامل نہیں) اس لاجسٹکس نیٹ ورک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں جو تمام بڑی صنعتوں کی ضروریات پوری کرتا ہے اور براہ راست و بالواسطہ ملازمتوں کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معیشت کا

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ء

اتر پردیش، بی جے پی کیلئے مشکل مرحلہ

ملک کی مختلف ریاستوں میں آئندہ سال کے اوائل تک اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان میں گجرات' گوا' پنجاب اور اتر پردیش بھی شامل ہیں۔ مختلف ریاستوں میں انتخابات کی اپنی اہمیت ہے تاہم اتر پردیش کے انتخابات بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور اس بار بھی ان کی اہمیت میں اضافہ ہی ہوا ہے کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اتر پردیش میں اس بار بی جے پی کیلئے صورتحال کچھ نہیں بلکہ زیادہ مشکل ہوتی نظر آرہی ہے۔ حالانکہ پارٹی قائدین کی جانب سے اس تعلق سے کوئی تبصرہ نہیں کیا جارہا ہے اور نہ ہی مشکل حالات کا اعتراف کیا جارہا ہے تاہم یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ پارٹی داخلی طور پر مشکلات پر غور ضرور کررہی ہے اور اسے تاحال اپنی مشکلات سے بچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے۔ پارٹی اس بار بھی فرقہ وارانہ کھیل کھیلنے کی منصوبہ بندی کررہی ہے تاہم کہا جارہا ہے کہ عوام میں فرقہ واریت کا زہر اس بار شائد بی جے پی کو وہ نتائج دلانے میں کامیاب نہیں ہو پائے گا جو ہمیشہ اسے ملتے رہی ہیں۔ بی جے پی ہر بار انتخابات سے قبل فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دیتی ہے۔ اصل مسائل کو عوام کی توجہ سے محو کردیا جاتا ہے اور پھر جذباتی نعروں کی بنیاد پر ووٹ حاصل کرلئے جاتے تھے۔ اس بار صورتحال بی جے پی کیلئے اس قدر آسان دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ خاص طور پر 2024 کے بعد بی جے پی کیلئے مشکلات میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ 2024 میں ہوئے پارلیمانی انتخابات میں بی جے پی کو جو شکست ہوئی ہے اس کی وجہ سے پارٹی کو مرکز میں اپنی اکثریت سے محروم ہونا پڑا تھا اور اسے مرکز میں اقتدار بچائے رکھنے حلیفوں پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔ اتر پردیش میں بی جے پی لوک سبھا نشستیں کم ہونا 2014 کے بعد سے تقریباً ناممکن سمجھا جارہا تھا تاہم 2024 نے حالات کو بدل کر رکھ دیا ہے اور سماجوادی پارٹی اور کانگریس اتحاد نے جو جیت حاصل کی تھی اس سے بی جے پی کی صفوں میں بے چینی پیدا ہونی لازمی تھی اور وہ ہوئی بھی ہے۔ پارٹی اس کا اعتراف کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اب جبکہ انتخابات کا وقت قریب آتا جارہا ہے تو پارٹی کو اس جانب توجہ دینے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں ہونے والی شکست کے بعد بی جے پی کو امید تھی کہ وہ حالات کو بہتر بننے اور اپنے حق میں موافق کرنے میں کامیاب ہوجائے گی۔ اسے اپنی فرقہ وارانہ سیاست پر کامل یقین تھا۔ تاہم سی جے پی کے قیام اور دہلی کے جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج نے بی جے پی کے منصوبوں کو مشکوک بنادیا ہے۔ بی جے پی نوجوانوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہوکر انہیں ورغلانے کا ریکارڈ رکھتی ہے۔ تاہم جنتر منتر کے احتجاج کے بعد نوجوانوں پر فرقہ پرستانہ سوچ کو مسلط کرنے کی کوششیں شائد اتنی کامیاب نہیں ہونگی جتنی بی جے پی کی جیت کیلئے ضروری ہے۔ نوجوانوں میں اب اپنے مستقبل اور کیریئر کے تعلق سے فکر پیدا ہوئی ہے۔ نوجوان اب یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ مرکز میں کس شخصیت کی حکومت ہے بلکہ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت ان کیلئے کیا کچھ کررہی ہے۔ ان کی تعلیم کیلئے حکومت کا منصوبہ کیا ہے۔ ان کی ملازمتوں کیلئے حکومت کے اقدامات کیا ہیں۔ نوجوانوں کے مستقبل کو تابناک بنانے حکومت کے پروگرامس کیا ہیں۔ یہ نوجوان حکومت سے سوال کررہے ہیں تاہم انہیں کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ پارلیمنٹ مانسون سشن میں کانگریس کی جانب سے لگاتار یہ مسئلہ اٹھایا گیا۔ وزیر داخلہ اور وزیر اعظم دونوں ہی ایوان میں حاضر نہیں ہوئے۔ اس سے بھی نوجوانوں میں یہی تاثر عام ہوگیا ہے کہ حکومت اب بھی سوال کا جواب دینے تیار نہیں ہے اور نہ ہی وہ نوجوانوں کے خلاف طاقت کے استعمال پر ہونے والے اعتراضات کو خاطر میں لانے تیار نظر آتی ہے۔ رام مندر میں چندہ اور چڑھاوا چوری کا مسئلہ بھی بی جے پی کیلئے انتخابات میں مشکل کا باعث بن سکتا ہے۔ سماجوادی پارٹی اس مسئلہ کو عوام سے رجوع کرتے ہوئے بی جے پی کے ہندوتوا ایجنڈہ کو کمزور کرنے کی حکمت عملی کے ساتھ کام کررہی ہے۔ بی جے پی اپنی مشکلات پر قابو پانے کیلئے کیا کچھ منصوبہ بندی کرتی ہے یہ ابھی کہا نہیں جاسکتا۔ تاہم یہ ضرور دکھائی دے رہا ہے کہ حالات بی جے پی کیلئے اس قدر آسان نہیں ہیں جتنا بی جے پی سمجھ رہی تھی۔ اسے اس بار شائد کوئی کرشمہ ہی عوامی ناراضگی سے بچاسکتا ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے یو پی آئی ادائیگیوں پر ٹیکس عائد کردیا گیا ہے۔ 2000 روپئے سے زائد کی ادائیگی پر تاجر کو 0.4 فیصد ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ حکومت کا دعوی ہے کہ اس سے گاہک پر کوئی اثر نہیں ہوگا بلکہ تاجر یہ ٹیکس ادا کرے گا۔ تاہم ملک کے عوام سمجھ رہے ہیں کہ تاجر کوئی عوام یا گاہک پر رحم نہیں کرے گا بلکہ وہ عوام سے ٹیکس وصول کریگا اور حکومت کو ادا کرے گا۔ یہ بھی اندیشے بے بنیاد نہیں ہیں کہ تاجر کو جو ٹیکس ادا کرنا ہوگا وہ اس سے زیادہ رقم گاہک سے وصول کرلے گا۔ اس طرح حکومت کے دعووں کے برخلاف جو مالی بوجھ ہوگا وہ عوام پر ہی عائد ہوگا۔ فیول پر بھی ایک حد تک ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس کے اثرات دوسری اشیاء کی قیمتوں پر بھی مرتب ہونگے۔ ملک کے عوام پہلے ہی بے تحاشہ مہنگائی سے متاثر ہیں اور ان کا گھریلو بجٹ درہم برہم ہے۔ ایسے میں اب عوام کو آئندہ مہینے سے یو پی آئی ادائیگیوں پر ٹیکس کے بعد مہنگائی کی تازہ مار کیلئے تیار رہنا پڑے گا بھلے ہی حکومت جھوٹی تسلیاں دیتی رہے۔

یو پی آئی ٹیکس سے امریکی کمپنیوں کو فائدہ

**مودی حکومت نے یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ سے اے ٹی ایم کمپنیوں کے شیرس یا حصص کیوں بڑھ رہے ہیں۔ یو پی آئی سے جڑی کمپنیوں کے شیروں کی قیمتوں میں اچھال کیوں آیا؟ کیا وہ تاجرین اور کاروباری بھی اس میں کود رہے ہیں جن سے یو پی آئی ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اسی ایک پیمانہ سے دیکھئے تو اس ٹیکس سے کون چپ کر بیٹھ گیا ہے۔ کون کود رہا ہے آپ کو دکھائی دے گا۔ یہ فیصلہ کس کیلئے لیا گیا ہے۔ ایتھنول کے وقت بھی آٹو موبائیل کمپنیوں سے کہا گیا کہ سامنے آئے E-20 کا خیر مقدم کیجئے کسی نے تنقید نہیں کی۔ اسی طرح سے جن کمپنیوں کے شیرس کے دام بڑھ گئے ہیں اس فیصلہ کا خیر مقدم کررہی ہیں۔ لوگ اسے بھی نوٹ کررہے ہیں اور ٹوئیٹر پر یو پی آئی ٹیکس نمبرون ٹرینڈ کررہا ہے۔ یو پی آئی کو لیکر جس طرح سے لمبی لمبی باتیں بنائی جارہی ہیں، جلیبی بنائی جارہی ہے اسی سے شک ہوجاتا ہے کہ دو ہزار سے زیادہ کے بل پر 0.4٪ ٹیکس یا فیس عائد کی گئی ہے اس کا معاملہ اتنا سا صاف ستھرا نہیں ہے۔ حکومت ابھی تک اس طرح برتاؤ کررہی تھی کہ یہ بڑے فائدہ کے قدم ہیں۔ فیصلے کے حامی ٹیکس عائد کرنے کو فائدہ سے جوڑنے میں مصروف ہیں۔ بی جے پی کے حامی بھی اس فیصلہ سے حیران ہیں۔ ان میں بھی ایسے لوگ ہیں جو سوال اٹھا رہے ہیں۔ یو پی آئی کے ڈھانچہ کو چلانے والی پبلک سیکٹر کی کمپنی NPCI کے مطابق ریلوے مواصلات، بیمہ اور ایندھن سے جڑے مرچنٹ سے ہر 2000 کے ٹرانزیکشن پر 5 روپئے چارج وصول کیا جائے گا۔ فلیٹ چارج کے طور پر کر۔ کیا بیمہ کمپنی اپنی جیب سے حکومت کو 5 روپئے دے گی یا عوام سے وصول کرے گی؟ عوام پر اگر بیمہ کمپنی لاد دے گی تو عوام اس کا کیا بگاڑ لے گی۔ فیڈریشن آف آل انڈیا پٹرولیم ٹریڈرس کے لیڈر منوج جنگل نے ہندو بزنس لائن سے کہا کہ اگر 5 روپئے کی فیس سے چھوٹ نہیں ملی تو ہم 2000 روپئے زیادہ کے یو پی آئی چارج نہیں لیں گے۔ ہمارے پاس پہلے سے بہت کم مارجن بچا ہے۔ 2017ء کے بعد سے مہنگائی میں اضافہ کے بعد اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ پٹرول ڈیلر کیلئے بہت مشکل ہیکہ ایسی کوئی فیس اپنی طرف سے ادا کرے۔ ان کا مطالبہ ہیکہ فیول کے ریٹیلر کو چھوٹ دی جائے۔ اب سارا پروپگنڈہ بے نقاب ہوگیا۔ خوب ماحول بنایا جارہا ہیکہ تاجرین سے 2000 کے ٹرانسیکشن پر 0.4٪ کا چارج لیا جائے گا۔ تین سو سے زیادہ کا نہیں ہوگا مگر ماحول نہیں بن پارہا ہے کیونکہ اس کے جواب میں اتنے سارے سوال ہیں جن کے جواب دینے کیلئے حکومت سامنے نہیں آرہی ہے۔ بات اس کی نہیں کہ جو پیسہ لیا جارہا ہے وہ کتنا ہے بلکہ بات اس کی ہے کہ جو پیسہ لیا جارہا ہے اس کا بڑا حصہ کس کے پاس جائے گا اور کس کے دباؤ میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ کیا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا۔ حکومت کے اس فیصلہ کی مذمت میں سب سے بڑی بات یہی ہے کہ امریکی کمپنیوں کے دباؤ میں مودی حکومت جھک گئی۔ اس طرح کی رپورٹس جاری کی جارہی ہے کہ یو پی آئی کے مفت ہونے سے امریکہ کی کارڈ کمپنیوں کو نقصان ہورہا ہے کیونکہ وہ اپنی خدمات مفت نہیں دے سکتی۔ اس وجہ سے ہندوستان کے عوام انہیں چھوڑ کر یو پی آئی پر شفٹ ہوگئی۔ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کاڈ کا استعمال گھٹ گیا۔ اب یو پی آئی پر فیس لگے گی تو ہندوستان کے عوام کہاں جائیں گے۔ اس بارے میں راہول گاندھی مودی جی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ امریکہ کے سامنے نہ جھکیں، اپنے گھٹنے نہ ٹیکیں اور یو پی آئی ٹیکس کو واپس لیں۔ راہول گاندھی کا الزام ہیکہ یو پی آئی سے جڑے تاجرین پر چارج لگا کر ٹیکس لگا کر مودی سرکار نے امریکہ کے سامنے سر جھکادیا۔ یو ایس ٹریڈ ڈیل کی طرح ہی Comprimesed PM مودی ایک بار پھر امریکی دباؤ کے سامنے سرینڈر کررہے ہیں۔ آر ایس ایس سے جڑے سدیشی جاگرن منچ نے بھی مانگ کی ہے کہ اس فیصلہ پر حکومت از سر نو غور کرے۔ یہ خانہ پری ہے یا سودیشی جاگرن منچ واقعی اپنی مانگ کو لیکر سنجیدہ ہے۔ راہول گاندھی نے کہا کہ یو پی آئی ٹیکس واپس لیا جائے۔ پہلے اس سوال کا جواب دیا جائے کہ کیا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا ہے۔ اگر امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا فیصلہ ہے تو اس سے بڑی بدبختی اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اقتصادی معاملوں کو ملک کے مفاد میں اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ امریکہ کے دباؤ میں حکومت اس طرح کا فیصلہ کیسے کرسکتی ہے۔ یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کے فیصلہ کے حامیوں نے جلیبی بناتے بناتے لکھا پے منٹ سسٹم کو قومی سلامتی سے جوڑ دیا لیکن اس سوال کا جواب کون دے گا کہ ہندوستان میں یو پی آئی سے جو ادائیگیاں ہوتی ہیں اس کے مارکٹ میں 86 فیصد قبضہ امریکہ کی دو کمپنیوں کا ہے۔ گوگل پے اور والمارٹ کی کمپنی PhonePe کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے میڈیا اڈوائزر پنکج پچوری نے ایک چارٹ ٹوئیٹ کیا ہے کہ امریکہ کی دو کمپنیاں یو پی آئی کا 86 فیصد حصہ پروسس کرتی ہیں۔ ذرا سوچئے کون یو پی آئی میں بدلاؤ کرنا چاہتا ہے اور کون ان کی بات مان رہا ہے۔ پنکج کا سوال ہے۔ یہی مودی حکومت این جی او کے چندہ کو سونگھتے رہتی ہے کہ بیرونی

ممالک سے فنڈ کسی این جی او کو نہ مل جائے اور یہاں جس یو پی آئی پے منٹ سسٹم کے تحت 82.29 لاکھ کروڑ روپئے کا لین دین ہورہا ہے۔ 2450 کروڑ کا Transaction ہورہا ہے۔ اس ٹرانسیکشن 26.14 لاکھ کروڑ کا لین دین فون پے سے ہورہا ہے۔ دوسرے نمبر پر ہے گوگل پے جس کے ذریعہ اگست کے ماہ میں 10 لاکھ کروڑ سے زائد کا لین دین ہوا۔ اس میں پے ٹی ایم کا حصہ بہت معمولی نظر آتا ہے۔ دو لاکھ کروڑ کا فائدہ امریکہ کی دو کمپنیوں کو ہی ہونے والا ہے یہ کیسے ہوگیا۔ یو پی آئی کے آپ سارے سرکاری دعوؤں کو پلٹ کر دیکھئے ایسا محسوس ہوگا کہ پوری طرح ہندوستانی ہے۔ ہندوستانیوں کیلئے ہے۔ یو پی آئی کو قوم پرست ادارہ کی شکل میں پیش کیا گیا لیکن آپ کو یہ سوال پوچھنا چاہئے کہ اس پلیٹ فارم پر اس سسٹم پر امریکہ کی دو کمپنیوں کا 86 فیصد سے زیادہ قبضہ کیسے ہوگیا ہے۔ ہندوستانی کمپنیوں کی مارکٹ میں کوئی حیثیت نظر نہیں آتی۔ جو ہندوستانی کمپنیاں پہلے سے ہی وہیں گوگل پے اور فون پے کے سامنے کچھ نہیں اور اب حکومت کہانی بنارہی ہے۔ بہتر ہوتا حکومت سامنے آتی۔ وزیر فینانس پریس کانفرنس کرتی اور ایک دو گھنٹے کیلئے گودی میڈیا کہیں سے ہمت کرلیتا۔ یو پی آئی ٹیکس لگانے سے جڑے یہ سارے سوال پوچھ لیتا لیکن جب سے یہ معاملہ چل رہا ہے وزیر فینانس نے پریس کانفرنس نہیں کی۔ ہاں ایک پوسٹر وزارت فینانس پوسٹ کئے جارہا ہے۔ اس کا مطلب ہیکہ یو پی آئی پر فیس لگے گی تو ہندوستان کے عوام کہاں جائیں گے۔ اس بارے میں راہول گاندھی مودی جی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ امریکہ کے سامنے نہ جھکیں، اپنے گھٹنے نہ ٹیکیں اور یو پی آئی ٹیکس کو واپس لیں۔ راہول گاندھی کا الزام ہیکہ یو پی آئی سے جڑے تاجرین پر چارج لگا کر ٹیکس لگا کر مودی سرکار نے امریکہ کے سامنے سر جھکادیا۔ یو ایس ٹریڈ ڈیل کی طرح ہی Comprimesed PM مودی ایک بار پھر امریکی دباؤ کے سامنے سرینڈر کررہے ہیں۔ آر ایس ایس سے جڑے سدیشی جاگرن منچ نے بھی مانگ کی ہے کہ اس فیصلہ پر حکومت از سر نو غور کرے۔ یہ خانہ پری ہے یا سودیشی جاگرن منچ واقعی اپنی مانگ کو لیکر سنجیدہ ہے۔ راہول گاندھی نے کہا کہ یو پی آئی ٹیکس واپس لیا جائے۔ پہلے اس سوال کا جواب دیا جائے کہ کیا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا ہے۔ اگر امریکہ کے دباؤ میں لیا گیا فیصلہ ہے تو اس سے بڑی بدبختی اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اقتصادی معاملوں کو ملک کے مفاد میں اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ امریکہ کے دباؤ میں حکومت اس طرح کا فیصلہ کیسے کرسکتی ہے۔ یو پی آئی پر ٹیکس لگانے کے فیصلہ کے حامیوں نے جلیبی بناتے بناتے لکھا پے منٹ سسٹم کو قومی سلامتی سے جوڑ دیا لیکن اس سوال کا جواب کون دے گا کہ ہندوستان میں یو پی آئی سے جو ادائیگیاں ہوتی ہیں اس کے مارکٹ میں 86 فیصد قبضہ امریکہ کی دو کمپنیوں کا ہے۔ گوگل پے اور والمارٹ کی کمپنی PhonePe کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے میڈیا اڈوائزر پنکج پچوری نے ایک چارٹ ٹوئیٹ کیا ہے کہ امریکہ کی دو کمپنیاں یو پی آئی کا 86 فیصد حصہ پروسس کرتی ہیں۔ ذرا سوچئے کون یو پی آئی میں بدلاؤ کرنا چاہتا ہے اور کون ان کی بات مان رہا ہے۔ پنکج کا سوال ہے۔ یہی مودی حکومت این جی او کے چندہ کو سونگھتے رہتی ہے کہ بیرونی

سوالوں سے بھرے اس فیصلہ کو لیکر حکومت کے پاس ایک چارٹ کے علاوہ یا اس سے زیادہ کوئی جواب نہیں۔ اب چلتے ہیں آئی پی ایس آفیسر بشریٰ بانو کی طرف۔ کیا ان کا تبادلہ اس لئے کردیا گیا کہ انہوں نے یو پی ایس سی کی تیاری کرنے والے طلبہ کا حوصلہ بڑھانے کیلئے ایک ویڈیو بنایا اور اس ویڈیو میں طلبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے السلام علیکم کہہ دیا۔ بات چیت کے دوران انشاء اللہ اور آخر میں جزاک اللہ کہہ دیا۔ ایکس پر ہندوتوا کی پہچان والے کئی ہینڈلس سے اس طرح کے دعوے کئے جارہے ہیں کہ ان کی مہم چلانے کے بعد ہی بشریٰ بانو کا تبادلہ کیا گیا۔ مغربی بنگال کی حکومت کو جواب دنیا ہے کہ کیا ٹرول کی وجہ سے ایک نوجوان آئی پی ایس عہدیدار بشریٰ بانو کا تبادلہ کردیا گیا کیونکہ ان کے ہی دعوؤں کے بعد یہ بحث چل پڑی ہے کہ بشریٰ کا تبادلہ کس وجہ سے ہوا؟ کیا یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہندو لیگل فنڈ اس کی شکایت کرتا ہے اور مغربی بنگال کی حکومت ان کے دعوؤں کے مطابق کھڑک پور کی پولیس عہدیدار آئی پی ایس بشریٰ بانو کا تبادلہ کردیتی ہے۔ دوسری طرف میدھا روپم آئی اے ایس ہیں ٹوئیڈا کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، 25 سال کی آکرتی چودھری کو غیر قانونی طریقہ سے گرفتار کیا گیا جیل میں رکھنے کیلئے فرضی بنیاد پر آکرتی چودھری پر این ایس اے عائد کیا گیا۔ این ایس اے لگانے کا فیصلہ ضلع مجسٹریٹ کا ہوتا ہے۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے جسٹس اتل سریدھرن اور جسٹس اچل سچدیوانے اپنے فیصلہ میں کہا کہ اس معاملہ میں گوتم بدھ نگر کی ضلع مجسٹریٹ کے رول کی مذمت کی جانی چاہئے۔ انہوں نے اس کی جانچ نہیں کی کہ NSA لگانے کے حق میں صحیح ہے یا نہیں۔ ایسا کرنے کیلئے کوئی معقول وجہ بھی نہیں تھی۔ ایسے ثبوت وشواہد نہیں تھے جسے دیکھ کر کہا جائے کہ آکرتی نے ٹوئیڈا میں تشدد بھڑکانے کا کام کیا۔ اس لئے آکرتی کو ہرجانہ ادا کرنے کیلئے ٹوئیڈا کی ڈی ایم میدھا روپم پر جرمانہ لگایا جانا بہتر ہوگا اور ان کے سرویس ریکارڈ میں عدالت کی یہ ناراضگی درج کردینی چاہئے۔ آئی اے ایس عہدیدار میدھا روپم چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی بیٹی ہیں۔ ان کے خلاف الہ آباد ہائیکورٹ کے دو ججس کی بنچ کا جو فیصلہ ہے اسے پڑھنے کے بعد کسی بھی حکومت کو ان کا تبادلہ کردینا چاہئے تھا۔ تبادلہ سے پہلے معطل کردینا چاہئے تھا۔ عدالت کہہ رہی ہیکہ ضلعی مجسٹریٹ نے غیر قانونی طور سے 25 سال کی آکرتی کو گرفتار کیا بناء کسی ٹھوس ثبوت کے NSA لگادیا تو ایسے ضلعی مجسٹریٹ کو فوری معطل کیوں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تبادلہ تک نہیں کیا گیا ہائیکورٹ نے حکم دیا کہ ان کی تنخواہ سے 5 لاکھ روپئے نکال کر معاوضہ ادا کیا جانا چاہئے۔ میدھا روپم نے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ ابھی سماعت نہیں ہوئی۔ یو پی حکومت نے آئی اے ایس میدھا روپم کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی؟ لیکن بشریٰ بانو کے خلاف کارروائی کی گئی۔

□□□

روش کمار

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

جنگاؤں میں جلسہ سیرت النبیؐ اور انعامات کی تقسیم کا انعقاد

جمعیت علماء ہند شاخ ضلع جنگاؤں کے زیر اہتمام آج ضلع مستقر جنگاؤں کے گایتری گارڈن میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ و تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز حافظ محمد خواجہ مستنیر الدین متعلم مدرسہ فیض العلوم کی تلاوت کلام پاک اور محمد خواجہ مفیض الدین سہیل کی نعت سے ہوا۔ جلسے کی صدارت مولانا محمد عبدالرحمن سہیلی، صدر جمعیت علماء جنگاؤں اور سرپرستی حضرت مولانا محمد عبدالحفیظ قاسمی، سرپرست جمعیت علماء جنگاؤں نے کی، جبکہ نگرانی نے کی۔ ماہ ربیع الاول میں اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلبا وطالبات کو سیرت نبوی ﷺ سے واقفیت کے لیے منعقدہ سیرت کوئز تحریری مقابلوں میں کامیابی حاصل کرنے والے 270 طلبہ وطالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس بابرکت محفل میں جنگاؤں کے مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جلسے میں حافظ پیر خلیق احمد صابر، ریاستی جنرل سکری

حکومتی نمائندوں کی شرکت کا ایک اور اہم پہلو نئی نسل پر اس کا نفسیاتی اثر ہے۔ نوجوان جب دیکھتے ہیں کہ ان کے ملک کے وزرا عوامی نمائندے اور انتظامی ذمہ دار اردو کے کسی پروگرام میں شریک ہیں، اس زبان کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور اس کے ادبی و تہذیبی سرمائے کو اہمیت دیتے ہیں تو ان کے ذہن میں زبان کے بارے میں ایک مثبت سماجی تصور پیدا ہوتا ہے۔ زبان صرف اس وقت زندہ نہیں رہتی جب اسے پڑھایا جائے وہ اس وقت بھی مضبوط ہوتی ہے جب معاشرہ اسے وقار، افادیت اور اظہار کے قابل ذریعہ سمجھتا ہے۔ یہاں میڈیا کا کردار بھی بنیادی ہے۔ کسی اردو تقریب میں کسی اہم حکومتی شخصیت کی شرکت عموماً اخبارات، ٹیلی ویژن، ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارم اور سوشل میڈیا میں خبر بنتی ہے۔ یوں اردو کے بارے میں ہونے والی گفتگو اردو کے روایتی قارئین سے نکل کر ان لوگوں تک بھی پہنچ سکتی ہے جو براہِ راست اردو کی ادبی محفلوں میں شریک نہیں ہوتے۔

اردو کے فروغ کے لیے وسیع تر مکالمے کی ضرورت

اسلم رحمانی

ہندوستان میں اردو کا معاملہ محض ایک زبان کے فروغ یا زوال کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ملک کی تہذیبی تاریخ، اجتماعی حافظے اور مشترکہ معاشرتی تجربے سے جڑا ہوا موضوع ہے۔ اردو کو آج تعلیمی، ادارہ جاتی اور معاشرتی سطح پر متعدد مسائل کا سامنا ضرور ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی کشش اور معنویت ختم نہیں ہوئی۔ اس کا سب سے روشن ثبوت یہ ہے کہ ملک کے مختلف طبقات میں آج بھی اردو کے لیے احترام موجود ہے اور وقتاً فوقتاً قومی سطح کی اہم شخصیات بھی اس کی تہذیبی قدر و قیمت کا اعتراف کرتی ہیں۔ 17 ستمبر 2026 کو قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے اشتراک سے نئی دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں 'بھارت ایکسپریس اردو' کے تیسرے نیشنل کانکلیو 'بزم صحافت' میں مرکزی وزیر برائے اقلیتی و پارلیمانی امور کرین رجیجو کی شرکت اور خطاب اسی سلسلے کی ایک قابلِ ذکر مثال ہے۔ انہوں نے اردو کو کسی مخصوص مذہب یا طبقے کی زبان تسلیم کرنے کے بجائے اسے ہندوستان کی اپنی مٹی سے پیدا ہونے والی ہندوستانی زبان قرار دیا اور اسے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کی ایک اہم علامت بتایا۔ ان کا یہ کہنا کہ بعض لوگ اردو کو پاکستان سے جوڑتے ہیں، حالاں کہ تقسیم کے بعد لوگ سرحد پار گئے، زبان کی پیدائش ہندوستانی سرزمین پر ہوئی، اردو کی تاریخی شناخت کے بارے میں ایک واضح نقطۂ نظر پیش کرتا ہے۔ زبانوں کی تاریخ دراصل انسانی اختلاط کی تاریخ ہوتی ہے۔ کوئی زبان محض سیاسی نقشے پر کھینچی ہوئی لکیر کی پابند نہیں ہوتی۔ وہ صدیوں کے میل جول، معاشرتی روابط، تجارت، ہجرت، ادبی تخلیق اور روزمرہ زندگی کے تجربات سے تشکیل پاتی ہے۔ اردو کی تاریخ بھی ہندوستان کے اسی تہذیبی تعامل سے عبارت ہے۔ اس لیے اردو کو ہندوستانی تہذیب کے تناظر میں دیکھنا اس کے تاریخی وجود کو ایک وسیع تر پس منظر میں سمجھنے کے مترادف ہے۔ کرین رجیجو کے خطاب کا دوسرا اہم پہلو اردو کو محدود سماجی دائرے سے نکال کر عام انسان تک پہنچانے کی خواہش تھی۔ انہوں نے اس تصور کی طرف اشارہ کیا کہ اردو کو کبھی دربار، شاعروں یا مخصوص تعلیم یافتہ طبقے سے وابستہ سمجھا گیا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اردو انسانی جذبات اور روزمرہ احساسات کے اظہار کی ایک نہایت مؤثر زبان ہے۔ یہی نکتہ اردو کے مستقبل کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کسی زبان کی زندگی صرف اس کے کلاسیکی سرمائے سے متعین نہیں ہوتی۔ غالب، میر، اقبال، فیض اور دوسرے بڑے شعرا و ادبا کا سرمایہ اپنی جگہ اردو کی عظیم شناخت ہے، مگر ہر زندہ زبان کو نئی نسل کے نئے سوالات، نئے ذرائع اور نئے اسالیبِ اظہار کے ساتھ بھی قدم ملا کر چلنا پڑتا ہے۔ اردو کے سامنے بھی اصل چیلنج یہی ہے کہ اس کے شاندار ماضی کو عصرِ حاضر کی ضرورتوں سے کس طرح مربوط کیا جائے۔ مرکزی وزیر نے اردو کی شائستگی، تہذیب اور حسنِ اظہار کا ذکر بھی کیا۔ ان کا یہ کہنا کہ اردو بولنے والوں کے انداز میں ایک خاص شائستگی محسوس ہوتی ہے، دراصل اردو کی تہذیبی روایت کی طرف اشارہ ہے۔ اس زبان نے صرف خیالات کو الفاظ نہیں دیے بلکہ انسانی جذبات کے اظہار کے لیے ایک ایسا اسلوب پیدا کیا جس میں محبت، احترام، غم، ہمسرت، تہذیب اور تعلق کی مختلف کیفیتیں نہایت لطافت کے ساتھ بیان ہوتی ہیں۔ اردو کی مقبولیت کا ایک بڑا میدان ہندوستانی سنیما اور موسیقی بھی رہا ہے۔ کرین رجیجو نے پرانے فلمی گیتوں میں اردو کے خوب صورت الفاظ کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے ساحر لدھیانوی اور نوشاد جیسے ناموں کو یاد کیا۔ یہ حوالہ اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ اردو کا اثر صرف اردو پڑھنے اور لکھنے والوں تک محدود نہیں رہا؛ اس نے ہندوستانی عوامی ثقافت کے ایسے حصے تشکیل دیے جن سے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ بھی جذباتی طور پر وابستہ ہیں۔ آج صورت حال بدل چکی ہے۔ نئی نسل کا بڑا حصہ کتاب سے زیادہ موبائل اسکرین پر وقت گزارتا ہے۔ فیس بک، انسٹاگرام، یوٹیوب، پوڈکاسٹ اور دوسرے ڈیجیٹل ذرائع نے ابلاغ کے انداز کو بدل دیا ہے۔ چنانچہ اردو کے فروغ کی حکمت عملی بھی نئے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ اگر اردو کا خوب صورت ادبی سرمایہ جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل تعلیم، مختصر ویڈیوز، آڈیو مواد اور نوجوانوں کے تخلیقی رجحانات سے مربوط کیا جائے تو زبان کے لیے نئے قارئین اور نئے سامعین پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ کرین رجیجو کا نوجوانوں سے یہ کہنا کہ اگر محبت کرنی ہے تو اردو سیکھنی چاہیے، بظاہر ایک دل چسپ اور ہلکا جملہ ہے، لیکن اس میں اردو کے فروغ کا ایک اہم نفسیاتی پہلو پوشیدہ ہے۔ نئی نسل کو کسی زبان سے جوڑنے کے لیے صرف نصاب، امتحان اور سرکاری احکامات کافی نہیں ہوتے؛ زبان کو زندگی، جذبات، تفریح اور تخلیقی اظہار سے بھی جوڑنا پڑتا ہے۔ اردو کی شیرینی کو نوجوانوں کے موجودہ ثقافتی ذوق سے مربوط کرنا اسی سمت ایک مؤثر قدم ہو سکتا ہے۔

اردو زبان و ادب سے متعلق منعقد ہونے والی محفلیں عموماً مشاعرے، ادبی نشستیں، سیمینار، کانفرنسیں، کتابوں کی رونمائی، صحافتی اجلاس اور علمی مذاکرے تک محدود رہتی ہیں۔ ان پروگراموں کی اپنی ادبی و علمی اہمیت ہے، لیکن اگر اردو کے فروغ کو ایک وسیع تر سماجی عمل کے طور پر دیکھا جائے تو ان محفلوں میں حکومتی نمائندوں، منتخب عوامی نمائندوں، انتظامی افسران اور مختلف سرکاری اداروں سے وابستہ ذمہ دار شخصیات کی شرکت بھی ایک بامعنی روایت بن سکتی ہے۔ اس کا تعلق کسی سیاسی وابستگی سے نہیں بلکہ اس حقیقت سے ہے کہ زبان معاشرے کی مشترکہ میراث ہوتی ہے اور اس کے فروغ میں سماج کے مختلف طبقات کی شرکت اس کے دائرۂ اثر کو وسیع کرتی ہے۔ حکومتی نمائندے کسی اردو تقریب میں شریک ہوتے ہیں تو اس شرکت کا ایک اہم پہلو علامتی اعتراف ہوتا ہے۔ ایک وزیر، رکنِ پارلیمان، رکنِ اسمبلی یا اعلیٰ سرکاری عہدیدار جب کسی اردو ادبی تقریب کے اسٹیج پر آ کر اردو کی تاریخی، تہذیبی یا علمی اہمیت پر گفتگو کرتا ہے تو اس سے یہ پیغام جاتا ہے کہ اردو محض کسی محدود ادبی حلقے کی سرگرمی نہیں، بلکہ وسیع تر ہندوستانی معاشرے کے ثقافتی منظرنامے کا حصہ ہے۔ اس طرح زبان کے گرد موجود سماجی دائرہ وسیع ہوتا ہے اور مختلف طبقات کے درمیان اس کے بارے میں براہِ راست مکالمے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ یہ پہلو اس وقت مزید اہم ہو جاتا ہے جب حکومتی شخصیات اردو کے بارے میں اپنی بات خود اپنے الفاظ میں کہتی ہیں۔ کسی سرکاری دستاویز یا رسمی حکم کے مقابلے میں عوامی اجتماع میں ایک ذمہ دار شخصیت کا زبان کی اہمیت پر اظہارِ خیال زیادہ وسیع سماجی اثر پیدا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر جب ایسی شخصیت اردو کو ہندوستان کی تاریخ، تہذیب، موسیقی، سنیما، صحافت یا روزمرہ معاشرت کے تناظر میں بیان کرے تو اردو کا تعارف محض ایک نصابی مضمون یا ادبی روایت کے طور پر نہیں رہتا بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں سے مربوط ہو جاتا ہے۔ اردو سے متعلق تقاریب میں حکومتی نمائندوں کی شرکت کا دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ اردو کے مسائل براہِ راست ذمہ دار طبقات تک پہنچ سکتے ہیں۔ ان محفلوں میں عام طور پر اردو کے فروغ، تعلیم، نصاب، روزگار، اشاعت، ترجمہ، صحافت، ڈیجیٹل وسائل اور ادارہ جاتی ضرورتوں پر گفتگو ہوتی ہے۔ اگر متعلقہ محکموں یا منتخب اداروں کے نمائندے وہاں موجود ہوں تو یہ گفتگو محض ادبی اظہار تک محدود نہیں رہتی بلکہ متعلقہ پالیسی سازوں تک بھی پہنچتی ہے۔ اس سے ضروری نہیں کہ ہر تجویز فوری طور پر عملی شکل اختیار کرے، لیکن کم از کم مسئلے اور پالیسی کے درمیان ایک براہِ راست رابطہ ضرور قائم ہوتا ہے۔ زبان کے فروغ کے لیے سماجی قبولیت اور ادارہ جاتی تعاون دونوں ضروری ہیں۔ صرف حکومت کسی زبان کو زندہ نہیں رکھ سکتی اور صرف ادبی حلقے بھی زبان کے تمام تقاضے پورے نہیں کر سکتے۔ حکومت ادارے، وسائل اور پالیسی فراہم کر سکتی ہے، تعلیمی ادارے تحقیق اور تدریس کو آگے بڑھا سکتے ہیں، صحافت اساتذہ کی ضرورت، کتابوں کی اشاعت، مخطوطات کے تحفظ، ڈیجیٹلائزیشن، ترجمے، اردو صحافت، تحقیقی منصوبوں اور نئی ٹیکنالوجی میں اردو کے استعمال جیسے موضوعات پر اگر متعلقہ نمائندوں کے سامنے سنجیدہ اور اعداد و شواہد پر مبنی گفتگو ہو تو مستقبل میں ادارہ جاتی تعاون کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ یہاں ایک بنیادی اصول پیشِ نظر رہنا چاہیے: دعوت صرف پروٹوکول کے لیے نہیں، مکالمے کے لیے ہو۔ اگر کسی وزیر یا سرکاری نمائندے کو مدعو کیا جائے تو انہیں اردو کے مسائل اور امکانات سے واقف کرانے کے لیے مختصر دستاویز، اعداد و شمار یا تجاویز بھی فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اس طرح تقریب محض تقریروں کا مجموعہ نہیں رہتی بلکہ ایک تعمیری رابطے کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اسی طرح حکومتی نمائندوں کی شرکت کو کسی ایک سیاسی جماعت یا طبقے تک محدود رکھنے کے بجائے مختلف شعبوں اور مختلف عوامی نمائندگی رکھنے والی شخصیات کے لیے کھلا رکھا جائے تو اردو کے فروغ کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکتا ہے۔ زبان کسی ایک سیاسی شناخت کی ملکیت نہیں ہوتی؛ وہ معاشرے کی مشترکہ تہذیبی دولت ہوتی ہے۔ اس لیے اردو کے حوالے سے مکالمہ بھی وسیع، غیر جانب دار اور علمی بنیادوں پر ہونا زیادہ مفید ہے۔ اردو کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی محفلیں صرف ماضی کی عظمت بیان کرنے تک محدود نہ رہیں۔ جب حکومتی نمائندے ان پروگراموں میں شریک ہوں تو ان کے سامنے اردو کے مستقبل کا سوال بھی رکھا جائے۔ نئی نسل کے لیے اردو کیسے پرکشش بنے؟ ڈیجیٹل دنیا میں اردو کا دائرہ کیسے وسیع ہو؟ اعلیٰ تعلیم اور تحقیق میں اردو کے مواقع کیسے بڑھیں؟ ترجمے کے ذریعے اردو کا علمی سرمایہ دوسری زبانوں اور دوسری زبانوں کا علمی سرمایہ اردو تک کیسے پہنچے؟ اردو صحافت کو نئے ذرائع ابلاغ سے کیسے جوڑا جائے؟ ایسے سوالات زبان کے فروغ کو جذباتی گفتگو سے نکال کر عملی منصوبہ بندی کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ درحقیقت زبان کا مستقبل صرف اس کے ماضی کے شاندار تذکروں میں پوشیدہ نہیں ہوتا۔ مستقبل اس وقت تشکیل پاتا ہے جب زبان اپنے عہد کے اداروں، ٹیکنالوجی، تعلیم، معیشت، میڈیا اور نوجوان نسل کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرتی ہے۔ حکومتی نمائندوں کی اردو کی محفلوں میں شرکت اسی تعلق کی ایک کڑی بن سکتی ہے۔ لہٰذا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کہ اردو کے بارے میں گفتگو اردو کے دائرے سے نکل کر ہندوستان کے وسیع تر سماجی اور قومی مکالمے کا حصہ بنے۔ جب زبان پر بات کرنے والے صرف زبان کے اہل نہ ہوں بلکہ معاشرے کے مختلف ذمہ دار طبقات بھی اس گفتگو میں شریک ہوں، تو زبان کے امکانات بھی وسیع ہوتے ہیں اور اس کی معنویت بھی زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ اردو کے بارے میں کرین رجیجو کا حالیہ بیان اسی اعتبار سے قابلِ توجہ اور خوش آئند ہے۔ اس میں اردو کے تاریخی پس منظر، ہندوستانی تہذیب سے اس کے تعلق، اس کی عوامی وسعت اور نئی نسل سے اس کے رشتے چاروں پہلو ایک ساتھ سامنے آتے ہیں۔ اس بیان کو محض ایک تقریب کی تقریر سمجھ کر نظر انداز کرنے کے بجائے اردو کے وسیع تر مستقبل کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ اردو کو مستقبل کی زبان بنانے کے لیے کسی مصنوعی تحفظ کی نہیں، وسیع تر استعمال کی ضرورت ہے۔ اسکول اور یونیورسٹی، صحافت اور تحقیق، سنیما اور موسیقی، ترجمہ اور ٹیکنالوجی، کتاب اور ڈیجیٹل میڈیا ہر میدان اردو کے لیے نئے امکانات رکھتا ہے۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ اردو اپنے کلاسیکی حسن کو برقرار رکھتے ہوئے نئے عہد کی زبان بھی بنے۔ زبان کی زندگی کا راز شاید یہی ہے کہ وہ اپنے ماضی کو محفوظ رکھتے ہوئے مستقبل سے مکالمہ کرتی رہے۔ اردو نے ہندوستان کے تہذیبی سفر میں صدیوں تک مختلف نسلوں، علاقوں اور معاشرتی طبقات کے درمیان اظہار کا وسیلہ بن کر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ آج بھی اس کے سامنے امکانات کا ایک وسیع افق موجود ہے۔ کرین رجیجو کا خطاب اسی امکان کی طرف ایک خوش آئند اشارہ ہے۔ اگر اردو کو اس کی تاریخی حقیقت، ادبی عظمت اور تہذیبی وسعت کے ساتھ نئی نسل کے جدید ذوق سے جوڑ دیا جائے تو یہ زبان صرف اپنے ماضی کی یادگار نہیں رہے گی، بلکہ ہندوستان کے آئندہ تہذیبی منظرنامے میں بھی اپنی مؤثر آواز برقرار رکھے گی۔

غزلہ

جنت سی چاندنی کی پناہوں میں آ گئے
فرصت ملی تو آپ کی باں ہوں میں آ گئے

ان سے کہا جو آپ تو سب سے حسین ہیں
زہرہ جبیں کی ہم بھی نگاہوں میں آ گئے

خواب و خیال میں بھی جو آیا نہیں کبھی
اس گم شدہ حیات کی راہوں میں آ گئے

ہم نے تو جان کی طرح رکھا سنبھال کر
پھر کس طرح حریف کی آیوں میں آ گئے

تھوڑا بھی مسکرانے کی مہلت نہیں ہے اب
وہ درد زندگی کے کراہوں میں آ گئے

ان وحشتوں کے درمیاں راقم ہمیں لگا
دشت طلب کے چشم براہوں میں آ گئے

عمران راقم

اویسی مسلمانوں کو بھڑکاتے اور تقسیم کرتے ہیں: شاہی امام پنجاب

مطیع الرحمن عزیز

شاہی امام پنجاب مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی کا ایک بیان آج کل سوشل میڈیا پر کافی گردش کر رہا ہے، جس میں انہوں نے کہا کہ ہمارے قوم کے نام نہاد لیڈر اویسی جیسے لوگ مسلمانوں کو صرف بھڑکاتے اور مشتعل کرتے ہیں، مگر کبھی مسلم مسائل پر وہ آگے بڑھ کر نہیں آتے۔ مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی نے کہا کہ ملک میں کئی مسجدیں شہید کی گئیں مگر اویسی کبھی دہلی کے جنتر منتر پر دھرنے پر بیٹھنے نہیں پہنچے، مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی نے کہا کہ اویسی کو ووٹ تو چاہئے مسلمانوں کے دوسرے مضبوط مسلمان ایم پی، ایم ایل کو ہرانے کیلئے اور انہیں تقسیم کر کے کمزور کرنے کیلئے، لیکن مسلمانوں کے کسی مسائل پر کام کرتے ہوئے اویسی کو نہیں دیکھا گیا، شاہی امام پنجاب مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی غالباً اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ حیدرآباد میں درجنوں مساجد مسمار کی گئیں مگر اویسی کبھی ایک لفظ نہیں بولے، حیدرآباد اور تلنگانہ میں سیکڑوں آثار قدیمہ اور وقف کی مسجدیں تالہ بند ہیں مگر انہیں کھلوانے کی کوشش کبھی نہیں کی گئی، اس کے علاوہ ملک کے کئی بے گناہ نامور ہستیاں جیسے شرجیل امام، عمر خالد اور خود ان کے شہر حیدرآباد سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر نوہیرا شیخ وغیرہ جیسے لوگ جیلوں میں بلا خطا قصور کے بند ہیں مگر اویسی ایک بیرسٹر ہونے کے باوجود کبھی اس ناانصافی پر عدالت نہیں پہنچے اور انہیں آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہوئے دکھائی نہیں دئے، بلکہ اس سے دو چار قدم دور کی بات کریں تو اویسی کے ہی شہر سے تعلق رکھنے والی خاتون تاجرہ کو خود اویسی ہی جیل کرا کے ان کی جائیداد یں نیلام کرنے اور اپنے سودی بینک کو پروان چڑھانے کیلئے ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی سود سے پاک تجارت اور کمپنی کو بند کرانے کی تگ و دو میں پیش پیش ہیں۔ شاہی امام پنجاب مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی کی بات صداقت سے لبریز ہے کہ اویسی بھڑکانے اور مشتعل کرنے کیلئے مسلم مسائل کو اپنی تقریروں میں بیان ضرور کرتے ہیں مگر کسی معاملے پر عملی جامہ پہناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ شاہی امام پنجاب مولانا عثمان رحمانی لدھیانوی کے اس بات میں کتنی صداقت ہے، آج اس مضمون پر اسی موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ پنجاب کے شاہی امام مولانا محمد عثمان رحمانی لدھیانوی سے منسوب جو بیان ان دنوں سوشل میڈیا پر زیر گردش ہے، جس میں اسدالدین اویسی کی سیاست اور مسلمانوں کے مسائل پر ان کے طرز عمل پر سخت سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ بیان میں بنیادی اعتراض یہ بتایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے بعض مسائل کو اپنی سیاسی تقریروں میں نمایاں کرنے اور جذباتی ماحول پیدا کرنے کے بجائے ان مسائل کے حل کے لیے عملی سیاسی و قانونی جدوجہد بھی سامنے آنی چاہیے۔ واقعی یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے: کیا صرف تقریر، احتجاجی بیان اور سیاسی جذبات مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لیے کافی ہیں؟ سیاسی رہنماؤں سے یہ توقع فطری ہے کہ وہ پارلیمنٹ، عدالت، انتظامیہ، متعلقہ وزارتوں اور دیگر آئینی اداروں کے ذریعے بھی اپنے دعووں اور مطالبات کو آگے بڑھائیں۔ کسی بھی سیاسی جماعت یا رہنما کی کارکردگی کا جائزہ صرف تقریروں سے نہیں بلکہ اس کے پارلیمانی ریکارڈ، قانونی اقدامات، عوامی نمائندگی، تحریری مطالبات اور عملی سیاسی سرگرمیوں کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے، جو کہ اسد اویسی کے حق میں بالکل دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اویسی ایک طویل عرصے سے مسلمانوں، اقلیتوں، شہریت، مساجد، وقف املاک اور دیگر موضوعات پر پارلیمانی و عوامی سطح پر اظہار خیال کرتے رہے ہیں۔ اس لیے ان کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے "صرف تقریریں کیں اور کبھی کوئی عملی اقدام نہیں کیا" ایک ایسا دعویٰ ہے جس کے لیے مخصوص اور قابل تصدیق شواہد پیش کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کسی رہنما پر یہ الزام لگایا جائے کہ وہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر تقسیم کر کے کسی پوشیدہ سیاسی حلیف کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اس دعوے کے لیے الدین اویسی کے حرکات شواہدات کے لئے کافی ہیں، سابق وزیر اعلیٰ دہلی اروند کجریوال کی پریس کانفرنس جس میں انہوں نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ "امت شاہ کے قریبی اور گجرات کے مشہور وکیل یتن اوجھا جو اکبر الدین اویسی اور امت شاہ کے درمیان رات کے تین بجے خفیہ میٹنگ میں موجود تھے، نے بتایا کہ امت شاہ اور اکبر الدین اویسی کے درمیان اس بات پر معاہدہ طے پایا کہ اویسی اور ان کی پارٹی ایم آئی ایم ہر اس جگہ پر اپنے امیدوار اتارے گی جہاں مسلمانوں اور اقلیتوں کے ووٹ نتیجہ خیز اور فیصلہ کن ہوتے ہیں، بات چیت میں طے پایا کہ اشتعال انگیز باتیں کر کے نفرتی ماحول کو گرم کرنا ہے اور اپنی تقاریر میں ان باتوں کا بار بار ذکر کرنا ہے جو امت شاہ کے دفتر سے ان تک پہنچائی جائے گی۔ اس کے علاوہ ایک سنجیدہ سوال بھی ضرور زیر بحث آ سکتا ہے کہ کیا مذہبی یا سیاسی جذبات کو ابھارنے والی تقاریر مسلم معاشرے کو متحد کرتی ہیں یا سیاسی تقسیم میں اضافہ کرتی ہیں؟ اس سوال کا جواب نعروں سے نہیں بلکہ انتخابی نتائج، سیاسی اتحاد، پارلیمانی کارروائی، قانونی جدوجہد اور زمینی سطح پر عوامی مسائل کے حل سے تلاش کیا جانا چاہیے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خود شاہی امام مولانا محمد عثمان رحمانی لدھیانوی کی عملی سرگرمیوں کے متعدد اخباری حوالہ جات موجود ہیں۔ 2020ء میں نائب شاہی امام کی حیثیت سے انہوں نے پنجاب کے اعلیٰ پولیس و انتظامی افسران سے ملاقات کر کے مذہبی بنیاد پر موصول ہونے والی شکایات ان کے سامنے پیش کی تھیں۔ بعد میں سیلاب متاثرین کے لیے جامع مسجد لدھیانہ اور احرار فاؤنڈیشن کی امدادی سرگرمیوں کا بھی ذکر سامنے آیا۔ اس پس منظر میں اصل بحث کسی ایک شخص کو اچھا یا برا قرار دینے کے بجائے یہ ہونی چاہیے کہ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے تقریر، پارلیمانی سیاست، عدالتی جدوجہد، انتظامی رابطہ اور زمینی خدمت میں ان سب میں سے کون سے راستے اختیار کیے جا رہے ہیں اور ان کے نتائج کیا ہیں؟ ایم آئی ایم سربراہ اسدالدین اویسی پر اشتعال انگیز تقریر کرنے کا الزام بہت پرانا ہے، مشہور آئی پی ایس ٹیچر اودھ اوجھا اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ اویسی مسلمانوں کے لئے کسی طرح سے فائدہ بخش نہیں ہیں، ہاں البتہ اپنے خفیہ دوست بھارتیہ جنتا پارٹی کیلئے اویسی فائدہ بخش مانے جاتے ہیں، اویسی بظاہر مسلمانوں کی حمایت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے اشتعال انگیز تقریروں سے وہ غیر مسلم ہندو برادری بھارتیہ جنتا پارٹی کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جاتے ہیں جو ابھی تک سیکولر اور بھائی چارہ میں یقین رکھتے تھے۔ اس بات کے شواہد اور ثبوت کیلئے اکبر الدین اویسی کا ہندو دیوی دیوتاؤں کے خلاف اشتعال انگیز بات برسہا برس بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی دوست تنظیم آر ایس ایس نے ہندو برادری کو دکھا کر اپنی جماعت میں شامل کرنے کا کام کیا، سونے پر سہاگا تب اور بڑھ جاتا ہے جب اکبر الدین اویسی کی اشتعال انگیز تقریر "پندرہ منٹ پولس ہٹا دو" کو آج بھی ہر بی جے پی حمایتی شخص اپنی موبائل میں رکھ کر لوگوں کو دکھاتے ہیں اور سیکولر پسند ہندو عوام کو اپنے ساتھ شامل کرتے ہیں، "پندرہ منٹ پولس ہٹا دو" اکبر الدین اویسی کی تقریر کو دکھا کر آر ایس ایس اور اس کی حمایتی تنظیمیں ہندو نوجوانوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ "دیکھو ابھی یہ لوگ چند ایم ایل اے اور ایک ایم پی ہیں، کل کو جب یہ لوگ دس بیس کی تعداد میں ہوں گے تو ملک سے تمہارا نام و نشان مٹ جائے گا" مسلمانوں کو محض جذباتی نعروں یا سیاسی تقریروں کے بجائے ایسے سیاسی و سماجی طرز عمل کی ضرورت ہے جس میں اختلاف رائے کے باوجود اتحاد، آئینی جدوجہد، قانونی راستہ، تعلیم، معاشی استحکام اور عملی خدمت کو اہمیت حاصل ہو۔ کسی بھی رہنما کے بارے میں فیصلہ اس کی تقریروں کے ساتھ ساتھ اس کے دستاویزی سیاسی و عملی ریکارڈ کو دیکھ کر کیا جانا چاہیے۔ یہی معیار اویسی پر بھی لاگو ہوتا ہے اور ان کے ناقدین پر بھی۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اویسی کے ممبر پارلیمنٹ حلقہ میں 9 کروڑ روپے سرکار کی طرف سے ترقیاتی کام کرنے کو ملے تھے، مگر میڈیا رپورٹ کے مطابق اویسی اپنی تقریروں اور الیکشن ریلیوں میں اس قدر مست ہیں اور اشتعال انگیزی پھیلانے میں مصروف ہیں کہ عوام کی سہولت کیلئے ایک کروڑ روپے کا بھی کام ان کے فنڈ سے نہیں ہو سکا۔ لہٰذا مولانا محمد عثمان رحمانی لدھیانوی کی باتوں کو مزید تقویت ملتی ہے کہ حقیقت میں اویسی اشتعال انگیز تقریر کرتے ہیں، مسلمانوں کو اشتعال دلا کر تقسیم کا کام کرتے ہیں مگر جس کمیونٹی سے آتے ہیں ان کے لئے کام کرنے کی اویسی کے اندر دلچسپی ہرگز منظر عام پر دیکھی نہیں جا رہی ہے۔

مودی جی اور بی جے پی کا دوہرا پن۔۔

محمد ریاض احمد

ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں گزشتہ 12 برسوں سے جو کچھ ہو رہا ہے اس بارے میں سب جانتے ہیں۔ خاص طور پر مودی جی کے وعدوں اور دعوؤں کے بارے میں عوام بالخصوص نوجوان اچھی طرح جان چکے ہیں۔ ان کے خیال میں مودی جی نے 2014 کے عام انتخابات کی انتخابی مہم میں جتنے وعدے کئے وہ وفا نہ ہو سکے اور اقتدار میں آنے کے بعد جو دعوے کئے وہ کھوکھلے ثابت ہوئے۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی ان کی بہن پریینکا گاندھی اور دیگر اپوزیشن قائدین نے اس کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ مودی جی اور ان کے بھکتوں کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ وہ اپنی ہر ناکامی کیلئے خود کو ذمہ دار قرار دینے کی بجائے ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ذمہ دار قرار دینے لگتے ہیں اور کانگریس یا یو پی اے حکومت کے ہر اچھے قدم کی مخالفت میں تمام سرحدیں عبور کر دیتے ہیں، مثال کے طور پر نریندر مودی جب گجرات کے وزیر اعلیٰ یا چیف منسٹر تھے تب انہوں نے جی ایس ٹی کی شدت سے مخالفت کی تھی اور ایک بحیثیت ملک کے وزیر اعظم مودی، جی ایس ٹی کا خیر مقدم کرنے لگے ہیں۔ مودی جی نے چیف منسٹر گجرات کے عہدہ پر فائز رہتے ہوئے لوک پال کا خیر مقدم کیا تھا لیکن وزیر اعظم بننے کے بعد مودی نے لوک پال کو نظر انداز کر دیا۔ اس طرح مودی نے چیف منسٹر رہتے ہوئے بیرونی راست سرمایہ کاری کی مخالفت کی تھی اور عہدہ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے بیرونی راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی تائید و حمایت شروع کر دی۔ آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ مودی جی چیف منسٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے آدھار کارڈ کی مخالفت پر اتر آئے تھے لیکن وزیر اعظم کے طور پر انہوں نے آدھار کارڈ کا نہ صرف خیر مقدم کیا بلکہ اسے بینک اکاؤنٹ و ووٹر شناختی کارڈ اور دوسری اہم دستاویزات سے جوڑنے یا منسلک کرنے کو یقینی بنایا۔ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کانگریس کی زیر قیادت یو پی اے حکومت نے دیہی علاقوں میں بیروزگاری دور کرنے MGNREGA شروع کیا اور منریگا سے دیہی علاقوں کے بیروزگار مرد و خواتین کو کافی فائدہ ہوا لیکن گجرات کے عہدہ چیف منسٹری پر فائز رہتے ہوئے مودی جی نے منریگا کی مخالفت کو اولین ترجیح دی لیکن وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہوتے ہی MGNREGA کی تائید و حمایت کی۔ سونیا گاندھی، راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی جیسے کانگریسی قائدین نے فوائد کی راست منتقلی یعنی Direct Benefit Transler اسکیم کی پرزور تائید و حمایت کرتے ہوئے اسے نہ صرف متعارف کروایا بلکہ اس پر کامیابی سے عمل آوری بھی کی لیکن جس وقت مودی چیف منسٹر تھے انہوں نے DBT ڈائرکٹر بینیفٹ ٹرانسفر کی مخالفت کی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم بننے کے بعد وہ اسی اسکیم کا خیر مقدم کرتے نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں 65-72 روپے فی لیٹر ہوا کرتی تھی اگر پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں ایک دو روپے اضافہ کیا جاتا تو مودی اسے کانگریس حکومت کی بڑی ناکامی سے تعبیر کرتے لیکن آج خود ہمارے شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پٹرول کی قیمت 115 اور ڈیزل کی قیمت 103 ہے اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کے باوجود مودی جی بے بس و مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ش

ہندوستان-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے ۲۰ر اکتوبر کو نافذ ہوگا: پیوش گوئل

بھارت روس پر امریکی پابندیوں کے قانون کا جائزہ لے گا: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) 20 اکتوبر سے نافذ العمل ہوگا۔ ایف ٹی اے کو حال ہی میں نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں مضبوط دو طرفہ حمایت حاصل ہوئی، 93 قانون سازوں نے حق میں اور 26 نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ وزیر تجارت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، دونوں ممالک کے لیے ایک وجے۔ انڈیا-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے 20 اکتوبر 2026 کو وجے دشمی کے موقع پر نافذ ہو رہا ہے۔ ایک انٹرویو میں، نیوزی لینڈ کے وزیر تجارت اور سرمایہ کاری، ٹوڈ میکلے نے کہا کہ بھارت-نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ اگلے مہینے کے اندر نافذ ہونے کی امید ہے۔ اگلا مرحلہ یہ ہے کہ ہم اس پر قانون میں دستخط کریں گے اور ہندوستان کے ساتھ سفارتی نوٹوں کا تبادلہ کریں گے جب وہ ایسا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ پھر اس معاہدے کو نافذ کرنے کے لیے گھڑی ٹکٹکتی ہے، میک کلے نے کہا تھا کہ مجھے لگتا ہے کہ ہم اگلے مہینے کے اندر اس کی توقع کر سکتے ہیں۔ 27 اپریل کو نئی دہلی میں دستخط کیے گئے، یہ معاہدہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات، چمڑے اور جوتے، انجینئرنگ کے سامان، فارماسیوٹیکل، زراعت، اور پراسیسڈ فوڈ پر ڈوٹلڈ ٹرمپ کی جانب سے 18 ستمبر کو لنڈسے اوگرا ہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ) روس اور ایران پر پابندیوں کا قانون) پر دستخط کرنے کے بعد سامنے آئے۔ یہ قانون سازی روس پر پابندیوں کا دائرہ کار وسیع کرتی ہے اور امریکی صدر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ان ممالک پر 100 فیصد تک ٹیرف (محصولات) عائد کر سکیں جو روسی توانائی کی بڑی مقدار میں خریداری جاری رکھتے ہیں۔ 100 فیصد ٹیرف کوئی خودکار ڈیوٹی نہیں ہے، بلکہ یہ زیادہ سے زیادہ ٹیرف کی شرح ہے جسے امریکی صدر نئے قانون کے تحت عائد کر سکتے ہیں۔ یہ قانون سازی بھارت کیلئے اہم ہے کیونکہ یہ ملک روسی خام تیل کا ایک بڑا درآمد کنندہ ہے۔ اس کے علاوہ، بھارت اور امریکہ دوطرفہ تجارتی معاہدے کیلئے بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں اور دونوں فریقین اس معاہدے کے سلسلے میں باقاعدہ رابطے میں ہیں۔ توقع ہے کہ پیوش گوئل اس ماہ کے آخر میں ملواکی میں ہونے والے جی۔20 وزرائے تجارت کے اجلاس کے دوران امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر کے ساتھ دوطرفہ بات چیت بھی کریں گے۔ اس معاہدے کے تحت نیوزی لینڈ، ہندوستان سے ہونے والی ۱۰۰ فیصد برآمدات کو اپنی منڈی میں کسٹم ڈیوٹی (ٹیرف) کے بغیر رسائی فراہم کرے گا۔ اس اقدام سے ہندوستان کے ٹیکسٹائل، ملبوسات، چمڑے، جوتوں، انجینئرنگ مصنوعات، جواہرات و زیورات اور تیار شدہ غذائی اشیا (پروسیسڈ فوڈ) جیسے محنت طلب شعبوں میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ معاہدے کے تحت ایک نیا ویزا متعارف کرایا گیا ہے، جس کے ذریعے ہر سال ۵ ہزار ہنرمند ہندوستانیوں کو نیوزی لینڈ میں ۳ سال تک کام کرنے کا موقع ملے گا، بالخصوص انجینئرنگ، صحت اور تعلیم کے شعبوں میں۔

بھارت کی اقتصادی ترقی تبھی حقیقی تبدیلی لائے گی

جب اس کا فائدہ کارکنوں اور کمپنیوں دونوں کو ملے: ناگیشورن

نئی دہلی: چیف اکنامک ایڈوائزر (سی ای اے) (وی انتھا ناگیشورن نے کہا ہے کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی اسی وقت حقیقی اور بامعنی تبدیلی میں تبدیل ہو سکتی ہے جب اس کے فوائد کارکنوں اور کمپنیوں کے درمیان منصفانہ طور پر تقسیم ہوں۔ انہوں نے کہا کہ انصاف یا منصفانہ حصہ داری کسی پر احسان نہیں بلکہ صحت مند اور پائیدار مارکیٹ اکانومی کے لیے ضروری شرط ہے۔ یہ بات ناگیشورن نے یہاں اے آئی ایم اے کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا، ''ترقی ملک کو اسی وقت بدلتی ہے جب اس کا فائدہ ایمانداری کے ساتھ ان لوگوں کے درمیان تقسیم ہو جو کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کے درمیان جو سرمایہ لگاتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ منصفانہ حصہ داری کی بحث کو کارکنوں اور کاروباری اداروں کے درمیان انتخاب کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق دونوں ایک ہی اقتصادی نظام کا حصہ ہیں۔ سرمایہ لگانے والوں کو مناسب منافع حاصل کرنے کا حق ہے، لیکن کارکنوں کو بھی اپنے کام سے پیدا ہونے والی خوشحالی میں بامعنی حصہ ملنا چاہیے۔ ناگیشورن نے کہا کہ منصفانہ رویہ کسی قسم کی خیرات نہیں ہے۔ ایک پائیدار مارکیٹ اس وقت قائم رہ سکتی ہے جب صارفین کے پاس اتنی قوتِ خرید ہو کہ وہ کاروباری اداروں کی تیار کردہ اشیا اور خدمات خرید سکیں۔ ان کے بقول، ''ایک صحت مند مارکیٹ کو ایسے صارفین کی ضرورت ہوتی ہے جو خریداری کی استطاعت رکھتے ہوں اور آخر کار یہ صارفین کسی نہ کسی ادارے کے کارکن ہی ہوتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ سرمایہ مناسب منافع کا مستحق ہے، لیکن اس منافع کو حاصل کرنے کا ایک درست طریقہ بھی ہے اور ایسا طریقہ بھی جو آخر کار خود کاروبار کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اجرتوں کو کم رکھا جائے، سپلائرز کو ادائیگی میں تاخیر کی جائے اور اس فرق کو منافع کے طور پر اپنے پاس رکھا جائے تو یہ طرزِ عمل طویل مدت میں نقصان دہ ہوگا۔ یہ نظام اس وقت تک چل سکتا ہے جب تک صارفین کی بچت ختم نہیں ہو جاتی۔ ان کے مطابق منافع حاصل کرنے کا بہتر راستہ حقیقی لاگت کو کم کرنا ہے اور اس سلسلے میں حکومتوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ حکومت کے کردار پر بات کرتے ہوئے ناگیشورن نے کہا کہ حکومت کو سستی بجلی، مناسب قیمت پر زمین اور کاروباری اداروں کے لیے آسان ضابطے فراہم کرنے چاہئیں تاکہ کاروبار کرنے کی لاگت کم ہو سکے۔

ہندوستان میں اقتصادی ترقی کا اگلا دور بے مثال ہو سکتا ہے

ٹاٹا سنز کے چیئرمین این چندرشیکھرن نے کہا ہے کہ ہندوستان اقتصادی ترقی کے ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے

چنئی: ٹاٹا سنز کے چیئرمین این چندرشیکھرن نے کہا ہے کہ ہندوستان اقتصادی ترقی کے ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے جو اس کی تاریخ اور دنیا کے کسی بھی دوسرے حصے کے مقابلے میں ''بے مثال'' ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ٹیکنالوجی اور ریگولیٹری تبدیلیاں عالمی معیشت کو تیزی سے تبدیل کر رہی ہیں، لیکن ان تبدیلیوں کے ساتھ نئے مواقع بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ سائی یونیورسٹی کی کانووکیشن تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے چندرشیکھرن نے کہا کہ یونیورسٹی سے فارغ ہونے والے طلبہ ایک ایسی دنیا میں قدم رکھ رہے ہیں جہاں عالمی معیشت، ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، ضابطوں اور دیگر شعبوں میں تیزی سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ ان کے مطابق اے آئی آنے والے برسوں میں ایسے نئے شعبوں اور مواقع کو جنم دے سکتی ہے جن کا آج تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی کی وجہ سے ملازمتیں ختم ہونے کے امکانات پر دنیا بھر میں بحث ہو رہی ہے، لیکن دوسری طرف یہی ٹیکنالوجی نئے شعبوں اور روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ ''دنیا امکانات سے بھری ہوئی ہے'' اور ممکن ہے کہ آج سے پانچ سال بعد ایسے کئی شعبے وجود میں آ چکے ہوں جو اس وقت موجود ہی نہیں ہیں، حتیٰ کہ ان کے نام یا اصطلاحات سے بھی لوگ آج واقف نہ ہوں۔ چندرشیکھرن نے کہا کہ ہندوستان اس وقت ''بہت مضبوط پوزیشن'' میں ہے اور ملک میں اقتصادی ترقی کا ایسا دور آ سکتا ہے جو ہندوستان کی اپنی تاریخ میں بھی بے مثال ہو اور دنیا کے دیگر حصوں کے مقابلے میں بھی غیر معمولی ہو۔ ان کے مطابق یہ ترقی کئی دہائیوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلبہ کو ''دوڑ کی دوڑ'' کے انداز میں بیک وقت طویل مدتی اور قلیل مدتی اہداف پر کام کرنے کا مشورہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مستقبل کے بڑے مقاصد کی طرف بڑھتے ہوئے مختصر مدت کی کامیابیوں پر بھی توجہ دینی چاہیے تاکہ رفتار برقرار رہے۔ چندرشیکھرن نے طلبہ کو مسلسل تیاری کرتے رہنے اور ناکامیوں یا مشکلات سے حوصلہ نہ ہارنے کی تلقین کی۔

باجرہ اور دیگر موٹے اناج کو خوراک اور

زراعت کے مرکزی دھارے میں واپس لایا جائے: منوج سنہا

جموں: جموں وکشمیر کے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ باجرہ اور دیگر موٹے اناج کو ہندوستانی خوراک اور زراعت کے مرکزی دھارے میں دوبارہ لانے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق یہ روایتی فصلیں موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے والی زراعت کو مضبوط بنانے، کسانوں کی آمدنی بہتر کرنے اور صحت مند و پائیدار غذائی نظام کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ شیرِ کشمیر یونیورسٹی آف ایگریکلچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی میں ''صحت کے لیے موٹے اناج: صحت مند ماحولیاتی نظام، موسمیاتی تبدیلی سے مقابلہ کرنے والی زراعت اور پائیدار غذائی نظام کی تعمیر'' کے موضوع پر قومی مکالمے سے خطاب کرتے ہوئے سنہا نے کہا کہ موٹے اناج صدیوں سے ہندوستان کی زرعی روایت کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج سائنس نئی تحقیق اور شواہد کے ذریعے اس روایتی علم کو سمجھ رہی ہے۔ دنیا کے وہ ممالک جو موسمیاتی تبدیلی کے چیلنج کا سامنا کر رہے ہیں، وہ بھی اس حقیقت کو سمجھ رہے ہیں کہ مستقبل کی خوراک صرف ایسی فصلیں ہیں جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو نسبتاً بہتر طور پر برداشت کر سکتی ہیں اور غذائیت سے بھی بھرپور ہوتی ہیں۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافے اور پانی کی قلت کے بڑھتے ہوئے مسئلے کے درمیان انہیں چاول، گیہوں اور مکئی جیسی زیادہ پانی استعمال کرنے والی فصلوں کے متبادل کے طور پر فروغ دیا جا سکتا ہے۔ سنہا نے موٹے اناج کی زرعی وراثت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جوار، باجرہ، راگی، کوڈو باجرہ، کٹکی، کنگنی اور سانوا جیسی فصلوں نے کئی نسلوں تک ہندوستان کے کسانوں اور خاندانوں کی غذائی ضروریات پوری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں چھوٹے اور معمولی کسانوں کے خاندان کئی دہائیوں تک ان فصلوں پر انحصار کرتے رہے۔ اس وقت جدید آبپاشی کی سہولتیں دستیاب نہیں تھیں، چھوٹے کسانوں کو کھاد تک مناسب رسائی حاصل نہیں تھی اور موسم کی درست پیش گوئی بھی ممکن نہیں تھی۔ اس کے باوجود موٹے اناج مشکل موسمی حالات میں بھی پیدا ہوتے تھے اور کسان خاندانوں کو سہارا دیتے تھے۔ لیفٹننٹ گورنر نے پدم شری ڈاکٹر خدر ولی، جنہیں عام طور پر ''ہندوستان کا ملیٹ مین'' کہا جاتا ہے، اور 'دیکھتی ورشہ مشن' کے اومندردت کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے نامیاتی اور قدرتی زراعت کے طریقوں کو فروغ دینے اور محفوظ رکھنے کے لیے ان کی کوششوں کو سراہا۔

بھارت اور منگولیا کی مشترکہ فوجی مشق نومیڈک ایلیفنٹ کا پتھورا گڑھ میں آغاز

نئی دہلی: بھارت اور منگولیا کی مشترکہ فوجی مشق نومیڈک ایلیفنٹ کے 18 ویں ایڈیشن کا آج اتراکھنڈ کے پتھورا گڑھ میں واقع فارن ٹریننگ نوڈ میں آغاز ہوا۔ یہ مشق پلاٹون کی سطح کی ایک سالانہ مشق ہے جو باری باری بھارت اور منگولیا میں منعقد کی جاتی ہے۔ اس مشق کا دورانیہ 21 ستمبر سے 3 اکتوبر 2026 تک ہے۔ اس مشق کا گزشتہ ایڈیشن مئی-جون 2025 میں منگولیا کے شہر اولان باتور میں منعقد ہوا تھا۔ اس مشق میں بھارتی فوج اور منگولیا کی مسلح افواج کے 45،45 اہلکار حصہ لے رہے ہیں۔ اس مشق کا مقصد اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کے تحت نیم شہری اور پہاڑی علاقوں میں انسدادِ بغاوت کی کارروائیاں کرنے کے لیے دونوں فریقین کی مشترکہ عسکری صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ مشترکہ تربیت کا مرکز ٹیکٹیکل سطح کی کارروائیاں، بہترین طریقہ کار کا تبادلہ، آپریشنل مشقوں (ڈرلز) کو بہتر بنانا اور دونوں افواج کے درمیان باہمی اشتراکِ عمل کو بڑھانا ہوگا۔ تربیتی نصاب میں دیگر سرگرمیوں کے علاوہ گھیراؤ اور تلاشی کی کارروائیاں، کمروں میں داخلے اور کارروائی کی مشقیں، ہیلی کاپٹر کے ذریعے خصوصی کارروائیاں، سائبر سیکیورٹی کی تربیت، اور ڈرونز و انسدادِ ڈرون سسٹمز کا استعمال شامل ہوگا۔ یہ مشقیں دونوں افواج کے دستوں کو حقیقی آپریشنل حالات میں ایک ساتھ تربیت حاصل کرنے اور مشترکہ طور پر کام کرنے کی اپنی صلاحیت کو مضبوط بنانے کا موقع فراہم کریں گی۔ مشق نومیڈک ایلیفنٹ 2026 بھارت اور منگولیا کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید فروغ دے گی اور دونوں دوست ممالک کے درمیان دوستی اور باہمی اعتماد کے دیرینہ تعلقات کو مستحکم کرے گی۔

ہند-سعودی عرب کے درمیان دوطرفہ تعاون کو مزید مستحکم کرنے پر بات چیت

ریاض: سعودی عرب میں تعینات بھارتی سفیر وپل نے اتوار کے روز ریاض کے گورنر شہزادہ فیصل بن بندر بن عبدالعزیز آل سعود سے ملاقات کی اور مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ سعودی عرب میں بھارتی سفارت خانے نے ایکس پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا، ''سفیر وپل نے آج ریاض صوبے کے ہیڈ کوارٹر (امارت ریاض) میں ریاض کے گورنر شہزادہ فیصل بن بندر بن عبدالعزیز آل سعود سے خیر سگالی ملاقات کی۔ انہوں نے بھارت اور سعودی عرب کے درمیان قریبی اور وسیع تر تعلقات پر تبادلہ خیال کیا، جس میں تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، تعلیم، ثقافت اور عوامی سطح پر رابطوں کے شعبوں میں تعاون کو مزید مستحکم کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ''سفیر وپل نے سعودی عرب میں مقیم بھارتی برادری کو مسلسل تعاون اور دیکھ بھال فراہم کرنے پر شہزادہ فیصل کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس سے قبل ستمبر میں، سفیر وپل نے سعودی عرب کے اسسٹنٹ وزیر دفاع خالد بن حسین البیاری سے ملاقات کی تھی۔ سعودی عرب میں بھارتی سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، ''سعودی عرب میں تعینات بھارتی سفیر وپل نے ریاض میں سعودی عرب کے اسسٹنٹ وزیر دفاع ڈاکٹر خالد بن حسین البیاری سے ملاقات کی۔ دونوں فریقین نے بھارت اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی تعاون پر بات چیت کی اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔'' وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ بھی 5 سے 8 ستمبر تک سعودی عرب کے سرکاری دورے پر تھے۔ اپنے دورے کے دوران، سنگھ نے سعودی عرب کے نائب وزیر برائے ماحولیات، پانی و زراعت منصور بلال المشائخی سے ملاقات کی اور ماحولیات و موسمیاتی اقدامات کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔

ہندوستان اور مصر نے مواصلات

انفارمیشن ٹیکنالوجی میں تعاون کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا

قاہرہ: ہندوستان اور مصر نے مواصلات اور اطلاعات میں تعاون کو مزید گہرا کرنے پر بات چیت کی۔ یہ بات چیت مصر میں ہندوستان کے سفیر سریش ریڈی اور مصر کے مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر رفعت ہندی کے درمیان ملاقات کے دوران ہوئی۔ مصر میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ ''سفیر سریش ریڈی نے مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر انجینئر رفعت ہندی سے ملاقات کی اور مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون کو مزید گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس نے مزید کہا، بات چیت میں ڈی پی آئی میں ہندوستان کی کامیابی اور تمام ممالک میں اس کے لاگو ہونے، ادارہ جاتی تعاون کو بڑھانے، اور دونوں ممالک کی آئی سی ٹی سیکٹر کمپنیوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ مشغولیت کو سہولت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ قبل ازیں، 14 ستمبر کو، سریش ریڈی نے مصر کے صحت اور آبادی کے وزیر خالد عبدالغفار سے ملاقات کی، اور دونوں فریقوں نے صحت کی دیکھ بھال اور دواسازی میں تعاون کے لیے نئی راہیں تلاش کیں۔ ملاقات کے دوران، دونوں فریقوں نے روایتی ادویات میں تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا اور علم، مہارت اور بہترین طریقوں کے اشتراک کی اہمیت پر زور دیا۔

ایشیا پیسیفک میں رئیل اسٹیٹ شفافیت میں بہتری کے حوالے سے بھارت سرفہرست

سرمایہ کاری 8.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی: رپورٹ

نئی دہلی: جے ایل ایل کے گلوبل رئیل اسٹیٹ ٹرانسپیرنسی انڈیکس 2026 کے مطابق، گزشتہ دو سالوں کے دوران بھارت ایشیا پیسیفک خطے میں رئیل اسٹیٹ کی ایسی مارکیٹ کے طور پر ابھرا ہے جس میں سب سے زیادہ بہتری آئی ہے، جبکہ ملک میں بین الاقوامی (کراس بارڈر) سرمایہ کاری 20 سال کی بلند ترین سطح یعنی 8.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا سینٹرز میں سرمایہ کاری بڑھنے کے ساتھ ساتھ ضوابط، ٹیکنالوجی اور ڈیٹا کے شعبوں میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہوگی۔ سال 2026 کے سروے میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بہتری دکھانے والے 10 ممالک میں سے پانچ کا تعلق ایشیا پیسیفک خطے سے تھا۔ اس خطے میں بھارت سرفہرست رہا، اس کے بعد ویتنام کا نمبر آیا، جبکہ جنوبی کوریا، آسٹریلیا اور تھائی لینڈ نے سرفہرست پانچ ممالک کی فہرست مکمل کی۔ دو سالہ مدت کے دوران، بھارت دنیا بھر میں سب سے زیادہ بہتری دکھانے والے پانچ ممالک میں بھی شامل رہا۔ بھارت اور ویتنام دونوں میں لین دین کی سرگرمیوں (ٹرانزیکشن ایکٹیویٹی) (میں بھی ریکارڈ سطح تک اضافہ ہوا۔ جے ایل ایل کے مطابق، 10 سالہ مدت میں بہتری کے لحاظ سے بھارت چوتھے نمبر پر رہا، اور جب موازنہ 20 سال تک بڑھایا گیا تو وہ تیسرے نمبر پر آیا۔ انڈیکس کے مطابق، 88 ممالک اور خطوں کی مارکیٹوں میں سے تقریباً دو تہائی میں شفافیت کے حوالے سے نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ تاہم، جے ایل ایل نے کہا کہ سرکردہ مارکیٹوں اور کم شفافیت والی مارکیٹوں کے درمیان فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ جے ایل ایل نے بھارت میں شفافیت میں ہونے والی بہتری کو مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا سینٹرز میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے منسوب کیا۔ جے ایل ایل نے کہا، مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا سینٹرز کی لہر محض ایک سازگار عنصر نہیں ہے، بلکہ یہ وہ محرک ہے جو بھارت کی رئیل اسٹیٹ مارکیٹوں کو عالمی ادارہ جاتی سطح تک لے جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس کے انتظامی ڈھانچے اور ضوابط مواقع کی رفتار کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر وسعت اختیار کریں۔

ہند-نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ باہمی اعتماد اور دونوں اقوام کو

قریب لانے کے مشترکہ وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ نیوزی لینڈ کے سفیر

نئی دہلی: ہندوستان میں نیوزی لینڈ کے ہائی کمشنر پیٹرک جان رائنا نے پیر کے روز ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کو دونوں ممالک کے لیے ایک ''بڑی'' پیش رفت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں اقوام کے درمیان باہمی اعتماد اور تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے مشترکہ وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ ''یہ دونوں ممالک کے لیے بہت اہم ہے۔ میرا خیال ہے کہ آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) اس لیے کامیاب رہتا ہے کیونکہ دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کا فیصلہ کیا ہوتا ہے، اور نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے معاملے میں بھی یہی ہوا ہے۔ ہم نے آنے والے وقت میں اپنے دونوں ممالک کے قریب آنے کے وژن پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔'' مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے پیر کو بتایا کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ 20 اکتوبر کو دسہرہ کے موقع پر نافذ العمل ہو جائے گا، جس کے تحت ہندوستان کو نیوزی لینڈ کے لیے اپنی 100 فیصد برآمدات پر ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہوگی۔ گوئل نے یہ بات نئی دہلی میں ہندوستان-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے کے نفاذ کی تاریخ کے اعلان کے موقع پر کہی، جہاں انہوں نے نیوزی لینڈ کے وزیر تجارت و سرمایہ کاری ٹوڈ میکلے کے ساتھ ورچوئل (آن لائن (بات چیت کی۔ گوئل نے کہا، مجھے خوشی ہے کہ ہم اپنی دوطرفہ اقتصادی شراکت داری میں اگلے اہم سنگ میل کی جانب بڑھ رہے ہیں: ہندوستان-نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدے کا نفاذ، جو 20 اکتوبر 2026 کو دسہرہ کے مبارک موقع پر نافذ العمل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیش رفت ایک مضبوط اور زیادہ وسیع تر مقاصد کی حامل اقتصادی شراکت داری قائم کرنے کے لیے ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ گوئل نے مذاکرات کے دوران میسکلے کے تعاون اور خدمات کا اعتراف کیا اور ایک منصفانہ، مساوی اور متوازن معاہدے کی تشکیل کے لیے ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے مذاکراتی ٹیموں کی تعریف کی۔ وزیر تجارت نے کہا کہ جولائی 2026 میں نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کے دورہ ہندوستان اور وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ نیوزی لینڈ کے ذریعے دو طرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط سیاسی تقویت بھی ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دوروں نے دوطرفہ تعلقات کو آگے بڑھایا اور ایف ٹی او کے جلد نفاذ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

جمعیۃ علماء رنگارریڈی کے زیرِ اہتمام ''اسعد مدنی ٹورنامنٹ'' کا انعقاد

جمعیۃ یوتھ کلب کی جانب سے طلبہ میں دینی وابستگی، صحت مند سرگرمیوں اور اکابرین سے تعلق کے فروغ کی منفرد کوشش

رنگارریڈی: حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی، صدر جمعیۃ علماء ہند، کے ایماء اور محترم حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب کی ہدایت پر، حضرت مولانا حافظ مقصود احمد طاہر صاحب کی زیرِ نگرانی، جمعیۃ علماء رنگارریڈی کے زیرِ اہتمام ''اسعد مدنی ٹورنامنٹ'' کا انعقاد عمل میں آیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد ملت کی دینی، اخلاقی، سماجی اور ہمہ جہت ترقی ہے۔ اسی مقصد کے تحت جمعیۃ یوتھ کلب نوجوانوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ان کی جسمانی صحت، اجتماعی شعور اور مثبت صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ اسی سلسلے کی ایک خوب صورت کڑی کے طور پر منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں رنگارریڈی کے مختلف علاقوں، بالخصوص نسٹھلی اور اطراف کے طلبہ نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی اور اپنی کھیل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ یہ ٹورنامنٹ محض کھیل کا ایک مقابلہ نہیں تھا، بلکہ نوجوان نسل کو صحت مند سرگرمیوں کے ذریعے دین سے قریب کرنے، مسجد سے ان کا تعلق مضبوط کرنے، نظم و ضبط، باہمی اخوت اور اجتماعی زندگی کے شعور کو فروغ دینے کی ایک بامقصد تربیتی کاوش تھی۔ ٹورنامنٹ کی تیاری تقریباً تین تا چار ہفتوں سے جاری تھی۔ حضرت مولانا مفتی احمد عبیداللہ یاسر دامت برکاتہم کے مشورے اور ہدایت پر مختلف علاقوں کے طلبہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کی گئی، جس میں مولوی شیخ مبشر احمد اشرفی صاحب، مفتی محمد وسیم اکرم صاحب اور راقم الحروف نے خصوصی محنت کی۔ کھیل کے ساتھ دینی تربیت: اس پروگرام کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ کھیل کو دینی تربیت اور مسجد سے تعلق کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ طلبہ کو فجر کی نماز مسجد میں ادا کر کے کھیل کے میدان کی طرف روانہ ہونے کی ہدایت دی گئی، جس پر الحمدللہ بڑی تعداد میں طلبہ نے عمل کیا۔ اسی طرح اسلامی شناخت کے اظہار کے لیے طلبہ کو ٹوپی پہن کر میدان میں آنے کی ترغیب دی گئی، جس کے نتیجے میں کھیل کے میدان میں بھی اسلامی تہذیب و تشخص کا ایک خوب صورت منظر دیکھنے کو ملا۔ ٹورنامنٹ کے انعامات میں بھی ایک منفرد تربیتی پہلو کو ملحوظ رکھا گیا۔ فاتح ٹیم کے لیے ''حجۃ الاسلام ایوارڈ''، بہترین کھلاڑی کے لیے ''شیخ الہند ٹرافی''، فاتح ٹیم کے کھلاڑیوں کے لیے ''شیخ الاسلام گولڈ میڈل'' اور رنر اَپ ٹیم کے لیے ''فدائے ملت سلور میڈل'' مقرر کیے گئے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ طلبہ کھیل کے ساتھ اکابرینِ امت کے ناموں، خدمات اور دینی ورثے سے بھی واقف ہوں اور ان عظیم شخصیات کی یادان کے دلوں میں تازہ رہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ اور فرمایا: خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔ ان ارشادات کی روشنی میں صحت مند، مضبوط اور معاشرے کے لیے نفع بخش نوجوانوں کی تیاری اس طرح کی سرگرمیوں کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اختتامی تقریب: ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب میں جمعیۃ علماء رنگارریڈی کے صدر حضرت مولانا مقصود احمد طاہر صاحب بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اور جمعیۃ یوتھ کلب تلنگانہ کے ذمہ دار حضرت مولانا قاری یونس علی خان صاحب دامت برکاتہم بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ علماء کرام نے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے اور اس موقع پر صحت مند کھیلوں کی اہمیت، نوجوانوں کی دینی و اخلاقی تربیت اور مثبت سرگرمیوں کی افادیت پر اپنے قیمتی تاثرات پیش کیے۔ فاتح ٹیم کو جمعیۃ الاسلام ایوارڈ سے نوازا گیا، جبکہ بہترین کھلاڑی محمد اہل سلمہ کو شیخ الہند ٹرافی پیش کی گئی۔ فاتح ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو شیخ الاسلام گولڈ میڈل اور رنر اَپ ٹیم کے کھلاڑیوں کو فدائے ملت سلور میڈل سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت مولانا قاری یونس علی خان صاحب دامت برکاتہم نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے لیے ایسی صحت مند اور مفید سرگرمیاں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

رائے پور کے اسکول میں برقعے کے خلاف نعرے، ایس آئی او کی شدید مذمت

چھتیس گڑھ کے رائے پور کے ایک اسکول میں پروگرام کے دوران برقعے کو نشانہ بنا کر مبینہ مذہبی نعرے لگائے جانے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔

چھتیس گڑھ کے رائے پور کے ایک اسکول میں پروگرام کے دوران برقعے کو نشانہ بنا کر مبینہ مذہبی نعرے لگائے جانے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ ایس آئی او چھتیس گڑھ نے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے شفاف تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن چھتیس گڑھ نے رائے پور کے ایک اسکول میں پیش آنے والے مبینہ واقعے کی شدید مذمت کی ہے، جہاں ایک اسکول پروگرام کے دوران برقعے کو نشانہ بناتے ہوئے مذہبی بنیادوں پر توہین آمیز نعرے لگائے گئے تھے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں اسکول کے اسٹیج سے مبینہ طور پر ''درگا بن، کالی بن، کبھی نہ برقعے والی بن'' کا نعرہ لگاتے ہوئے سنا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس اسکول کی شناخت، متعلقہ پروگرام اور ویڈیو کے مکمل پس منظر کی فی الحال آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ اس ویڈیو پر ردِعمل دیتے ہوئے ایس آئی او چھتیس گڑھ نے کہا کہ اسکول کے کسی پروگرام میں اس قسم کے نعرے کا استعمال مکمل طور پر ناقابلِ قبول ہے اور یہ اس ادارے کی ذمہ داری پر بھی سنجیدہ سوالات اٹھاتا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ جب کوئی ٹیچر اسکول کے پلیٹ فارم کا استعمال کسی مخصوص مذہبی شناخت کو نیچا دکھانے کے لئے کرتا ہے تو یہ صرف کسی ایک فرد کا غیر ذمہ دارانہ رویہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ اس ادارے پر بھی سوال کھڑے کرتا ہے جس نے یہ پلیٹ فارم فراہم کیا اور طلباء کے سامنے اس قسم کے پیغام کی اجازت دی۔ ایس آئی او نے زور دے کر کہا کہ اساتذہ کو مذہبی تعصب پھیلانے کے بجائے آئینی اقدار، مساوات، وقار اور باہمی احترام کو فروغ دینا چاہئے۔ تنظیم نے مزید کہا کہ اسکول انتظامیہ کو اس واقعے کی ادارہ جاتی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے، کھل کر اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے اور متاثرہ طلباء، ان کے والدین اور برادری سے بلاشرط معافی مانگنی چاہئے۔ ایس آئی او چھتیس گڑھ نے اس معاملے کی شفاف تحقیقات اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکولوں کا کام ذہنوں کو روشن اور تعلیم یافتہ بنانا ہے، نہ کہ انہیں مذہبی تعصب کے زہر سے آلودہ کرنا۔ ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر مختلف قسم کے ردِعمل دیکھے جا رہے ہیں، لیکن اسکول اور ویڈیو کی ریکارڈنگ کے حالات کے بارے میں تفصیلات ابھی تک مکمل طور پر واضح نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اسکول انتظامیہ یا متعلقہ محکمہ تعلیم کی جانب سے بھی اب تک کوئی باضابطہ جواب یا موقف سامنے نہیں آیا ہے، حکام یا اسکول کی طرف سے بیان جاری ہونے کے بعد ہی مزید تفصیلات سامنے آنے کی توقع ہے۔

بھارت اور یورپی یونین کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری پر بات چیت

نئی دہلی: بھارت اور یورپی یونین نے اتوار کے روز بین الپارلیمانی تعاون، اعلیٰ سطحی تبادلوں اور اپنی دوطرفہ اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت مشترکہ ترجیحات کے نفاذ کے حوالے سے بات چیت کی۔ یہ سفارتی رابطہ بیلجیم اور یورپی یونین میں تعینات بھارتی سفیر پرنے ورما اور یورپی پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسیوں کے ڈائریکٹر جنرل پیٹرو ڈوچی کے درمیان ملاقات کے دوران ہوا۔ بیلجیم میں بھارتی سفارت خانے نے ایکس پر اس رابطے کے بارے میں بتایا کہ سفیر پرنے ورما نے یورپی پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسیوں کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر پیٹرو ڈوچی سے ملاقات کی۔ انہوں نے بھارت۔ یورپی یونین بین الپارلیمانی روابط، اعلیٰ سطحی تبادلوں اور بھارت۔ یورپی یونین اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت ترجیحات کے نفاذ پر مفید تبادلہ خیال کیا۔ نئی دہلی اور برسلز کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو باضابطہ طور پر اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ 2004 میں دی ہیگ میں منعقدہ پانچویں بھارت۔ یورپی یونین سربراہی اجلاس کے دوران دیا گیا تھا۔

توبہ اختیار کریں، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

جماعت اسلامی ہند کے زیر اہتمام کڑکڑ ڈوما کورٹ مسجد میں ہفتہ وار درسِ قرآن

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام کڑکڑ ڈوما کورٹ مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد ہفتہ وار درسِ قرآن کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر امیر مقامی فلاح الدین فلاحی نے سورۂ بقرہ کی آیات 47 تا 56 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بنی اسرائیل کے مختلف واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے اہم اسباق پر روشنی ڈالی۔ فلاح الدین فلاحی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنی بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور انہیں فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائی۔ فرعون ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کو شگافتہ کیا، انہیں بحفاظت گزار دیا اور فرعون اور اس کے لشکر کو اسی سمندر میں غرق کر دیا۔ یہ واقعہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کی مدد کرنے پر قادر ہے اور بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کی گرفت سے باہر نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنی نعمتیں یاد دلاتے ہوئے اس دن سے ڈراتا ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گا، نہ سفارش قبول ہوگی، نہ فدیہ لیا جائے گا اور نہ کوئی مددگار میسر ہوگا۔ اس لیے انسان کو دنیا کی نعمتوں پر غرور کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے آخرت کی جواب دہی کی تیاری کرنی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب چالیس راتوں کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو ان کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے گوسالہ بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو انہوں نے اپنی قوم کو اس سنگین گمراہی پر متنبہ کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان گناہ کے بعد اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی طرف پلٹے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔ امیر مقامی نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات اور فرقان لے کر اپنی قوم کے پاس آئے تاکہ انہیں حق و باطل میں فرق کرنے والی ہدایت حاصل ہو۔ لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے موسیٰ! ہم اس وقت تک تمہاری بات پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو تم سے کلام کرتے ہوئے نہ دیکھ لیں۔ ان کی اس ضد اور مطالبے کے نتیجے میں ان پر صاعقہ نازل ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی موت کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمائی تاکہ وہ شکر گزار بنیں۔ انہوں نے کہا کہ سورۂ بقرہ کی ان آیات میں بنی اسرائیل کے واقعات کے ذریعے امتِ مسلمہ کو بھی یہ سبق دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو فراموش نہ کیا جائے، اس کے احسانات کا شکر ادا کیا جائے، حق و ہدایت کو قبول کیا جائے، گناہوں سے توبہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مقابلے میں کسی قسم کی سرکشی یا ضد اختیار نہ کی جائے۔ قرآن مجید میں بیان کردہ یہ واقعات محض تاریخی واقعات نہیں بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے اصلاح، عبرت اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ڈھالنے کا ذریعہ ہیں۔

جنگلی حیات کے تحفظ اور بقائے باہمی کیلئے عالمی سطح پر اقدامات کرنا ضروری

بھوپیندر یادو نے شرکاء کو بتایا کہ انواع کے تحفظ کے تئیں ہندوستان کا عزم آئینی اور ثقافتی دونوں ہے

جے پور: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر، بھوپیندر یادو نے آج جے پور میں ورلڈ وائڈ فنڈ فار نیچر کی عالمی تحفظ کانفرنس کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب میں موجود اہم شخصیات میں 100 سے زائد ممالک کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر موصوف نے تحفظ اور بقائے باہمی کے لیے عملی اقدامات کرنے، ایک برادری کے طور پر دوبارہ جڑنے، حاصل ہونے والی پیش رفت سے اعتماد حاصل کرنے اور امید و سمت کا مشترکہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شری یادو نے جنگلی حیات کے تحفظ کے شعبے میں وزیر اعظم شری نریندر مودی کے وژن کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح گزشتہ دہائی میں محفوظ علاقوں کی تعداد تقریباً 750 سے بڑھ کر 1000 سے تجاوز کر گئی ہے۔ اسی طرح، ٹائیگر ریزروز (باگھ کے محفوظ علاقے) کی تعداد 47 سے بڑھ کر 58 اور ہاتھیوں کے محفوظ علاقوں کی تعداد 30 سے بڑھ کر 33 ہو گئی ہے، جبکہ اسی عرصے میں رامسر سائٹس کی تعداد 24 سے بڑھ کر 101 تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کی بصیرت افروز قیادت میں ہندوستان میں چیتوں کی دوبارہ واپسی کی کامیابی کا بھی ذکر کیا۔ شری یادو نے شرکاء کو بتایا کہ انواع کے تحفظ کے تئیں ہندوستان کا عزم آئینی اور ثقافتی دونوں ہے، اور اس کی جڑیں ایسے عالمی نقطہ نظر میں پیوست ہیں جو محفوظ علاقوں سے متعلق جدید قوانین کے نفاذ سے بہت پرانا ہے۔ ہندوستان نے اپنے آئین میں ایک مضبوط ڈھانچہ تشکیل دیا ہے جو جنگلی حیات کے تحفظ کو ریاستی ہدایت اور شہریوں کا فرض دونوں بناتا ہے، تاہم یہ رسمی ڈھانچہ ایک گہرے اخلاقی و ثقافتی احساس پر مبنی ہے۔ ہندوستان سائنس، بی ایم ایس، بی بی ڈی اور رامسر کنونشن کا بھی فریق ہے، اور اس کی جڑیں ایسے عالمی گینڈوں اور ایشیائی شیروں کی تعداد میں بحالی اس بات کا ثبوت ہے کہ مستقل سیاسی عزم کیا کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ وزیر نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح ملک میں سائنسی تحقیق اور نگرانی کے طریقہ کار نے تحفظ میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے پوری ہندوستانی آبادی کے تخمینے پر روشنی ڈالی جیسے کہ شیر، ہاتھی، ڈولفن، شیر اور برفانی چیتے نے رہائش گاہ کی بہتری، راہداریوں کو محفوظ بنانے اور میگا فاؤنل پر جاتیوں میں زمین کی ترسیم کا طریقہ اختیار کرنے کے لیے بصیرت فراہم کی ہے۔ انہوں نے راجستھان میں گریٹ انڈیا بسٹرڈ کے تحفظ کی افزائش کی کامیابی اور کمیونٹی کی قیادت میں اوران نامی مقدس درختوں کے تحفظ اور تحفظ کے بارے میں بھی بتایا، جس سے زمینی انحطاط کی غیر جانبداری میں مدد ملتی ہے۔ جنگلات کے قریب رہنے والی مقامی آبادیوں کو تحفظ کی مہمات کا حصہ بنانا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ جنگلی حیات کا تحفظ، قدرتی وسائل کا پائیدار استعمال، اور مقامی آبادی کی معاشی ترقی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ جب تک مقامی لوگوں کو روزگار اور تحفظ کے فوائد نہیں ملیں گے، تب تک انسان اور جنگلی حیات کا ٹکراؤ کم نہیں ہو سکتا۔

آسام اسمبلی انتخاب سے قبل

دنیا وبائی امراض سے نمٹنے کیلئے اب بھی پوری طرح تیار نہیں

جنیوا: عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریئسس نے پیر کو کہا کہ دنیا وبائی امراض کی روک تھام، ان کے لیے تیاری اور ان سے نمٹنے کے لیے اب بھی ''ناکافی طور پر تیار'' ہے۔ ان کا یہ بیان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے اعلیٰ سطحی ہفتے سے قبل سامنے آیا ہے۔ ٹیڈروس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''اگلے ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں عالمی رہنما وبائی امراض کی روک تھام، ان کے لیے تیاری اور ان سے نمٹنے کے اپنے عزم کی تجدید کے لیے ملاقات کریں گے۔ سیاسی اعلامیہ واضح ہے: دنیا اب بھی وبائی امراض سے نمٹنے کے لیے ناکافی طور پر تیار ہے۔'' انہوں نے عالمی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ''سیاسی وعدوں کو عملی اقدامات میں تبدیل کریں'' اور وبائی معاہدے کے تحت ''پی تھوجن ایکسیس اینڈ بینیفٹ شیئرنگ'' ضمیمے کو مکمل کریں۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت آیا ہے جب دنیا بھر کے رہنما اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں سالانہ اعلیٰ سطحی جنرل ڈیبٹ میں شرکت کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ جنرل ڈیبٹ 22 سے 28 ستمبر تک منعقد ہوگی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کا موضوع ''اعتماد کی بحالی، تبدیلی کا انتظام: ایسی اقوام متحدہ جو سب کے لیے مؤثر ثابت ہو'' رکھا گیا ہے۔ بنگلہ دیش کے خلیل الرحمن اس اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اقوام متحدہ کے تمام 193 رکن ممالک کے صدور، وزرائے اعظم اور اعلیٰ سطحی نمائندے شرکت کریں گے۔ وہ بڑے بین الاقوامی مسائل پر اپنے ممالک کی ترجیحات اور موقف پیش کریں گے۔ اس سے قبل اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے ایک بہتر دنیا کے لیے امید اور مسلسل کوششوں پر زور دیا تھا۔ وہ اقوام متحدہ کے سربراہ کی حیثیت سے جنرل اسمبلی کے اپنے آخری اجلاس میں شرکت کرنے والے ہیں۔ گوتریس نے ایکس پر لکھا، ''جب میں اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کی حیثیت سے اپنے آخری جنرل اسمبلی اجلاس کی تیاری کر رہا ہوں تو میں ان عالمی چیلنجز کے بارے میں سوچ رہا ہوں جن کا لوگوں کو سامنا ہے۔ ان مشکل حالات میں ہمیں مایوس ہونے کے بجائے پرامید رہنے کا انتخاب کرنا ہوگا۔ ہمیں سب کے لیے ایک بہتر دنیا کی جدوجہد ترک نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اب پہلے سے کہیں زیادہ اس کی ضرورت ہے۔'' ہندوستان کی جانب سے وزیر خارجہ ایس جے شنکر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گے اور خطاب بھی کریں گے۔ اقوام متحدہ کے مطابق 81ویں اجلاس میں عالمی تعاون کو دوبارہ مضبوط بنانے، پائیدار ترقی کے اہداف کو آگے بڑھانے اور امن، وقار اور مساوات کے لیے اجتماعی اقدامات کو فروغ دینے پر توجہ دی جائے گی۔

ایس سی او اجلاس: بھارت کا 26-2030 ایکشن پلان پر زور

اقتصادی تعاون بڑھانے کی اپیل

دوشنبے: بھارت نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے رکن ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ باہمی تجارت بڑھانے، تجارتی اخراجات کم کرنے، سپلائی چین کو مضبوط بنانے اور بہتر علاقائی رابطوں کے لیے عملی اقدامات کریں۔ یہ مؤقف تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبے میں 17 ستمبر کو ہونے والے ایس سی او کے اقتصادی و تجارتی وزرا کے 25ویں اجلاس میں پیش کیا گیا۔ بھارت کی نمائندگی کرتے ہوئے وزارت تجارت کے ایڈیشنل سیکریٹری یشویر سنگھ نے کہا کہ ایس سی او کی وسیع اقتصادی صلاحیت کو ٹھوس نتائج میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارت نے سلامتی، رابطہ اور مواقع کو اقتصادی تعاون کے تین اہم ستون قرار دیا۔ بھارت نے کسٹمز کے طریقہ کار کو آسان بنانے، کاغذ کے بغیر تجارت، تجارتی دستاویزات کے الیکٹرانک تبادلے، بہتر کثیر ذرائع نقل و حمل اور کم ٹرانزٹ وقت کی حمایت کی۔ سپلائی چین کو متنوع اور مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ اجلاس میں توانائی تحفظ، قابل تجدید توانائی اور گرین ہائیڈروجن میں تعاون بڑھانے کے امکانات پر بھی بات ہوئی۔ بھارت نے چھوٹے کاروباروں اور اسٹارٹ اپس کے لیے ڈیجیٹل اور سرحد پار ادائیگیوں کے ساتھ آسان تجارتی فنانسنگ کی اہمیت اجاگر کی۔ رکن ممالک کے وزرا نے 2026 سے 2030 تک کثیر الجہتی تجارتی و اقتصادی تعاون کے ایکشن پلان پر اتفاق کیا، جسے حتمی منظوری کے لیے ایس سی او کے سربراہان حکومت کی کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تخلیقی معیشت کی ترقی کے لیے خصوصی ورکنگ گروپ کے قواعد بھی منظور کیے گئے۔ ایس سی او کا اگلا اقتصادی و تجارتی وزارتی اجلاس 2027 میں ازبکستان میں منعقد ہوگا۔

ڈاکٹر اعظم بیگ کو تعلیم کے میدان میں قومی اعزاز

AMP نیشنل ایوارڈ فار ایکسیلنس اِن ایجوکیشن 2026 سے نوازا گیا

رانچی، جھارکھنڈ (خصوصی رپورٹ): جے ایل این گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے سربراہ ڈاکٹر اعظم بیگ کو 10ویں AMP نیشنل ایوارڈ فار ایکسیلنس اِن ایجوکیشن 2026 کے ادارہ جاتی زمرہ (Institution Category) میں تعلیم کے میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں قومی اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کی طویل عرصے سے جاری تعلیمی خدمات اور جے ایل این گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے ذریعے طلبہ کے لیے تعلیم، ترقی اور بااختیار بنانے کے مواقع فراہم کرنے کی مسلسل کوششوں کے اعتراف میں دیا گیا۔ یہ اعزاز ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز (AMP) کی جانب سے منعقدہ AMP نیشنل ایوارڈز 2026 کے تحت پیش کیا گیا۔ تقریب میں رکن پارلیمنٹ عمران مسعود، AMP کے نیشنل پریزیڈنٹ عامر ادریسی، جھارکھنڈ کے اقلیتی بہبود کے وزیر محمد حفیظ، سینئر آئی اے ایس افسر محمد ریاض، مقتدر صاحب سمیت ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے ماہرین تعلیم، تعلیمی اداروں کے منتظمین، دانشوروں اور تعلیم سے وابستہ شخصیات موجود تھیں۔ جے ایل این گروپ کے ذریعے ڈاکٹر اعظم بیگ ایسی تعلیمی فکر کو فروغ دینے کے لیے کام کرتے رہے ہیں جو محض تعلیمی کامیابیوں تک محدود نہیں بلکہ نوجوانوں کو اپنی صلاحیتیں نکھارنے، بہتر مواقع تلاش کرنے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بنانے پر بھی زور دیتی ہے۔ تین دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط ادارے کے سفر میں محدود وسائل اور مواقع رکھنے والے طبقات کے لیے تعلیمی مواقع پیدا کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اعزاز حاصل کرتے ہوئے ڈاکٹر اعظم بیگ نے AMP کا شکریہ ادا کیا اور اس اعزاز کو ان تمام اساتذہ، طلبہ، ملازمین، معاونین اور خیر خواہوں کے نام کیا جو جے ایل این گروپ کے تعلیمی سفر کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کی کئی برسوں کی خدمات دراصل اس سے وابستہ تمام افراد کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ ڈاکٹر اعظم بیگ اور جے ایل این گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے لیے یہ اعزاز تعلیمی شعبے میں جاری ایک مسلسل سفر کی پذیرائی ہے۔ جے ایل این گروپ کے مطابق ڈاکٹر اعظم بیگ اور ادارہ اس سے قبل بھی ملک و بیرون ملک متعدد اعزازات حاصل کر چکے ہیں۔

انڈونیشیا کا پہلا طیارہ بردار جہاز جکارتہ پہنچ گیا

بھارت کے ساتھ دفاعی تعاون میں بھی تیزی

جکارتہ: انڈونیشیا نے اپنی بحری صلاحیتوں میں اہم اضافہ کرتے ہوئے ملک کا پہلا طیارہ بردار جہاز حاصل کر لیا ہے۔ اٹلی کی بحریہ کا سابق جہاز Giuseppe Garibaldi 18 ستمبر کو شمالی جکارتہ کی تانجنگ پریوک بندرگاہ پہنچا، جہاں اس کا فوجی تقریب کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اسے مستقبل میں کے آر آئی سریویجیہ کا نام دیے جانے کی توقع ہے۔ تقریباً 180 میٹر طویل یہ جہاز 1985 میں اطالوی بحریہ میں شامل ہوا تھا اور تقریباً 18 ہیلی کاپٹروں اور 830 اہلکاروں کی گنجائش رکھتا ہے۔ انڈونیشیا اسے سمندری سلامتی کے ساتھ قدرتی آفات، ہنگامی امداد، دور دراز جزیروں تک رسد اور جنگلات کی آگ سے نمٹنے کے لیے بھی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس پروگرام کے لیے انڈونیشیا کی وزارت خزانہ نے 450 ملین ڈالر کی فنانسنگ منظور کی تھی، تاہم جہاز کی مرمت، جدید کاری، بنیادی ڈھانچے اور طویل مدتی آپریشن کے اخراجات پر ملک کے اندر بحث بھی جاری ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی ہے جب بھارت اور انڈونیشیا کے دفاعی اور بحری تعلقات تیزی سے گہرے ہو رہے ہیں۔ دونوں ممالک منظم گشت کے علاوہ سمدر اشکتی اور گروڈ اشکتی جیسی مشترکہ مشقیں کرتے ہیں، جبکہ تربیت، میری ٹائم سکیورٹی اور دفاعی صنعت میں بھی تعاون بڑھ رہا ہے۔ جولائی 2026 کے مشترکہ اعلامیے میں دونوں ممالک نے دفاع اور سمندری تعاون کو جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے اہم شعبوں میں شامل کیا تھا۔ بھارت اور انڈونیشیا کے بڑھتے دفاعی تعلقات میں براہموس سپرسونک کروز میزائل تعاون بھی نمایاں پیش رفت کے طور پر سامنے آیا ہے۔ انڈونیشیا بیک وقت چین سمیت دیگر بڑی طاقتوں کے ساتھ بھی فوجی روابط برقرار رکھے ہوئے ہے، جو اس کی وسیع تر کثیر جہتی خارجہ اور دفاعی حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔

بھارت کی دفاعی صنعت میں ریکارڈ ترقی

پیداوار 1.78 لاکھ کروڑ اور برآمدات 38,424 کروڑ تک پہنچ گئیں

نئی دہلی: بھارت کی دفاعی صنعت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران تیزی سے توسیع کی ہے اور مالی سال 2025-26 میں دفاعی پیداوار ریکارڈ 1.78 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جو ایک سال قبل 1.54 لاکھ کروڑ روپے تھی۔ 2020-21 میں یہ پیداوار صرف 84,643 کروڑ روپے تھی۔ بھارت نے 2029 تک سالانہ دفاعی پیداوار 3 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ دفاعی بجٹ بھی 2013-14 کے 2.53 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 2026-27 میں 7.85 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا ہے، جبکہ جدید فوجی ساز و سامان اور دیگر سرمایہ جاتی اخراجات کے لیے 2.19 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ دفاعی برآمدات میں اس سے بھی زیادہ نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2013-14 میں صرف 686 کروڑ روپے کی دفاعی برآمدات 2025-26 میں بڑھ کر ریکارڈ 38,424 کروڑ روپے تک پہنچ گئیں، یعنی تقریباً 56 گنا اضافہ۔ بھارتی دفاعی مصنوعات اب 80 سے زیادہ ممالک تک پہنچ رہی ہیں۔ نجی شعبے کا کردار بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ 2025-26 میں نجی کمپنیوں نے تقریباً 42 ہزار کروڑ روپے کی دفاعی پیداوار کی، جو مجموعی پیداوار کا تقریباً 24 فیصد ہے۔ دفاعی برآمدات میں نجی شعبے کا حصہ 353,17 کروڑ روپے، یعنی 16.45 فیصد رہا۔ دفاعی شعبے میں اسٹارٹ اپس اور چھوٹی کمپنیوں کی شمولیت بھی بڑھی ہے۔ iDEX پروگرام میں 676 اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز اور اختراع کار شامل ہو چکے ہیں، جبکہ مارچ 2026 تک 551 ڈیزائن اور ڈیولپمنٹ معاہدے کیے گئے۔ بھارتی فوج نے گولہ بارود کے شعبے میں بھی تقریباً 91 فیصد خود کفالت حاصل کر لی ہے اور اپنے ذخیرے میں شامل 175 اقسام میں سے 159 کو مقامی سطح پر تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ اعداد و شمار بھارت کی دفاعی صنعت میں درآمدات پر انحصار کم کرنے اور مقامی مینوفیکچرنگ، تحقیق اور برآمدات بڑھانے کے رجحان کو ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر خالد مبشر کے اسلوب کی انفرادیت متاثر کن ہے: پروفیسر اختر الواسع

ڈاکٹر خالد مبشر کی دو کتابوں 'تنقیدی تفاعل وتعامل' اور 'اپنی سی تعبیریں' کے اجرا اور مذاکرے کا انعقاد

نئی دہلی: معروف شاعر اور ناقد ڈاکٹر خالد مبشر کی دو تنقیدی کتابوں 'تنقیدی تفاعل وتعامل' اور 'اپنی سی تعبیریں' کا شاندار اجرا عمل میں آیا اور اس موقع پر نہایت بامعنی مذاکرے کا بھی انعقاد ہوا۔ دہلی کے موقر اہلِ علم کی موجودگی میں اس جلسے کا اہتمام جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شاندار نہرو گیسٹ ہاؤس کے کمیٹی روم میں کیا گیا۔ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے عہدِ حاضر کے ممتاز شاعر پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ خالد مبشر کا ادبی انسلاک صرف نثر اور تنقید ہی نہیں بلکہ شاعری سے بھی نہایت مستحکم ہے۔ ان کا نمایاں پہلو زبان و بیان کی پختگی ہے۔ خالد مبشر کے تنقیدی خیالات کا اچھوتا پن توجہ طلب ہے۔ مہمانِ خصوصی ممتاز دانشور پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ ڈاکٹر خالد مبشر کے اسلوب کی انفرادیت متاثر کن ہے۔ ان کے مطالعے کا دائرہ متنوع بھی ہے اور مختلف بھی۔ تنقید میں ان کی حیثیت غیر مقلد کی ہے۔ ممتاز ادیب پروفیسر خالد محمود نے دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر خالد مبشر پر جامعہ کو فخر ہے۔ ان میں بہت سی صلاحیتیں ہیں۔ ان کے مضامین نہایت دقیق موضوعات و مسائل کو محیط ہیں۔ صدر شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ اور معروف ادیب پروفیسر کوثر مظہری نے کہا کہ بجا طور پر خالد مبشر سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ شعبۂ اردو کی جو مستحکم علمی روایت رہی ہے، وہ اس سلسلے کو بہت آگے بڑھائیں گے۔ شعر و ادب کے سلسلے میں ان کا اپنا ایک مخصوص نظریہ اور رویہ ہے، جو انھیں اپنی نسل میں مختلف بناتا ہے۔ سابق پرووائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ اور ممتاز سائنس داں پروفیسر تسنیم فاطمہ نے کہا کہ خالد مبشر بہت کم لکھتے ہیں، لیکن جو کچھ لکھتے ہیں اس کی بنیادیں ٹھوس ہوتی ہیں۔ انھوں نے پیش لفظ میں اپنے تنقیدی موقف کا جرأت مندانہ اظہار کیا ہے۔ معروف محقق، فکشن نگار اور شاعرہ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا نے کہا کہ خالد مبشر کی دونوں کتابوں کی تحریریں پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ وہ غیر معمولی ذہن و فکر کے نمائندہ ہیں۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ادق سے ادق علمی مسئلے کو بھی بوجھل اور گراں نہیں ہونے دیتے۔ معروف ادیب و نقاد سیفی سرونجی نے ازراہِ لطف کہا کہ خالد نامی جتنے بھی لوگ شعبۂ اردو سے وابستہ رہے، ان کی شخصیتیں غیر معمولی ہیں۔ خالد مبشر کی نثر میں قاری کو کھینچنے اور جکڑنے کی صفت موجود ہے۔ وہ ہر بات پورے استدلال کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس موقع پر نوخیز نسل کی نمائندہ ادیبہ استوتی اگروال نے منظوم خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ خالد مبشر میرے بھائی ہیں اور ان کے مخلصانہ مشوروں کا میرے ادبی سفر میں اہم کردار رہا ہے۔ ان کی تحریریں بصیرت افروز ہوتی ہیں۔ معروف ترجمہ نگار اور شاعر ڈاکٹر اے نصیب خاں نے کہا کہ خالد مبشر کا تنقیدی وژن شفاف ہے۔ وہ نظریہ و عمل میں تضاد اور تصادم کے شکار نہیں ہیں۔ البتہ وہ فکری ارتقا سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ان کی تنقید کی جڑیں متن میں بہت گہرے طور پر پیوست ہیں اور کہیں کہیں ان کا رجحان ساخت شکنی کی طرف مائل نظر آتا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عادل حیات، ڈاکٹر فیضان شاہد، ڈاکٹر زاہد ندیم احسن، ڈاکٹر حبیب الرحمن اور جناب مصدق مبین نے بھی دونوں کتابوں میں شامل مضامین پر مبسوط تجزیاتی مقالات پیش کیے۔ جلسے میں نئی نسل کے نمائندہ شاعر سفیر صدیقی نے مہمانان کا تعارف کراتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ نظامت کے فرائض نوجوان نسل کے معروف شاعر اور ناظمِ جلسہ آصف بلال نے انجام دیے۔ پروگرام آغاز سفیان مظفر کی تلاوت اور اختتام نوید یوسف کے اظہارِ تشکر پر ہوا۔ اس موقع پر سعید جامعی اور سفیان مظفر نے دونوں کتابوں سے منتخب اقتباسات کی بلند خوانی کی۔

ویبھو سوریہ ونشی کی اس خوبی کے مداح ہوئے مسٹر 360

کہا۔ کاش یہ خوبی میرے اندر بھی ہوتی

سوریا کمار یادو نے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کی، کہا- ان کی چھکے لگانے کی صلاحیت اپنے کھیل میں شامل کرنا چاہوں گا بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسٹار بلے باز سوریا کمار یادو اپنی منفرد انداز کی بلے بازی کے لیے جانے جاتے ہیں۔ میدان پر ان کے 360 ڈگری شاٹس اکثر شائقین کو حیران کر دیتے ہیں۔ تاہم اس بار سوریا کمار یادو نے خود ایک نوجوان بلے باز کی ایسی خوبی کا ذکر کیا ہے، جسے وہ اپنے

کھیل کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ نام بہار کے نوجوان کرکٹر ویبھو سوریہ ونشی کا ہے۔ سوریا کمار یادو نے حال ہی میں 'ہیومن آف بمبے' کے یوٹیوب چینل پر گفتگو کے دوران اپنے کرکٹ کیریئر اور پسند سے متعلق کئی سوالات کے جواب دیے۔ اسی دوران جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کسی دوسرے کھلاڑی کی کون سی مہارت اپنے اندر شامل کرنا چاہیں گے، تو انہوں نے بغیر زیادہ سوچے ویبھو سوریہ ونشی کا نام لیا۔ سوریا نے کہا کہ ویبھو ایک ایسے نوجوان کھلاڑی ہیں، جن کا نام تقریباً ہر کرکٹ شائق نے سنا ہوگا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ ویبھو کی چھکے لگانے کی صلاحیت اپنے اندر چاہتے ہیں۔ یعنی ٹی 20 کرکٹ میں گیند کو مسلسل اور طویل چھکوں کے لیے باؤنڈری کے پار بھیجنے کی ویبھو کی صلاحیت نے خود 'مسٹر 360' کو متاثر کیا ہے۔ ویبھو سوریہ ونشی نے آئی پی ایل 2026 میں اپنی بلے بازی سے خوب سرخیاں حاصل کی تھیں۔ انہوں نے پورے سیزن میں 776 رنز بنائے اور اورنج کیپ اپنے نام کی۔ سب سے خاص بات یہ رہی کہ ان کے بلے سے ٹورنامنٹ میں 72 چھکے نکلے۔ ان کی اسی جارحانہ بلے بازی نے انہیں بھارتی کرکٹ کے بڑے پلیٹ فارم تک پہنچنے میں مدد کی۔ گفتگو کے دوران سوریا کمار یادو نے اپنے کیریئر کے سب سے مشکل گیند باز کا نام بھی بتایا۔ انہوں نے جسپریت بمراہ کو سب سے بڑا چیلنج قرار دیا۔ سوریا کے مطابق، چاہے نیٹ پریکٹس ہو یا کوئی مقابلہ، بمراہ کی گیند بازی کا سامنا کرنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ پچن تندولکر اور روہت شرما میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کے سوال پر سوریا کمار یادو نے دونوں کو برابر 50-50 قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بچپن میں ٹی وی پر سچن تندولکر کو دیکھ کر ہی انہیں کرکٹ کھیلنے کی تحریک ملی۔ وہیں روہت شرما کے ساتھ انہوں نے کپتان اور ساتھی کھلاڑی کی حیثیت سے طویل عرصے تک کرکٹ کھیلی ہے۔

آئی پی ایل 2027 سے قبل ۵ ر بار کی چیمپئن ٹیم کا بڑا فیصلہ

چنئی سپر کنگز کی جانب سے جاری بیان میں ظہیر خان نے کہا،'' آئی پی ایل کی تاریخ کی کامیاب ترین ٹیموں میں سے ایک کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔

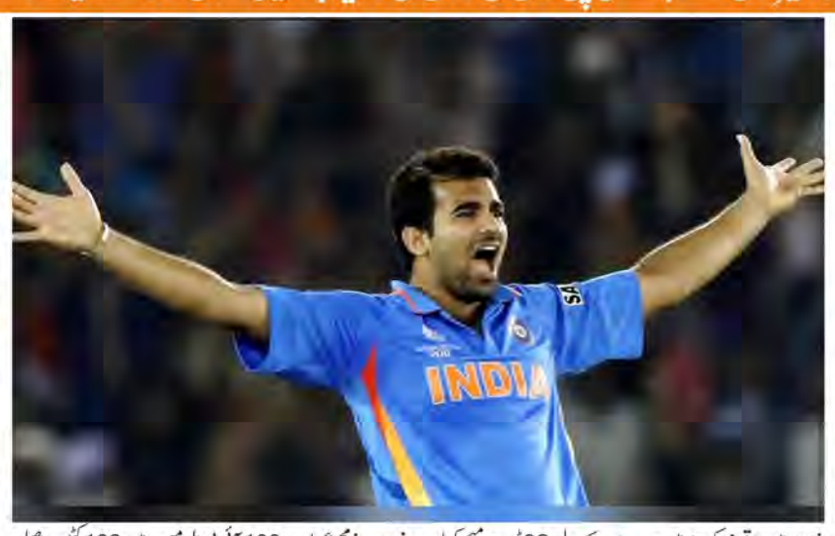

نئی دہلی: چنئی سپر کنگز کی جانب سے جاری بیان میں ظہیر خان نے کہا،'' آئی پی ایل کی تاریخ کی کامیاب ترین ٹیموں میں سے ایک کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ بحیثیت کرکٹر میں نے میدان پر سی ایس کے کے خلاف کھیلتے ہوئے ان مقابلوں سے بھرپور لطف اٹھایا ہے۔ چیپاک میں سپر فینز کی جانب سے بنایا جانے والا ماحول اسے مزید خاص بنا دیتا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اتنی شاندار تاریخ رکھنے والی معروف فرنچائز سے جڑنے کے لیے وہ بے حد پرجوش ہیں۔ چنئی سپر کنگز (CSK) نے پیر کو ہندوستان کے سابق بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز ظہیر خان کو آئی پی ایل 2027 کے لیے اپنا نیا ہیڈ کوچ مقرر کر دیا ہے۔ ظہیر خان نے اسٹیفن فلیمنگ کی جگہ لی ہے، جنہوں نے رواں سال کے آغاز میں ٹیم کے مسلسل تیسری مرتبہ پلے آف میں جگہ نہ بنا پانے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ فلیمنگ کے عہدہ چھوڑنے کے ساتھ ہی چنئی سپر کنگز کے ساتھ ان کا 18 سالہ طویل سفر بھی اختتام پذیر ہو گیا۔ چنئی سپر کنگز کی جانب سے جاری بیان میں ظہیر خان نے کہا،'' آئی پی ایل کی تاریخ کی کامیاب ترین ٹیموں میں سے ایک کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ بحیثیت کرکٹر میں نے میدان پر سی ایس کے کے خلاف کھیلتے ہوئے ان مقابلوں سے بھرپور لطف اٹھایا ہے۔ چیپاک میں سپر فینز کی جانب سے بنایا جانے والا ماحول اسے مزید خاص بنا دیتا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اتنی شاندار تاریخ رکھنے والی معروف فرنچائز سے جڑنے کے لیے وہ بے حد پرجوش ہیں۔ ظہیر خان نے اپنے 14 سالہ شاندار بین الاقوامی کیریئر میں ہندوستان کے لیے 92 ٹیسٹ میچ کھیلے، جن میں انہوں نے 311 وکٹیں حاصل کیں۔ 200 ون ڈے میچوں میں ان کے نام 282 وکٹیں ہیں۔ اس تجربہ کار بائیں ہاتھ کے گیند باز نے ہندوستان کے لیے 17 ٹی 20 بین الاقوامی میچ بھی کھیلے، جن میں انہوں نے 17 وکٹیں حاصل کیں۔ آئی پی ایل کیریئر میں ظہیر نے رائل چیلنجرز بنگلور، ممبئی انڈینز اور دہلی کیپٹلز سمیت 3 ٹیموں کی نمائندگی کی۔ انہوں نے مجموعی طور پر 100 آئی پی ایل میچوں میں 102 وکٹیں حاصل کیں۔ ظہیر خان نے 2011 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں ہندوستان کو عالمی چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اب وہ چنئی سپر کنگز کے کیمپ میں اپنی حکمت عملی کی سمجھ اور کوچنگ کا تجربہ لے کر آ رہے ہیں۔ آئی پی ایل 2025 میں لکھنؤ سپر جائنٹس کے ساتھ مینٹور کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے زہیر ممبئی انڈینز میں کرکٹ آپریشنز کے ڈائریکٹر اور گلوبل ڈیولپمنٹ کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔ رواں سال کے آغاز میں انہوں نے بنگلورو میں بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس (COE) میں انڈیا 'اے'، انڈر-19 اور منتخب کھلاڑیوں کے لیے فاسٹ بولنگ کیمپ بھی منعقد کیا تھا۔ چنئی سپر کنگز کی مالکن روپا گروناتھ نے کہا،'' ہمیں چنئی سپر کنگز کے ہیڈ کوچ کے طور پر ظہیر خان کی تقرری کی تصدیق کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ ظہیر کا شاندار کرکٹ کیریئر اور نوجوان ٹیلنٹ کو نکھارنے کی ثابت شدہ صلاحیت انہیں ہمارے سیٹ اپ کا ایک اہم حصہ بناتی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ ٹیم کو یقین ہے کہ ظہیر کی رہنمائی فرنچائز کی بنیاد کو مزید مضبوط بنانے میں مدد کرے گی۔ اسٹیفن فلیمنگ کے سی ایس کے چھوڑنے کے بعد فرنچائز نے کئی امیدواروں سے طویل بات چیت کی، جس کے بعد ظہیر خان کو ہیڈ کوچ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق، چنئی سپر کنگز کے سابق کپتان مہندر سنگھ دھونی نے ہندوستانی حالات اور مقامی کھلاڑیوں کی بہتر سمجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستانی ہیڈ کوچ مقرر کرنے پر زور دیا تھا۔ چنئی سپر کنگز کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے ایس وشوناتھن نے ظہیر خان کی تعریف کرتے ہوئے کہا،''ظہیر عالمی معیار کے گیند باز ہیں اور کئی برسوں سے متعدد نوجوان کرکٹرز، خاص طور پر فاسٹ بولرز کے مینٹور رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ 2000 کی دہائی میں ہندوستان کی کامیابی کے پیچھے ظہیر ایک اہم وجہ تھے۔ وشوناتھن کے مطابق ظہیر کرکٹ کی بہترین سمجھ رکھنے والے افراد میں شامل ہیں اور فرنچائز انہیں اپنے خاندان کا حصہ بنانے کے لیے پرجوش ہے۔

چنئی سپر کنگز کے اگلے کوچ کا فیصلہ ایم ایس دھونی کریں گے

کپتانی چھوڑنے اور گزشتہ سیزن میں ایک بھی میچ نہ کھیلنے کے باوجود مہندر سنگھ دھونی چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کا اہم حصہ بنے ہوئے ہیں

کپتانی چھوڑنے اور گزشتہ سیزن میں ایک بھی میچ نہ کھیلنے کے باوجود مہندر سنگھ دھونی چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کا اہم حصہ بنے ہوئے ہیں۔ ٹیم انتظامیہ نئے ہیڈ کوچ کے انتخاب کے معاملے میں ان کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ دھونی اس وقت امریکہ میں ہیں اور ۲۲ ستمبر کے آس پاس واپس آ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ دھونی کی واپسی کے بعد سی ایس کے انتظامیہ اگلے کوچ کے نام کو حتمی شکل دینے کے ساتھ ٹرانسفر اور ٹریڈ سے متعلق معاملات پر بھی بات کرے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ ابھی کسی کوچ کا انتخاب نہیں کیا گیا، تاہم ذرائع کے مطابق ایک غیر ملکی امیدوار کو ترجیح دی گئی ہے، جو کسی دوسری فرنچائز سے بھی بات چیت کر رہا ہے۔ دھونی کی واپسی اور اعلیٰ حکام کے ساتھ ملاقات کے بعد صورت حال واضح ہونے کی توقع ہے۔ اس دوران دھونی کے سی ایس کے فرنچائز میں مزید حصص خریدنے کی خواہش سے متعلق خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق سابق ہندوستانی کپتان نے سی ایس کے میں حصص خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی، لیکن انتظامیہ ان کی شرائط سے اتفاق نہیں کر سکی۔ تاہم سی ایس کے کے ایک سینئر عہدیدار نے ایسی کسی بات چیت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ دھونی نے اس سلسلے میں ان سے کبھی بات نہیں کی۔ دوسری جانب اطلاعات کے مطابق دھونی کے پاس پہلے سے ایک لاکھ سے زائد سی ایس کے کے حصص ہیں، جو انہوں نے اس وقت خریدے تھے جب یہ فروخت کے لیے دستیاب تھے چونکہ کمپنی غیر فہرست شدہ ہے، اس کے حصص اسٹاک مارکیٹ میں براہ راست ٹریڈ نہیں ہوتے، تاہم آف مارکیٹ لین دین کے ذریعے انہیں خریدا جا سکتا ہے۔ ایم ایس دھونی کی موجودہ حصص داری مجموعی شیئر ہولڈنگ کے مقابلے میں بہت معمولی ہے۔ عوام کے پاس ۳۰ کروڑ سے زائد حصص ہیں، جو فرنچائز کے کل شیئر کیپٹل کا تقریباً ۴۰ ر فیصد بنتے ہیں جبکہ شرینواسن خاندان کے پاس ۵۵ ر فیصد سے زیادہ کنٹرولنگ حصص ہیں۔ موجودہ مارکیٹ ویلیو کے حساب سے دھونی کے حصص کی مالیت تقریباً ۲ء۶ ر سے ۳ ر کروڑ روپے ہو سکتی ہے، جو ان کے ۲۱ ر سالہ کرکٹ کریئر اور تجارتی آمدنی کے مقابلے میں بہت کم رقم ہے۔

ایشیائی کھیل 2026 میں بھارتی مرد شوٹر ٹیم نے جیتا سلور

پارتھ مانے، ہمانشو ڈھلون اور رودرانکش کی ہندوستانی ٹیم نے 1.1890 پوائنٹس کے ساتھ چاندی کا تمغہ اپنے نام کیا

نئی دہلی: 10 میٹر ایئر رائفل ٹیم مقابلے میں پارتھ مانے، ہمانشو ڈھلون اور رودرانکش پاٹل کی ہندوستانی ٹیم نے 1.1890 پوائنٹس کے ساتھ چاندی کا تمغہ اپنے نام کیا۔ جاپان کے اچی-ناگویا میں منعقد ایشیائی کھیل 2026 سے ہندوستان کے لیے بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ مردوں کے 10 میٹر ایئر رائفل ٹیم مقابلے میں ہندوستانی شوٹرز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاندی کا تمغہ اپنے نام کر لیا۔ ہندوستانی ٹیم کی اس کامیابی پر مرکزی وزیر داخلہ و تعاون امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ شیئر کر کے شوٹرز کو مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ہندوستان کی جانب سے پارتھ راکیش مانے، ہمانشو ڈھلون اور رودرانکش بالاصاحب پاٹل کی تکڑی نے رائفل مقابلے میں اپنی درست نشانہ بازی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ ہندوستانی ٹیم نے مجموعی طور پر 1.1890 پوائنٹس حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی اور ملک کے تمغوں میں ایک اور اضافہ کیا۔ اس مقابلے میں چین کی ٹیم نے 0.1899 پوائنٹس کے ساتھ عالمی ریکارڈ قائم کرتے ہوئے طلائی تمغہ جیتا، جبکہ جنوبی کوریا کی ٹیم نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے نوجوان شوٹرز کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پارتھ، ہمانشو اور رودرانکش کی اس تاریخی کامیابی سے ہر ہندوستانی کا سر فخر سے بلند ہوا ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ ان کھلاڑیوں کی کامیابی نے ترنگے کو مزید بلندی پر لہرانے کا موقع دیا ہے۔ انہوں نے شوٹرز کو اسی جوش، عزم اور سخت محنت کے ساتھ مستقبل میں بھی شاندار کارکردگی جاری رکھنے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ جاپان میں جاری ایشیائی کھیل 2026 میں ہندوستانی شوٹنگ دستے کی شروعات انتہائی شاندار رہی ہے۔ مردوں سے پہلے ہندوستان کی خواتین کی 10 میٹر ایئر رائفل ٹیم نے بھی ملک کے لیے چاندی کا تمغہ جیت کر مہم کا مضبوط آغاز کیا تھا۔ شوٹنگ رینج میں ہندوستانی نشانے بازوں کی اس کارکردگی نے آئندہ انفرادی اور دیگر مقابلوں میں تمغوں کی امیدوں کو مزید بڑھا دیا ہے۔

بگ باس 9 میں جانے کو تیار نہیں تھیں نورا فتحی

میکرز کے سامنے رکھ دی ایسی شرط کہ مل گیا 'جھلک دکھلا جا' کا موقع

نورا فتحی نے اپنے ابتدائی کیریئر کے دنوں کا دلچسپ راز کیا فاش، بتایا کہ پہلے بگ باس کی پیشکش ٹھکرا دی تھی، پھر معاوضے کے ساتھ رکھی خاص شرط، کہا- میں 'جھلک دکھلا جا' کرنا چاہتی تھی، اسی لیے بگ باس کے بدلے یہ شو مانگا اور میری شرط منظور کر لی گئی۔ نورا فتحی آج بالی ووڈ کی مقبول ڈانسر اور اداکارہ ہیں، لیکن کیریئر کے ابتدائی دنوں میں انہوں نے ریئلٹی شو 'بگ باس' میں جانے سے پہلے کافی سوچ بچار کی تھی۔ نورا نے سال 2015 میں 'بگ باس 9' میں وائلڈ کارڈ کنٹیسٹنٹ کے طور پر انٹری لی تھی اور تقریباً تین ہفتوں تک شو کا حصہ رہی تھیں۔ تاہم، انہوں نے اس شو میں شرکت ایک خاص شرط پر قبول کی تھی۔

'ان ٹرگرڈ' پوڈکاسٹ میں گفتگو کے دوران نورا فتحی نے اپنے کیریئر کے ابتدائی دنوں کو یاد کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے کئی گانوں میں کام کیا تھا، لیکن انہیں وقت پر معاوضہ نہیں مل رہا تھا۔ نورا نے بتایا کہ پروڈیوسرز نے شاید ایجنسی کو پیسے دے دیے تھے، لیکن انہیں اپنا معاوضہ حاصل کرنے کے لیے انتظار کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ اس معاملے کو لے کر مسلسل جدوجہد کر رہی تھیں۔ اسی دوران انہیں 'بگ باس' میں شرکت کی پیشکش ہوئی۔ نورا فتحی کے مطابق جب 'بگ باس' کے میکرز نے فون کر کے ان سے شو میں شرکت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا۔ تاہم، جب میکرز نے انہیں شو کے لیے ملنے والی رقم کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس پیشکش پر غور کیا اور پھر 'بگ باس' میں شرکت کے لیے رضامندی ظاہر کر دی۔ نورا نے بتایا کہ ابتدا میں وہ ریئلٹی شو کو زیادہ پسند نہیں کرتی تھیں، لیکن بعد میں انہیں احساس ہوا کہ 'بگ باس' لوگوں تک پہنچنے اور گھر گھر پہچان بنانے کا ایک بڑا پلیٹ فارم ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ وائلڈ کارڈ کنٹیسٹنٹ تھیں، اس لیے انہیں اندازہ تھا کہ وہ شو میں زیادہ عرصے تک نہیں رہیں گی۔ اسی لیے انہوں نے 'بگ باس' کے میکرز کے سامنے ایک خاص شرط رکھ دی۔ نورا نے کہا کہ وہ 'جھلک دکھلا جا' میں حصہ لینا چاہتی تھیں اور یہ شو بھی اسی چینل پر نشر ہوتا تھا۔ انہوں نے میکرز سے کہا کہ اگر انہیں 'جھلک دکھلا جا' میں موقع دیا جائے تو وہ 'بگ باس' میں شرکت کریں گی۔ نورا کے مطابق ان کی یہ شرط مان لی گئی اور انہیں 'جھلک دکھلا جا' میں بھی موقع ملا۔ 'بگ باس 9' کے دوران نورا فتحی اور پرنس نروولا کے درمیان بھی نزدیکی دیکھنے کو ملی تھی۔ دونوں اکثر گھر میں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے اور فلرٹ کرتے نظر آتے تھے۔ پرنس نروولا نے نورا کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار بھی کیا تھا اور انہیں پھول اور انگوٹھی تک دی تھی۔

صدر جمہوریہ ایکتا نگر پہنچیں، 72 ویں نیشنل فلم ایوارڈز تقریب میں ہوں گی شریک

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو ایکتا نگر پہنچیں، منگل کو 72 ویں نیشنل فلم ایوارڈز تقریب میں ہوں گی شریک

صدر جمہوریہ مختلف زمروں کے فاتحین کو دیں گی قومی فلم ایوارڈ، تقریب میں بالی ووڈ اور جنوبی ہند کی فلمی دنیا کی معروف شخصیات بھی ہوں گی موجود۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو پیر کی شام گجرات کے نرمدا ضلع میں واقع ایکتا نگر پہنچیں، جہاں وہ 22 ستمبر کو منعقد ہونے والی 72 ویں نیشنل فلم ایوارڈز تقریب میں شرکت کریں گی۔ صدر جمہوریہ اس تقریب کی مہمانِ خصوصی ہوں گی اور مختلف زمروں میں ایوارڈ حاصل کرنے والے فاتحین کو قومی فلم ایوارڈ پیش کریں گی۔ صدر جمہوریہ کے گجرات پہنچنے پر ریاستی گورنر آچاریہ دیوورت، گجرات حکومت کے پروٹوکول وزیر پرفل پانشیریا، بھروچ کے رکن پارلیمنٹ منسکھ بھائی وساوا، ناندود کی رکن اسمبلی ڈاکٹر درشن بین دیش مکھ، ایس ایس این این ایل کے مینجنگ ڈائریکٹر مکیش پوری سمیت متعدد اعلیٰ حکام نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ 72 ویں نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب پہلی مرتبہ ایکتا نگر میں منعقد کی جا رہی ہے۔ قومی سطح کی اس تقریب میں ملک کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات، فلمی دنیا کے نامور اداکار اور دیگر مدعو مہمان شرکت کریں گے۔ تقریب میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے علاوہ گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل، مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو اور بالی ووڈ و جنوبی ہند کی فلمی صنعت سے وابستہ کئی معروف شخصیات بھی موجود رہیں گی۔ مرکزی تقریب تقریباً 75 منٹ جاری رہے گی۔ اس دوران مختلف زمروں کے فاتحین کو ایوارڈ اور اعزازی اسناد پیش کی جائیں گی۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ فلمی دنیا سے وابستہ شخصیات سے خطاب کریں گی۔ شام کے وقت نرمدا ندی کے کنارے ثقافتی پروگرام کا انعقاد بھی کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اسٹیچو آف یونٹی پر خصوصی لیزر اور لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو بھی مہمانوں کی توجہ کا مرکز ہوگا۔ اس مرتبہ 'آرٹیکل 370' کو بہترین فیچر فلم اور 'سری کانت' کو بہترین ہندی فلم کا ایوارڈ دیا جائے گا۔ اداکاری کے اہم زمروں میں یامی گوتم کو 'آرٹیکل 370'، ممو ٹی کو 'بھرم یگم' اور کارتک آریان کو 'چندو چیمپئن' کے لیے اعزاز دیا جائے گا۔ وہیں رندیپ ہڈا کو فلم 'سوانتنتر ویر ساورکر' کے لیے بہترین نوآموز ہدایت کار کا ایوارڈ دیا جائے گا۔ تقریب کے لیے اسٹیچو آف یونٹی کے قریب تقریباً 1,000 مہمانوں کی گنجائش والا ایک وسیع جرمن ایلومینیم ڈوم تیار کیا گیا ہے۔ مکمل طور پر واٹر پروف اور ایئر کنڈیشنڈ اس ڈوم میں جدید روشنی اور صوتی نظام کے ساتھ ایک شاندار اسٹیج بھی تیار کیا گیا ہے۔ تقریب میں آنے والے مہمانوں کے لیے گجرات کے روایتی کھانوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ قومی فلم ایوارڈز کی اس تقریب کے ذریعے ایکتا نگر میں ملک کی فلمی صنعت اور ثقافتی ورثے کو ایک بڑے پلیٹ فارم پر پیش کیا جائے گا۔

آواز دے کہاں ہے، دنیا میری جواں ہے، نور جہاں کی آواز آج بھی دلوں میں زندہ

21 ستمبر کو نور جہاں کی یوم پیدائش پر ان کے شاندار فنی سفر کی یاد تازہ، بچپن کی اداکاری سے ملکہ ترنم بننے تک کا سفر اور ایسی آواز کا ذکر جو آج بھی برصغیر کے دلوں میں گونجتی ہے

برصغیر کی موسیقی اور فلمی دنیا میں اگر کسی آواز کو لازوال کہا جائے تو ملکہ ترنم نور جہاں کا نام سب سے نمایاں ہے۔ ان کی آواز میں ایک ایسی کشش، درد، مٹھاس اور تاثیر تھی جس نے کئی نسلوں کے دلوں پر حکمرانی کی۔ 21 ستمبر کو ان کی یوم پیدائش کے موقع پر ان کا شاندار فنی سفر ایک بار پھر یاد آتا ہے۔ نور جہاں، جن کا اصل نام اللہ وسائی تھا، 21 ستمبر 1926 کو پنجاب کے قصبے قصور کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ پیدائش کے وقت ان کی خالہ نے نومولود کے رونے کی آواز سن کر کہا تھا کہ اس بچے کے رونے میں بھی موسیقی ہے۔ ان کے والدین تھیٹر سے وابستہ تھے، اس لیے گھر کا ماحول بھی موسیقی اور فنونِ لطیفہ سے قریب تھا۔ نور جہاں نے کم عمری ہی میں موسیقی کی جانب اپنی غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ ان کی والدہ نے اس رجحان کو محسوس کرتے ہوئے گھر پر موسیقی کی تعلیم کا انتظام کیا۔ انہوں نے موسیقی کی ابتدائی تربیت کجن بائی سے حاصل کی، جبکہ کلاسیکی موسیقی کی تعلیم استاد غلام محمد اور استاد بڑے غلام علی خان سے حاصل کی۔ 1930 میں نور جہاں نے 'ہند کے تارے' نامی خاموش فلم سے بطور چائلڈ آرٹسٹ فلمی دنیا میں قدم رکھا۔ بعد ازاں ان کا خاندان کلکتہ منتقل ہو گیا، جہاں انہوں نے متعدد خاموش فلموں میں اداکاری کی۔ 1932 میں ریلیز ہونے والی فلم 'ششی پنوں' ان کے ابتدائی ٹاکی فلمی سفر کی اہم کڑی ثابت ہوئی۔ کلکتہ میں فلم پروڈیوسر پنچولی سے ملاقات نے ان کے کیریئر کو نیا رخ دیا۔ پنچولی نے انہیں فلم 'گل بکاولی' میں کام کرنے کا موقع دیا۔ اسی فلم کے لیے نور جہاں نے اپنے ابتدائی گیت ریکارڈ کرائے۔ 1939 میں 'گل بکاولی' کی کامیابی نے انہیں فلمی دنیا میں نمایاں مقام دلایا۔ لاہور واپسی پر ان کی ملاقات موسیقار جی اے چشتی سے ہوئی، جنہوں نے انہیں اسٹیج پر گانے کا موقع دیا۔ اس وقت نور جہاں کو فی گانا ساڑھے سات آنے معاوضہ ملتا تھا، جو اس زمانے میں خاصی رقم سمجھی جاتی تھی۔ 1942 میں فلم 'خاندان' نے نور جہاں کو اداکارہ اور گلوکارہ، دونوں حیثیتوں سے شہرت کی بلندیوں تک پہنچایا۔ اس فلم کی کامیابی کے بعد انہوں نے اس کے ہدایت کار شوکت حسین سے شادی کی اور ممبئی منتقل ہو گئیں۔ یہاں انہوں نے 'نوکر' اور 'جگنو' سمیت متعدد فلموں میں کام کیا۔ 1940 کی دہائی میں نور جہاں کی آواز نے ہندوستانی فلمی موسیقی میں اپنی الگ شناخت بنائی۔ 'دہائی'، 'دوست'، 'بڑی ماں'، 'ویج گرل' اور 'زینت' جیسی فلموں نے ان کی شہرت میں اضافہ کیا۔ فلم 'زینت' کی قوالی 'آہیں نہ بھریں، شکوے نہ کیے' بھی بے حد مقبول ہوئی۔ 1946 میں محبوب خان کی فلم 'انمول گھڑی' نور جہاں کے فلمی سفر کا ایک اور یادگار سنگ میل ثابت ہوئی۔ نوشاد کی موسیقی میں ان کے گائے ہوئے 'آواز دے کہاں ہے'، 'آجا میری برباد محبت کے سہارے' اور 'جواں ہے محبت' جیسے گیت آج بھی کلاسیکی فلمی موسیقی کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔ 1947 میں تقسیم ہند کے بعد نور جہاں نے پاکستان منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ وہاں بھی انہوں نے اداکاری اور گلوکاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ 'چن وے' کی پروڈیوسر اور ہدایت کار کی حیثیت سے کامیابی کے بعد 1952 میں 'دوپٹہ' ریلیز ہوئی، جس نے ان کی مقبولیت کو نئی بلندی دی۔ ان فلموں کے گیت ہندوستان سمیت برصغیر کے مختلف حصوں میں بے حد مقبول ہوئے اور آل انڈیا ریڈیو سے ریڈیو سیلون تک ان کی آواز سنائی دیتی رہی۔ نور جہاں نے 'گلنار'، 'فتح خان'، 'لختِ جگر'، 'انتظار'، 'انارکلی'، 'پردیسیاں'، 'کوئل' اور 'مرزا غالب' سمیت کئی فلموں میں اپنی آواز اور اداکاری کا جادو جگایا۔ 1963 میں

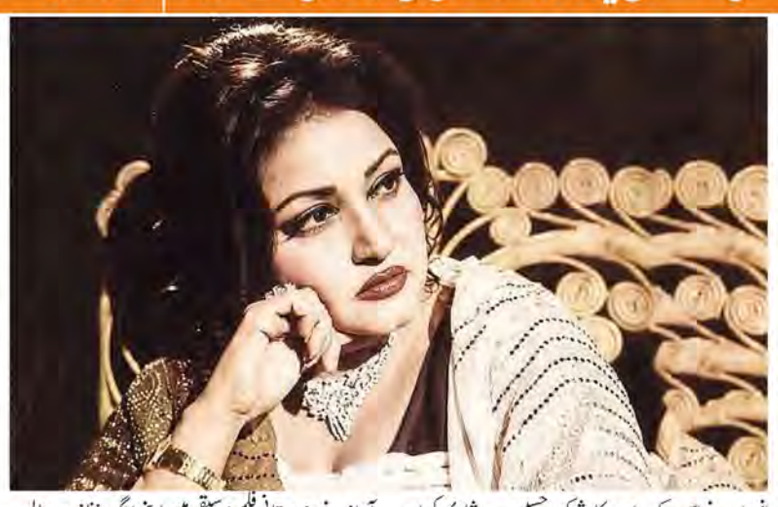

انہوں نے اداکاری سے کنارہ کشی اختیار کر لی، لیکن گائیکی کا سفر جاری رکھا۔ 1966 میں حکومت پاکستان نے انہیں تمغۂ امتیاز سے نوازا۔ 1982 میں ہندوستانی فلمی دنیا کی گولڈن جوبلی تقریب میں نور جہاں کو خصوصی طور پر ہندوستان مدعو کیا گیا۔ حاضرین کے اصرار پر انہوں نے 'آواز دے کہاں ہے، دنیا میری جواں ہے' پیش کیا۔ یہ لمحہ دونوں ملکوں کے موسیقی سے وابستہ لوگوں کے لیے یادگار بن گیا۔ نور جہاں نے ہندی، اردو کے علاوہ پنجابی اور سندھی زبانوں میں بھی بے شمار گیت گائے۔ 1996 میں پنجابی فلم 'سکھی بادشاہ' کے لیے گایا گیا 'کی دم دا بھروسہ' ان کا آخری فلمی گیت قرار دیا جاتا ہے۔ 23 دسمبر 2000 کو نور جہاں اس دنیا سے رخصت ہو گئیں، لیکن ان کی آواز آج بھی زندہ ہے۔ ان کے گائے ہوئے گیت صرف فلمی موسیقی کا سرمایہ نہیں بلکہ برصغیر کی مشترکہ تہذیبی اور موسیقی کی میراث کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نور جہاں کو آج بھی ملکہ ترنم کہا جاتا ہے اور ان کی آواز سننے والوں کے دلوں میں پہلے کی طرح گونجتی ہے۔